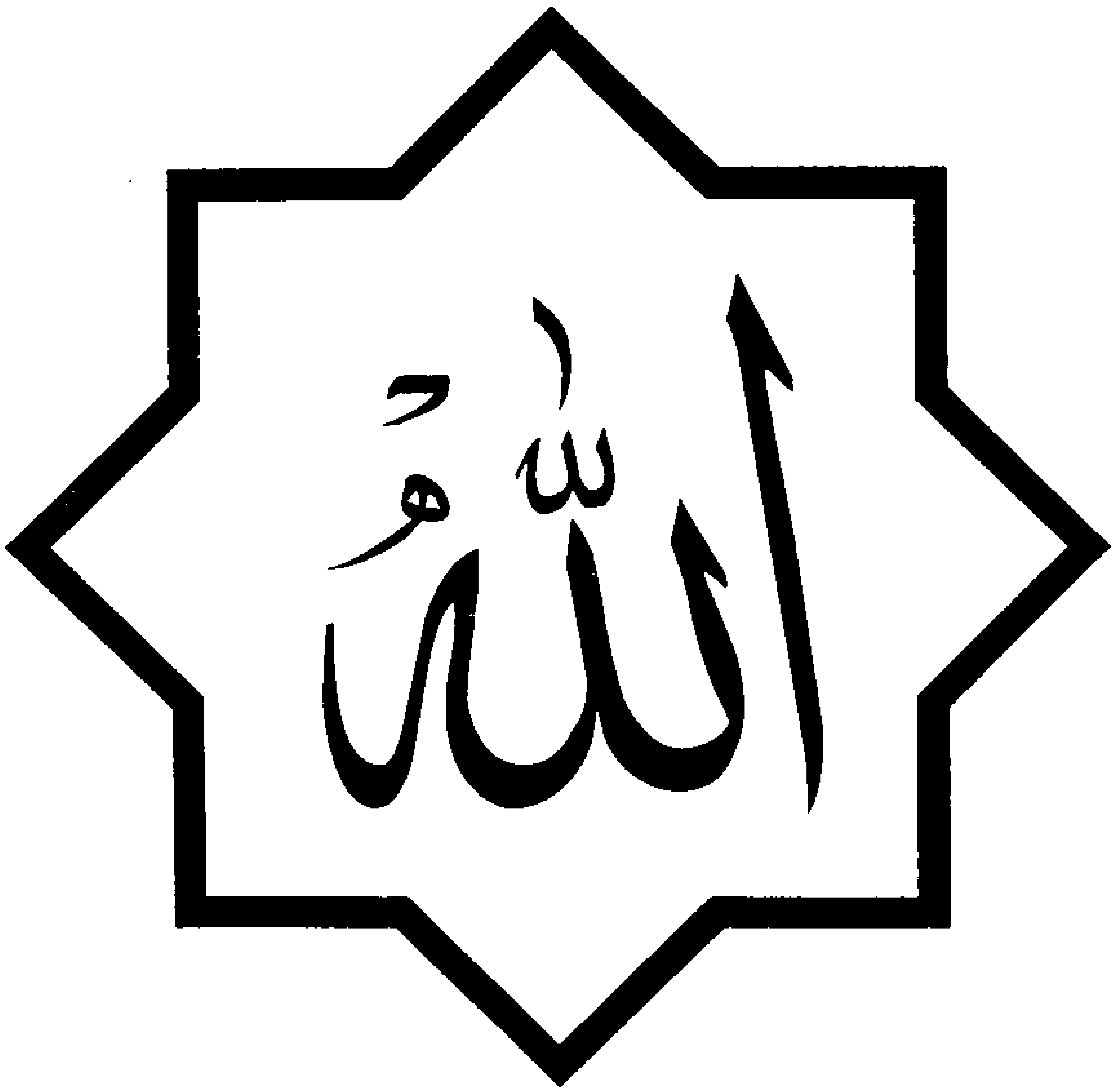
تذکرۂ محدّث ابدالوی

حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ



مصنف

علامہ عبدالستّار عاصم


اللہ

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ

بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ ٥

(بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے

دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں)

اے فقیرِ یگانہ ابو الفیض قطبِ عالم
محبوبِ زمانہ ابو الفیض قطبِ عالم

تذکرہ
مُحدّث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم، شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ الاساتذہ، سند المدرسین

حضرت علامہ پیر ابوالفیض **محمد عبدالکریم ابدالوی** چشتی قادری رضوی

بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ (رجسٹرڈ) خانقاہ ڈوگراں، پنجاب پاکستان

مصنف

علامہ عبدالستار عاصم

ناشر

القلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل (لاہور ٥ پاکستان)

نام کتاب	محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ (تذکرہ حضرت علامہ پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی)
مصنف	علامہ عبدالستار عاصم
زیر سرپرستی	مفکر اسلام شیخ طریقت علامہ محمد نور المصطفیٰ رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث ابوالفیض خانقاہ ڈوگراں حضرت علامہ ابوریحان محمد نور المجتبیٰ چشتی علامہ غلام مرتضیٰ شازی جنرل سیکرٹری جے یو پی پنجاب علامہ فیض اللہ فیضی خطیب خانقاہ ڈوگراں شریف
نظر ثانی	جناب علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ، لاہور جناب پروفیسر علامہ محمد حسین آسی، شکرگڑھ
باہتمام	جناب محمد اقبال بھٹہ، حبیب کالونی، شیخوپورہ
سالِ اشاعت	نومبر 2005ء
تعداد	دو ہزار
کمپوزنگ	حافظ محمد کاشف جمیل (Mob:0301-4423944)
سرپرست	چوہدری عباس ہنجرا
ناشر	القلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل اکرام اللہ عادل (این این آئی)
مطبع	ہنجرا پرنٹنگ پریس، کراچی
قیمت	400 روپے
قانونی مشیر	رانا شہناز احمد خاں ایڈووکیٹ (کالو کے) 0333-4286469

خط و کتابت اور رابطے کا پتہ: چوہدری غلام شبیر ورک (منیجر)

القلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

پی۔ ایف۔ ای۔ اے بلڈنگ 1 ایبٹ روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست عنوانات



انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

محدّثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

غازیٔ اسلام حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

منسُوب کرتا ہوں

علامہ عبدالستار عاصم



تہدیہ

گہوارۂ قطبیت میں تربیّت پانے والے حضرت ابوالفیض

کے درخشندہ جانشینوں اور قابلِ صد احترام مبلّغینِ کتاب وسنّت

مفکرِ اسلام شیخِ طریقت علامہ محمد نورُ المصطفیٰ رضوی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث ابوالفیض خانقاہ ڈوگراں شریف

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوریحان محمد نور المجتبیٰ چشتی

علامہ غلام مرتضیٰ شازی جنرل سیکرٹری جے یو پی پنجاب

علامہ محمد فیض اللہ فیضی خطیب خانقاہ ڈوگراں شریف

حاجی محمد عطاء المصطفیٰ رضوی (سپین)

علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ رضوی

کے نام

کہ جو قطب عالم کے لاکھوں متوسلین و

متعلقین کی پُرشوق تمناؤں کا محور و مرکز ہیں

علامہ عبدالستار عاصم

معنون

میں اپنی اس باعثِ افتخار قلمی کاوش کو قطب عالم علیہ الرحمۃ کے عاشق صادق و پیروکار جناب میاں شمیم حیدر (وفاقی وزیر ریلوے) کے جذبِ درون کے نام معنون کرتا ہوں کہ جن کی لگن باعثِ مثال ہے۔

علامہ عبدالستار عاصم

تقریظ

حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی
ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان و ناظمِ اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

مخلوقِ اشرف کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ ان انبیائے کرام نے اپنے اپنے دور میں اپنی قوموں کی اخلاقی و روحانی تربیت کی۔ انبیائے کرام کی بعثت کا یہ سلسلہ سرکار دو عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوا۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت کی اخلاقی و روحانی تربیت و اصلاح کے لیے علمائے حق کو فریضۂ تبلیغ تفویض کیا گیا۔ علمائے حق نے اس عظیم فریضہ کو بحسن وخوبی انجام دیا اور مصائب و مشکلات کے باوجود دین اسلام کی حفاظت کی اور اسے عوام الناس تک پہنچایا۔

علمائے حق کے اس نورانی سلسلہ کی ایک سنہری لڑی حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل عالم دین، شیخ الحدیث، کہنہ مشق مدرّس، بالغ نظر مفتی، عظیم فقیہ، بہترین مصنف، شیخ طریقت، کامیاب مناظر، شیریں بیاں خطیب اور قابل تقلید ولی اللہ تھے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کی ذات میں اتنی زیادہ خوبیاں جمع کر کے قدرت نے تبلیغ اسلام اور احیائے سنّت رسول ﷺ کا عظیم کام لیا ہے۔

مسلمانانِ برصغیر یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ امت رسول ﷺ کی اصلاح اور اخلاقی

وروحانی تربیت کے لئے یہ فریضہ کامل ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور نبی رحمت ﷺ کا کرم شامل حال تھا وگرنہ ایک عام انسان اتنا بڑا مرتبہ نہیں پا سکتا۔محدث اعظم ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ پر اتنا فضل وکرم تھا کہ آپ کے اکثر تلامذہ بھی آپ جیسی ہی معتبر ومحترم خصوصیات وطبیعت کے حامل تھے۔

آپ کے تقریباً تمام تلامذہ نے تبلیغ دین حق میں بڑا نمایاں حصہ ڈالا ہے اور کئی جہان ان کی خدمات کے آئینہ دار ومداح کار ہیں۔

محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے فضلِ حق کا حصۂ وافر پانے والے آپ کے خلفاء کرام میں ابوالفیض حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کا اسم مبارک کسی تعارف کا محتاج نہیں بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کا مداح تو ایک زمانہ ہے۔آپ کے فیوض روحانی کا شمار بھی میرے جیسے کم فہم کے بس کی بات نہیں۔

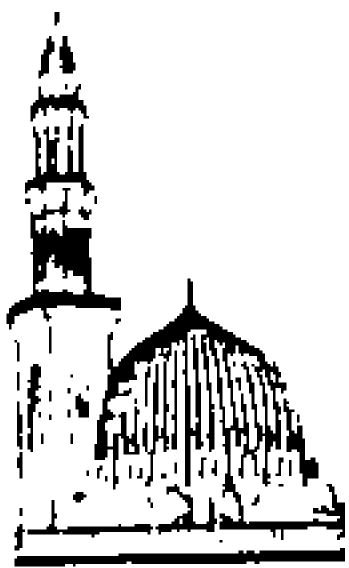
حضرت علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی حیات،تعلیمات،خدمات اور کرامات پر مبنی کتاب لکھنے پر میں صاحبزادہ عبدالستار عاصم کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ عظیم کتاب تصنیف کر کے انہوں نے لاکھوں محبانِ حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے دلوں کی ترجمانی اور فریضۂ اہل قلم کی پاسبانی کی ہے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی

ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

ناظمِ اعلیٰ جامعہ نعیمیہ،گڑھی شاہو،لاہور

۴رشوال المکرّم ۱۴۲۶ھ/ ۷رنومبر ۲۰۰۵ء دوشنبہ



دارالعلوم غوثیہ رضویہ رجسٹرڈ

اہل سنت و جماعت لاہور سرگودھا روڈ شیخوپورہ (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ: ________

فون: 610708

بندہ ناچیز کو کتاب محدث ابدالوی آنامی پڑھنے تاثرات

قلمبند کرنے کو کہا گیا مذکورہ کتاب اس عظیم ہستی کا حسین تذکرہ ہے۔

جن کی ظاہری زندگی میں شریف میں اپنے ہم عصر علماء مشائخ دانشور طبقہ نے شیخ القرآن، شیخ الحدیث عظیم فقیہ راہنما ملت اسلامیہ کے معزز القاب سے یاد کیا ویسے ہر مرید و شاگرد اپنے پیر اور استاد کو بڑے بڑے القاب دیتے ہوئے کبھی کبھی مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں لیکن میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ جتنے القاب ایک عالم دین پیر طریقت کو شریعت کے موافق دیئے جا سکتے ہیں آپ ان سب کے صحیح مستحق ہیں بلکہ ان سے فائق کہنا بھی مناسب ہے بلا مبالغہ آپ شیخ المحدثین، امام المدرسین، استاذ العلماء العاملین مقدام الفضلاء والکاملین، سند المتکلمین، شمس العارفین، قطب الاولیاء الواصلین پوری ملت اسلامیہ کے عظیم مفکر و مدبر راہنما تھے بلا شبہ آپ ایک عظیم نکتہ دان خطیب اسلام شیخ الحدیث و شیخ القرآن شیخ طریقت صاف ستھرے سچے سیاستدان تھے آپ گوناگوں اوصاف اور فضائل کے مالک ہونے کے ساتھ تدریس القرآن کا رنگ غالب تھا آپ مصداق حدیث شریف انما بعثت معلما، لا تمم مکارم الاخلاق (الحدیث)

اتباع سنت نبوی عملی میں آپ علوم ظاہری و باطنی کے بہترین

معلم تھے آپ کی کنیت ابوالفیض ہے آپ کے چشمہ فیض سے میرے
جیسے ادنیٰ گداگر سے لیکر بڑے بڑے علم وفضل والے سینکڑوں ہزاروں
سیراب ہوئے اور تا قیامت لاکھوں سیراب ہوتے رہیں گے اس
موقعہ پر مجھے یہ شعر یاد آیا جو حضرت علامہ شیخ القرآن ابوالحقائق پیر محمد عبدالغفور ہزاروی رح
نے محدث اعظم پاکستان رح کے سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر روضہ محدث اعظم کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے پڑھا تھا

رہے لاکھوں برس ساقی تیرا آباد میخانہ

ایک اور شعر بھی اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے

پی رہے ہیں سب کے سب پیتے رہیں گے تا ابد
جرعہ جرعہ فیض من کاس الکرام فیض بخش

کتاب محدث ابدالوی رح تصنیف ترتیب تالیف جناب علامہ عبدالستار عاصم ہیں نوجوان
فاضل ہیں جو علوم جدیدہ وقدیمہ سے اچھی طرح آراستہ پیراستہ ہیں بلکہ ان کو اس دور کا
ملک التحریر کہا جائے تو مناسب ہے انہوں نے سب سے علماء کرام ومشائخ عظام کے تذکرہ لکھے
ان کو سیرت نگاری کا شوق جنون کی حد تک ہے ان کے الفاظ کا ذخیرہ معلومات کا خزانہ تحریر میں
جدت پسندی کنایات استعارات کا برمحل استعمال دیکھ کر بے ساختہ منہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
ان کے علم وفضل اور علم سخن میں اتنی برکت فرمائے کہ یہ زمانے کا سحبان بن وائل ثابت ہو

بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

توان در بلاغت بسحبان رسید

بندہ محنت کرے تو فصاحت وبلاغت میں سحبان بن وائل تک پہنچ
سکتا ہے خدا تعالیٰ کرے کہ علامہ عبدالستار عاصم ایسے ہی سحبان دوران ثابت ہو

یکے از چشمہ فیض سے فیض یافتہ
فقیر محمد یعقوب قادری رضوی
مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ شیخوپورہ
پنجاب پاکستان

نوٹ لفظ سحبان کی لغوی تحقیق
(س ح مہملہ ب موحدہ الف نون ساکنین) 7.11.05
5 شوال المکرم 1426ھ بمطابق 7-11-05

تقریظ

شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد قادری

خطیب جامع مسجد داتا دربار، لاہور

میں اکثر سوچتا ہوں کہ:

کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو اولیاء اللہ کی محافل پاک میں بیٹھ کر ان کی ایمان افروز اور مفرح قلب گفتگو سماعت فرماتے ہیں اور ان کی تعلیمات وارشادات پر عمل پیرا ہو کر دنیا وجہان کی دولت لوٹ لے جاتے ہیں۔

کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جنہیں حالاتِ زمانہ ایک مردِ کامل کے مدمقابل لا بٹھاتے ہیں اور وہ مردِ کامل کی ایک نظرِ الفت سے اپنے دلوں کی دنیاؤں میں انقلابات محسوس کر کے دنیا وعقبیٰ سنوار لیتے ہیں اور تاحیات اللہ کی حقیقی، روحانی نعمتوں سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

کتنے مقدر کے سکندر ہیں وہ لوگ جو اولیاء اللہ کی باقیات وتبرکات کا دیدار کر کے دلوں کو راحت وسکون مہیا کر لیتے ہیں اور ان کے آستانوں پر جا کر فلاح دنیا وآخرت کے بے مول نگینے لوٹ لاتے ہیں اور ان کی زندگیاں برکت وفلاح سے معمور ہو جاتی ہیں

کتنے قابل فخر ہوتے ہیں وہ لوگ جو اہل اللہ اور عارف باللہ مردان کامل کے مزاروں پر جا کر براہِ راست عرفانِ الٰہی کی منزل سے سرفراز ہوتے ہیں اور ایک غیر مرئی اشارہ کو محسوس کر کے اپنے اردگرد رحمت اور فضلِ الٰہی کی بستیاں بسا لیتے ہیں۔

اور کتنے عظیم ہوتے ہیں وہ اہل قلم جو ماضی کے عظیم روحانی و علمی کمالات کے حامل بزرگانِ دین کی سوانح عمریاں مرتب کر کے استفادہ عام اور شعور عوام کے لئے چھوڑ جاتے ہیں۔ خاص طور پر اس حوالہ سے وہ پہلو بڑا قابل رشک ہوتا ہے کہ کسی ولی اللہ پر لکھی جانے والی کتاب کے ٹائٹل پر سب سے اوپر اس مرد کامل کا نام نامی ہوتا ہے جس پر یہ کتب لکھی گئی ہوتی ہے۔ اور اس بابرکت نام نامی کے عین نیچے اسی ٹائٹل پر کتاب کے مصنف کا نام ہوتا ہے۔

اسمِ علامہ عبدالستار عاصم بھی اس حوالہ سے قابل رشک اور باعث فخر ہے کہ یہ انوار وتجلیاتِ روحانی کے بحرِ بیکراں اور شیخ الحدیث قطب عالم حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے باعثِ صد افتخار نام کے نیچے درج ہے۔ صاحبزادہ علامہ عبدالستار عاصم اس مقدس حوالے سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

محمد مقصود احمد قادری

خطیب جامع مسجد داتا دربار، لاہور

۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ/۲ نومبر ۲۰۰۵ء

تقریظ

شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے، مصائب و مشکلات اور مخالفتیں و سازشیں نہ ہوں تو ایک حق گو عالم اور مبلغ دین کی خدمات اس قدر واضح نہیں ہوتیں جس قدر ضرورت ہوتی ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد جن ادوار میں تاریخ اہلسنت مرتب ہو رہی تھی اور حق و باطل میں امتیازی لکیر کھینچی جا رہی تھی۔ ان ادوار میں حضرت صدرالشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے قابل فخر جانشین حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب کے مرکز فیصل آباد (لائل پور) میں تبلیغ اسلام اور اتباع سنّت کا چراغ منور کیا۔ آپ کو شاہی مسجد اور مدرسہ مظہر اسلام قائم کرنے اور بااثر بدعقیدہ لوگوں کے علاقہ میں حق کی شمع جلانے کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑیں، آپ کو اپنا نصب العین حاصل کرنے میں مخالفین کی سازشوں اور مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بہرحال اس مقابلے کے نتیجے میں یہ ہوا کہ آپ کی سچی تعلیمات کا نصب العین چونکہ پوری دنیا کو عشق خدا اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑی میں پرونا تھا۔ لہٰذا آپ نے اپنے تلامذہ کو بھی عالم گر بنا کر دنیا کے مختلف علاقوں میں مامور کر دیا۔ آپ کے اکثر خلفاء و تلامذہ کو بھی تبلیغِ حق میں عظیم مساعی کے ساتھ ساتھ بے شمار تکالیف کا سامنا کرنا پڑا مگر بالکل اسی طرح جس طرح ابوالفضل محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خندہ پیشانی سے آلام کا مقابلہ کیا۔ آپ کے خلیفۂ مجاز بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں قطب عالم مولانا علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو

بھی اپنے علاقۂ تبلیغ میں بے جا رکاوٹوں اور مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے ہر مشکل اور پریشانی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور گھر گھر دین مصطفےٰ علیہ وسلم صلی اللہ کا پرچم لہرادیا۔

حضرت محدث ابدالوی رحمہ اللہ تعالیٰ فنافی العلم تھے، تدریس، تصنیف، خطابت، مناظرہ، رشد وہدایت ہر فن میں کامل مہارت رکھتے تھے، انہوں نے جہاں سینکڑوں علماء تیار کئے وہاں اپنے چھ صاحبزادوں کو بھی عالم باعمل بنایا اور یہ ان کی بہت بڑی کرامت ہے، ورنہ علماء کے صاحبزادے عموماً علم دین اور عمل کی راہ پر آتے ہی نہیں ہیں۔

علم ومعرفت اور معراج عشق سے لبریز آپ کی تعلیمات کا ہر سو چرچا ہو گیا اور آپ اپنے مرشد استاذ کی تفویض کی گئی ڈیوٹی کو بطریقِ احسن انجام دے کر 50 سالہ سنہری خدمات کے ساتھ اسی مرکز تبلیغ یعنی دارالعلوم چشتیہ رضویہ میں ہی مدفون ہیں۔

آپ کی دینی خدمات اور آپ کے روحانی کمالات کو قرطاس ہستی سے قرطاس الفاظ تک لانے میں محترم صاحبزادہ عبدالستار عاصؔم کی یہ کتاب ''محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ'' کی خدماتِ عالیہ کو خراجِ عقیدت، محبانِ اولیاء کے لئے بیش قیمت تحفہ اور جناب محترم عبدالستار عاصؔم کے لئے ایک سرمایۂ سعادت ہے۔ اللہ ان پر اپنا خاص فضل کرے۔ آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ/ ۳ نومبر ۲۰۰۵ء

تقریظ

شیخ الحدیث استاذ العلماء علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

''زبانِ خلق کو نقارۂ خدا'' کا نام دیا گیا ہے گویا جب کسی شخصیت کی علمی، فکری اور تحقیقی کاوشوں، زہد و تقویٰ، شب بیداری اور تعلق باللہ سے عبارت سیرت و کردار، تدریسی، تبلیغی اور اصلاحی مساعی کو زندگی کے مختلف طبقات و شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی معتبر و مستند شخصیات کی طرف سے خراج عقیدت و ہدیہ تحسین پیش کیا جائے تو یہ اس عظیم شخصیت کی اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت کی دلیل ہوتی ہے۔

استاذ العلماء شیخ الحدیث، بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف حضرت علامہ پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رضوی رحمہ اللہ کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ یادِ الٰہی میں گزرا، تبلیغ دین میں صرف ہوا، تدریس علوم اسلامیہ کے لئے وقف رہا اور اصلاحِ امت کی نذر رہا۔

ان کے کارہائے نمایاں میں ان کے ذاتی کردار کے علاوہ مدارس کا قیام، اپنی اولادِ نسبی کو علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرنا اور معنوی اولاد (تلامذہ و مریدین) کو دینِ اسلام کا سچا سپاہی بنانا، نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) کے نفاذ کے لئے بھرپور مساعی و جدوجہد، بدعقیدگی کے سیلاب کے آگے بند باندھنا، غیر شرعی رسومات کا قلع قمع **کرنا** اور نہ جانے ان کی عظمت و رفعت کے کتنے مخفی گوشے ہیں جو ان کے اور ان کے ربّ کے درمیان سربستہ راز ہیں۔

''محدث ابدالوی'' آپ کی حیاتِ طیبہ اور خدماتِ جلیلہ کا تذکرہ ہے جو قارئین کے لئے مشعل راہ ہے اگرچہ آپ کی ذات والا صفات خود آفتاب نصف النہار کی طرح اپنی دلیل آپ ہے لیکن مختلف طبقات کی اہم شخصیات کی طرف سے آپ کو خراجِ تحسین کے بیانات نے اس کتاب کی عظمت کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔

حضرت علامہ عبدالستار عاصمؔ زید مجدہٗ کی یہ کاوش یقیناً خراجِ تحسین کے لائق ہے کہ انہوں نے خلوص و محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر جدوجہد کی ایک عمدہ مثال قائم کی اور نہایت جان جوکھوں میں ڈالنے والا کام کر ڈالا۔ نہایت معروف شخصیات اور جن لوگوں تک رسائی بہت ناممکن ہوتی ہے ان کی دہلیز تک پہنچ کر حضرت محدث ابدالوی علیہ الرحمۃ کے بارے میں ان کے تأثرات حاصل کر کے ملتِ اسلامیہ تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔

فجزاهم اللّٰه احسن الجزاء

اس خوبصورت کتاب کی ترتیب واشاعت پر حضرت علامہ عبدالستار عاصمؔ اور ناشرین و معاونین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور حضرت محدث ابدالوی رحمہ اللہ کے صاحبزادگان کے لئے دعا گو ہوں جو اپنے عظیم باپ کے عظیم مشن کو آگے بڑھانے میں صبح و شام منہمک ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت محدث ابدالوی علیہ الرحمۃ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے دینی واصلاحی مشن کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ و التسلیم

محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
۲۹ ر رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ
۳ ر نومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات

تقریظ

یادگارِ اسلاف استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری

صدر مدرس شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وخطیب مرید کے ضلع شیخوپورہ

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی عصر حاضر کی عظیم المرتبت علمی و روحانی شخصیت تھے، راقم السطور کو پہلی بار مرید کے میں ہی زیارت وملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری رحمہ اللہ تعالیٰ جامع مسجد بلال حنفیہ مرید کے میں فرائض امامت وخطابت انجام دے رہے تھے کہ انہوں نے جلسہ میلادِ مصطفےٰ ﷺ کے لئے علامہ ابدالوی کا خصوصی خطاب رکھا، مجھے بھی دعوت خطاب تھی، مگر مجھے زیادہ خوشی تھی کہ میلادِ مصطفےٰ ﷺ کی برکات کے باعث وقت کے ایک سراپا کرامت عالم دین کی زیارت سے شادکامی کی سعادت حاصل کروں گا۔

" الکریم اذا وعد وفا " کا ظہور ہوا، حضرت وقت پر جلوہ افروز ہوئے، علم و عمل کے مطابق قد وقامت میں بھی آپ بلند و بالا، صاحبِ جمال وکمال نظر آئے، حضرت مفتی صاحب مرحوم نے اپنے جلیل القدر استاذِ گرامی اور مربی ومکرم کا نہایت فصاحت و بلاغت سے تعارف کرایا، عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ کا جم غفیر تھا، حضرت نے نہایت تواضع و انکساری سے خطبہ ارشاد فرمایا، تقریر کیا تھی، فیوض و برکاتِ علمیہ کے موتی اور الفاظ وکلمات گراں مایہ کے پھول نچھاور کئے جا رہے تھے، عقائدِ اہل سنت و جماعت کو اس روانی سے بیان فرما رہے تھے کہ عوام وخواص سبھی عش عش کر رہے تھے، نعروں کی گونج سے آپ کی خدماتِ عالیہ میں ہدیۂ تبریک وتحسین پیش کیا جا رہا تھا، اختتام پر سلام پڑھا گیا، دعا کے لئے

ہاتھ اٹھائے، لفظ لفظ قبولیت کی شہادت دے رہا تھا، آپ کی مرید کے میں اس شان سے پذیرائی ہوئی کہ پھر لوگ بار بار آپ کے بیانات وخطابات سے بہرہ مند ہوتے رہے، چونکہ راقم الحروف کا قلمی خدمات کے باعث نام پیدا ہو چکا تھا، نام سنتے ہی بڑی محبت اور خندہ پیشانی سے میری حوصلہ افزائی فرمائی، پھر رفتہ رفتہ یہ تعلق مستحکم ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ مبلغِ اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی مدظلہ تک جا پہنچا۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریسی ذمہ داریوں کے باعث خانقاہ ڈوگراں میرے لئے آنا جانا ایک مسئلہ تھا، بناءعلیہ زیادہ تر نہ جاسکا، آپ کی حسین حیات میں ایک دو بار ہی وہاں کی حاضری ہوئی، وصال سے قبل جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں سالانہ ختم بخاری شریف اور عرس مبارک حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پڑھانے کے لئے مدعو کیا۔ آپ نے حدیث بخاری کی اس نہج پر تشریح وتوضیح فرمائی کہ علمائے کرام اور طلبائے حدیث بہت محظوظ ہوئے، عجیب اتفاق کہ دونوں استاذ بھائی دو تین ماہ کے وقفہ سے ایک ہی سال میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نمازِ جنازہ لاہور کی تاریخ میں عدیم المثال تھی تو خانقاہ ڈوگراں میں حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی علیہ الرحمۃ کی نمازِ جنازہ کی نظیر بھی مشکل سے ملے گی۔ راقم الحروف محمد منشا تابش قصوری کو ان عظیم المرتبت ہستیوں کے "جنازۂ مبارکہ" میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی غم واندوہ میں مبتلا علماء ومشائخ کرام، طلباء وحفاظ، عوام وخواص دکھائی دیتے تھے، صلوٰۃ وسلام اور کلمہ طیبہ کا ورد، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی، (ﷺ) اس سوز اور درد ومحبت سے پڑھا جا رہا تھا کہ فضائے بسیط میں بخشش ومغفرت کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں، رحمت وکرم اور انوار و

تجلیات کی بارش محسوس ہورہی تھی ، الفاظ میں اس ایمان افروز منظر کی تصویر کشی نہیں کی جا سکتی ، ناچیز نے واپسی پر تفصیلی خط میں جو '' جانِ رحمت '' خصوصی نمبر کی زینت بن چکا ہے۔ چہلم پر اکابر خطباء وعلماء کرام اور مشائخ عظام دامت برکاتہم العالیہ نے نہایت محبت سے خراجِ عقیدت پیش کیا ، مجھے بھی اسٹیج پر بلایا گیا ، میں نے جامع مسجد رضویہ کے درودیوار کا جائزہ لیا تو حضرت علامہ ابدالوی صاحب کے حسنِ انتخاب کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکا ، مسلک حق پر مبنی عربی ، فارسی اور اردو اشعار سے مسجد کی وسیع وعریض عمارت کو اس طرح مزین کیا گیا ہے کہ ہر ہر شعر حضرت کے سچے عشق کا ترجمان نظر آتا ہے۔

بات سے بات بنتی جارہی ہے مگر اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش نظر کتاب '' محدث ابدالوی '' پر چند کلمات درج کر رہا ہوں۔ یکم شوال عید الفطر ۱۴۲۶ھ /۴ نومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عشاء میرے مکان کی گھنٹی بجی ، نیچے آیا تو علامہ عبدالستار عاصم زید مجدہٗ تشریف فرما تھے ، پہلے سے جان پہچان نہیں تھی ، دریافت کرنے پر موصوف نے اپنی کتاب '' انوارِ جمیل '' جو حضرت شیخ المشائخ الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے احوال

تہ قبا انہیں حضرت میاں صاحب مدظلہ بھی عطا فرما

نے '' محدث ابدالوی '' پر کچھ لکھنے کی خواہش کا

ہی یہی ہے کہ کوئی بھی سنی قلمی سطح پر جیسی بھی

لہ اس کی جس طرح ممکن ہو حوصلہ افزائی کی

کہا فوری لکھیں چنانچہ دو دن کا وقت دیا۔ لہٰذا یہ

رف پائیں۔

ی '' ایک تمہیدی حیثیت رکھتا ہے یہ کتاب

ی کے معتقدین ومتوسلین اور مریدین کے لئے

یک یہ اس عظیم شخصیت کے وسیع تر احوال وآثار

ہاتھ اٹھائے، لفظ لفظ قبولیت کی شہادت دے رہا تھا، آپ کی مرید کے میں اس شان سے پذیرائی ہوئی کہ پھر لوگ بار بار آپ کے بیانات وخطابات سے بہرہ مند ہوتے رہے، چونکہ راقم الحروف کا قلمی خدمات کے باعث نام پیدا ہو چکا تھا، نام سنتے ہی بڑی محبت اور خندہ پیشانی سے میری حوصلہ افزائی فرمائی، پھر رفتہ رفتہ یہ تعلق مستحکم ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ مبلغِ اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المصطفےٰ رضوی مدظلہٗ تک جا پہنچا۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریسی ذمہ داریوں کے باعث خانقاہ ڈوگراں میرے لئے آنا جانا ایک مسئلہ تھا، بناء علیہ زیادہ تر نہ جا سکا، آپ کی حسین حیات میں ایک دو بار ہی وہاں کی حاضری ہوئی، وصال سے قبل جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں سالانہ ختم بخاری شریف اور عرس مبارک حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پڑھانے کے لئے مدعو کیا۔ آپ نے حدیث بخاری کی اس نہج پر تشریح وتوضیح فرمائی کہ علمائے کرام اور طلبائے حدیث بہت محظوظ ہوئے، عجیب اتفاق کہ دونوں استاذ بھائی دو تین ماہ کے وقفہ سے ایک ہی سال میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نمازِ جنازہ لاہور کی تاریخ میں عدیم المثال تھی تو خانقاہ ڈوگراں میں حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی علیہ الرحمۃ کی نمازِ جنازہ کی نظیر بھی مشکل سے ملے گی۔ راقم الحروف محمد منشا تابش قصوری کو ان عظیم المرتبت ہستیوں کے ''جنازۂ مبارکہ'' میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی غم واندوہ میں مبتلا علماء ومشائخ کرام، طلباء وحفاظ، عوام وخواص دکھائی دیتے تھے، صلوٰۃ وسلام اور کلمہ طیبہ کا ورد، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی، (ﷺ) اس سوز اور درد ومحبت سے پڑھا جا رہا تھا کہ فضائے بسیط میں بخشش ومغفرت کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں، رحمت وکرم اور انوار و

تجلیات کی بارش محسوس ہو رہی تھی، الفاظ میں اس ایمان افروز منظر کی تصویر کشی نہیں کی جا سکتی، ناچیز نے واپسی پر تفصیلی خط میں جو ''جانِ رحمت'' خصوصی نمبر کی زینت بن چکا ہے۔ چہلم پر اکابر خطباء وعلماء کرام اور مشائخ عظام دامت برکاتہم العالیہ نے نہایت محبت سے خراجِ عقیدت پیش کیا، مجھے بھی اسٹیج پر بلایا گیا، میں نے جامع مسجد رضویہ کے در و دیوار کا جائزہ لیا تو حضرت علامہ ابدالوی صاحب کے حسنِ انتخاب کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکا، مسلک حق پر مبنی عربی، فارسی اور اردو اشعار سے مسجد کی وسیع و عریض عمارت کو اس طرح مزین کیا گیا ہے کہ ہر ہر شعر حضرت کے سچے عشق کا ترجمان نظر آتا ہے۔

بات سے بات بنتی جا رہی ہے مگر اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش نظر کتاب ''محدث ابدالوی'' پر چند کلمات درج کر رہا ہوں۔ یکم شوال عید الفطر ۱۴۲۶ھ / ۴ نومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عشاء میرے مکان کی گھنٹی بجی، نیچے آیا تو علامہ عبدالستار عاصم زید مجدہٗ تشریف فرما تھے، پہلے سے جان پہچان نہیں تھی، دریافت کرنے پر موصوف نے اپنی کتاب ''انوارِ جمیل'' جو حضرت شیخ المشائخ الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے احوال و آثار پر مشتمل ہے، بطور تحفہ عنایت کی قبل ازیں حضرت میاں صاحب مدظلہ بھی عطا فرما چکے تھے، شکریہ ادا کیا۔ اور عاصم صاحب نے ''محدث ابدالوی'' پر کچھ لکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ انکار کیسے کرتا جبکہ میرا تو مشن ہی یہی ہے کہ کوئی بھی سنی قلمی سطح پر جیسی بھی خدمات سرانجام دے رہا ہو میرا فرض ہے کہ اس کی جس طرح ممکن ہو حوصلہ افزائی کی جائے۔ لہٰذا وعدہ کیا لکھ دوں گا، موصوف نے کہا فوری لکھیں چنانچہ دو دن کا وقت دیا۔ لہٰذا یہ چند سطور رقم کر دی ہیں، اللہ کرے قبولیت کا شرف پائیں۔

پیش نظر تذکرہ ''محدث ابدالوی'' ایک تمہیدی حیثیت رکھتا ہے یہ کتاب حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی کے معتقدین و متوسلین اور مریدین کے لئے ایک تحفہ سے کم نہیں، مگر اہل علم و قلم کے نزدیک یہ اس عظیم شخصیت کے وسیع تر احوال و آثار

میں سے ؎

مشتے نمونہ ازخروارے

کی حیثیت رکھتی ہے، اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کے جملہ علمی آثار پر صاحبانِ تحقیق آگے بڑھیں اور اپنے قلم کی جولانیاں دکھائیں۔

خصوصاً حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی مدظلہ کو اس طرف اپنی خصوصی توجہ مبذول کرنی چاہیے کیونکہ انہوں نے اس راستہ کے نشیب وفراز کو اچھی طرح طے کیا ہے اور وہ تحقیق وجستجو کی باریکیوں سے خوب آگاہ ہیں۔ اس لئے مزید تاخیر کئے بغیر وہ حضرت کی ایک مستند اور مکمل سوانح حیات کو منصۂ شہود پر جلوہ گر کریں، تاہم مولانا عاصم صاحب کی یہ کاوش قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔ اس میں بہت سا مواد جمع ہو گیا ہے جو مستقبل کے مؤرخ کو بطور حوالہ کام آسکتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت ومحبت کو قبولیت سے نوازے اور ان کے قلم کو مزید بارآور فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فقط

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خطیب مریدکے ضلع شیخوپورہ

۳؍شوال المکرّم ۱۴۲۶ھ

۶؍نومبر ۲۰۰۵ء یک شنبہ

تقریظ

فاضل جلیل علامہ مولانا محمد شہزاد ہاشمی

انچارج لائبریری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور رخطیب جامع مسجد المجاہد، بھاٹی گیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راقم الحروف، جناب علامہ عبدالستار عاصمؔ صاحب کو زیادہ عرصے سے نہیں جانتا لیکن جب سے آپ سے ملاقات ہوئی ہمیشہ آپ کو مصروف پایا۔ آپ کو بزرگانِ دین سے والہانہ عقیدت ہے جو آپ کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتی۔

ابھی چند ہفتے قبل آپ نے ''انوارِ جمیل'' کے نام سے ایک خوبصورت کتاب مرتب فرمائی جس میں آپ نے آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا، جس کو ہر خاص و عام نے پسند کیا اور جناب علامہ عبدالستار عاصمؔ صاحب کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

اب علامہ عبدالستار عاصمؔ صاحب کی ایک اور کتاب ''محدث ابدالوی'' تیاری کے آخری مراحل سے گزر رہی ہے، آپ نے حکم فرمایا کہ میری کتاب کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرو، پہلے تو معذرت چاہی لیکن پھر آپ سے وعدہ کرنا پڑا کہ میں آپ کی کتاب کے بارے میں ضرور لکھوں گا۔

زیرِ نظر کتاب ''محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ'' کو میں نے چند مقامات سے بغور دیکھا۔ میں نے اس کتاب کو بھی فاضل مصنف کی دوسری کتب کی طرح نہایت عمدہ پایا۔ فاضل مصنف نے مذکورہ بالا کتاب کو بڑی محنت، حسنِ تدبر اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے۔

جس کا اندازہ کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد بخوبی معلوم ہوتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کے علم وعمل، صحت میں برکت عطا فرمائے اور اس تصنیف کو نافع خلائق بنائے۔ آمین بجاہ سید النبی الکریم الامین

محمد شہزاد ہاشمی

انچارج لائبریری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خطیب جامع مسجد المجاہد، بھاٹی گیٹ، لاہور

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ/۲ نومبر ۲۰۰۵ء

حرفِ آغاز

جس طرح ادیب وقت اور معروضی حالات کے مطابق اپنی قلمی کاوشوں کی نوک پلک ہمہ وقت درست کرتا رہتا ہے اسی طرح ادب بھی ہمہ وقت ایک رازداں اور معاشرہ کے نبض شناس ادیب یا لکھاری کی توجہ کے حصول میں مگن رہتا ہے۔ ادب کی ایک بڑی ہی لطیف اور مایہ ناز صنف تصوف وروحانیت کا موضوع ہے۔ پاکیزہ ترین وادئ تصوف کا یہ علم بھی ہر زمانے میں جدت پسند اور دانائے وقت اہل قلم کے نوک قلم سے سجتا سنورتا رہتا ہے۔ گویا ادب کی اس صنفِ لطیف کو ہر دور اور ہر خطے میں ایک مایہ ناز ادیب کی خدمات حاصل رہی ہیں، تصوف کی تبلیغ کا ایک مرکز چونکہ برصغیر ہے لہٰذا اس کے اکثر ترجمان بھی مسلمانانِ برصغیر میں سے ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد بریلی شریف سے جھنگ بازار فیصل آباد (لائل پور) میں آکر علم حدیث پھیلانے اور تدریس وتبلیغ کے ذریعے احیائے اسلام کرنے والے محدثِ اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقاصد تبلیغ میں واضح طور پر طے کر دیا تھا کہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد اور خود ان کی ذات جو کہ کسی لحاظ سے بھی ایک یونیورسٹی سے کم نہ تھی، سے تبلیغ دین اور احیائے سنت رسول کے لئے علم وادب، تصنیف وتالیف اور تحریر وتنظیم کو ذریعہ بنایا جائے گا۔ مذہبی حوالے سے تعمیر پاکستان اور استحکامِ ملتِ اسلام کے نصب العین کے حصول کے لئے

محدثِ اعظم پاکستان نے بالکل ایک مفکر، ادیب اور وقت شناس عالم دین کی مثل اپنے محسوسات کو اسی انداز میں زبان دی جس طرح ایک سخنور دیتا ہے۔ آپ نے اپنے تمام تر دورِ تبلیغ میں تدریس وتبلیغ کو ہی ذریعۂ اظہار بنایا۔ اس کے بعد آپ کے جانشینوں اور نائبین نے بھی اسی راستے کا انتخاب کیا اور مقدس سینوں میں پوشیدہ علم تصوف صفحۂ قرطاس پر ضوفشانی کرنے لگا۔

اہلسنّت کی علمی وتبلیغی لائبریریاں اور علمی مراکز خوبصورت عنوانات اور پر عشق موضوعات پر مبنی کتب سے بھرنے لگے، محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے خود، آپ کے تلامذہ اور آگے ان کے تلامذہ کے تلامذہ نے علم تصوف اور روح عشقِ مصطفیٰ ﷺ پر علمی کتب تحریر کر کے پاکستان کی روحانی وتبلیغی تاریخ کی تجدیدِ نو کر دی اور ہر شعبۂ علم میں سے قابل تعریف اور مستند قسم کے حق گو ادیب بھی اس صنف میں بڑی خوبصورتی اور رعنائی کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے۔

راقم الحروف محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے اس نظریۂ تبلیغ کا حامی بھی ہے اور مداح بھی۔ عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع بھی دل میں روشن ہے اور تحریر وتصنیف کا شوق بھی دامن گیر ہے۔ راقم الحروف کا پیشہ صحافت اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی روحانی تعلیمات میری راہنما ہیں۔

برصغیر کے اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم پر تحقیقی کام شروع دن سے ہی مشن رہا ہے، اور ہمیشہ اپنے طور پر پُر عجز طبع آزمائی بھی کرتا رہتا ہوں۔

حضور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ ارشد اور تلمیذ عظیم قطب عالم حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات وصفات سے بچپن سے ہی متاثر ومستفیض ہوتا آیا ہوں۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کے تمام تر پہلوؤں پر روشنی ڈالوں تو کئی کتب مرتب ہو سکتی ہیں۔

مگر اختصار اور عجلت شاید انسانی فطرت یا وقت کی ضرورت ہے اس لئے بڑے

خلوص، مہر اور فخر سے حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات و تعلیمات اور زندگی کے حالات پر ایک مختصر مگر جامع کتاب ''محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ'' مرتب کر کے شائع کرنے کی سعی کر رہا ہوں۔ اس امید سے کہ شاید حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کا فیض میرے قلم کے حصہ میں بھی آ جائے اور میرا قلم اصلاح امت کے لئے ہمیشہ کچھ نہ کچھ تحریر کرتا رہے۔

طالبِ دعا
عبدالستار عاصم
چیئرمین القلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل
لاہور o پنجاب o پاکستان
(فون: 0333-4393422)
E.mail: Abdul sattar 555@yahoo.com.

یکم نومبر 2005ء بروز منگل بوقت 8:49 بجے صبح
بمقام دربار شریف حضرت علی ہجویری
المعروف داتا گنج بخش لاہور



آغازِ سخن

فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات، آقائے دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے سب سے پہلے اپنے نور سے میرا نور تخلیق کیا۔ پھر اس کے چار حصے کئے، ایک حصے سے فرشتے اور لوح وقلم تخلیق ہوئی، دوسرے حصے سے ازل سے ابد تک آنے والی ارواح تخلیق ہوئیں اور تیسرے حصے سے زمین وآسمان اور پوری کائنات خلق ہوئی اور چوتھی آپ ﷺ کی ذات اقدس خود ہے۔

آپ ﷺ کی ذات مبارک خود اپنی نورانی کیفیت میں اپنے خالق نورِ حق کی حمد وثنا کرتی رہی اور اللہ جل شانہٗ ان پر اپنے انعامات کی بارش کرتا رہا، ان کو وہ تمام علم عطا کیا جو لامحدود ہے وہ خلق عطا کیا جو عظیم ہے، وہ حکمت عطا کی جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئی، کیونکہ آپ ﷺ محبوب ربّ العالمین ہیں، اس لئے آپ کی تخلیق بھی یکتا کی گئی اور اس تخلیق کے خالق کے ساتھ نسبت بھی عظیم ترین رکھی گئی۔ آپ ﷺ کی خصوصیات کو بھی عظمت حاصل ہوئی اور سب سے بڑی عظمت یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ اور نسبت سے ہی اللہ کے نور سے مستفید ہوئی، پھر اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ زمین سے مٹی لائی جائے اور اس کا خمیر تیار کیا جائے۔ غور کرنے والی بات ہے کہ مٹی کائنات کی سب سے حقیر چیز ہے پھر اس سے آدم علیہ السلام کا پتلا تیار کیا گیا اور روح

پتلے میں پھونکی گئی۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سب حکم بجالائے اور سجدہ کیا مگر ابلیس جو تمام فرشتوں کا سردار تھا۔ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار تھا اور آگ سے خلق ہوا تھا اپنے تکبر کی بناء پر آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکاری ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کا مرتکب ہوا اور مردود ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے مٹی سے تیار کیے گئے آدم علیہ السلام کو زمین پر خلافت عطا کی اور کائنات ان کے لئے مسخر کر دی۔ پھر اپنے پیغمبروں کے ذریعے اپنے بندوں کو ہدایت کا راستہ بتایا اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے اولیں پیغمبروں کے ذریعے ارض عالم میں یہ منادی بھی کرادی کہ میرا ایک محبوب تم میں آنے والا ہے جب وہ آئے تو اس کی تعظیم کرنا، اس کی مدد کرنا اور اس کا حکم ماننا۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے بعد جب وہ شہنشاہِ دو جہاں محبوب ربّ العالمین ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور لوگوں کو حکمت کی باتیں بتائیں، اللہ کے احکامات سنائے، ان کے ذہنوں کو پاک صاف کیا، اپنی ساری زندگی اپنی امت کی بخشش کے لئے دعائیں کرتے رہے محبوب جو تھے پھر ربّ نے ان کو خوشخبری دی کہ اے میرے محبوب ﷺ! آپ ملول نہ ہوں قیامت کے روز میں آپ ﷺ کو مقامِ محمود عطا کر دوں گا۔ جو میرے محبوب کو اپنا محبوب بنالے گا وہ میرا بھی محبوب ہوگا۔

مسلک اہلسنت کو مبارک ہو کہ ان کے آقا و مولیٰ بھی محبوبِ خدا ﷺ ہیں اور ان کے رہبر و رہنما بھی محبوبِ خدا ﷺ کے محبّ و عاشق ہیں۔ جو اپنے محبوب پاک ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر تاریک دلوں کو روشن اور روشن دلوں کو روشن تر کر رہے ہیں۔ اے اہلِ عالم! آپ اللہ کے محبوب ﷺ کے ان محبوبوں کا دامن پکڑ لیجئے اور ان کے وسیلے سے اپنے مولیٰ سے اس کے محبوب ﷺ کی شفاعت طلب کیجئے۔ بقول ساغر صدیقی ؎

ان کی نظروں میں یقیناً باغ جنت کچھ نہیں
جن کی نظروں کو مدینے کے نظارے ہو گئے

چودہ سو سال ہوئے محبوبِ خدا ﷺ کے عاشق ہر دور اور ہر علاقے میں ظہور پذیر ہوئے۔ آپ ﷺ کا ہر عاشق جہاں بھی ہوا جو بھی ہوا با کمال ہوا، لازوال ہوا۔ ان ہی عاشقوں میں سے ایک عاشق قطب عالم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہوئے ہیں۔

ان کا خیال بن گئیں سینے کی دھڑکنیں
نغمہ مقامِ صوت و صدا سے گزر گیا

حضور قبلہ ابوالفیض کی تمام تر حیات عشقِ رسول ﷺ کا مہر منور تھا۔ علم و عرفان کا مہ تاباں تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک زمانے کو علم حدیث سے روشناس کر کے نمایاں تبلیغی و روحانی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یقیناً ایسی ہستیاں کئی زمانوں کے بعد ہی عالم حیات میں ظاہر ہوتی ہیں۔

ولادت باسعادت :

قطب عالم شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے معروف گاؤں ابدال میں ایک عظیم روحانی، علمی اور باعث تکریم متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تاریخ پیدائش یکم فروری 1930ء بروز جمعۃ المبارک ہے۔

آپ کے والدِ گرامی حضرت میاں حافظ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نام ''محمد عبدالکریم'' رکھا۔ آپ کی کنیت ابوالفیض جبکہ درجۂ ولایت قطبیت عالم ہے۔

آپ ''محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ'' کے لقب سے بھی معروف ہیں۔

پاکیزہ بچپن:

آپ بچپن ہی سے خاموش طبع، سنجیدہ، باوقار اور کمٹڈ واقع ہوئے تھے۔ آپ کا سارا بچپن کھیل کود اور لہو ولعب سے پاک ومبرٰی ہے۔ گھر کے دینی ماحول خصوصاً ایک عابدہ اور شب زندہ دار والدہ ماجدہ کی تربیت نے آپ کو بچپن میں ہی سنت محمدی ﷺ کا پیروکار بنا دیا تھا۔

آپ بچپن میں ہی بزرگوں جیسی حکیمانہ اور پرمغز گفتگو فرمایا کرتے تھے، منکسر المزاجی اور شائستگی تو آپ کا طرۂ امتیاز رہی۔ آپ کے والدِ محترم قبلہ میاں حافظ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک دانائے راز اور صاحبِ دانش عالمِ دین تھے۔ آپ نے محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن میں ہی یہ فرما دیا تھا کہ'' میرا یہ بیٹا دین کا عالم ہوگا۔'' آپ کی یہ بشارت پوری ہوئی۔

بیعتِ مرشد:

حضرت ابوالفیض کے والد محترم حافظ میاں محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ہی آپ کو اپنے پیرو مرشد قدوۃ السالکین، غازیٔ اسلام حضرت پیر محمد شاہ چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے درِ اقدس پر بیعت کے لئے لے گئے۔ آپ کو دیکھتے ہی پیرو مرشد نے فرمادیا کہ ''سراج الدین! آپ کا یہ بیٹا بڑا ہو کر دین کا ستون ثابت ہوگا''۔

حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے کم سنی میں ہی اپنے مرشد سے بیعت کرلی تھی اور مرشد کی خدمتِ اطہر میں حاضر رہ کر سلوک کی منازل طے کرلی تھیں۔ والدِ گرامی قدر نے بھی ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سلسلۂ روحانیت کے اوراد و وظائف کی اجازت سے نواز دیا تھا۔

دورانِ تعلیم آپ نے مرشدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر درود مستغاث شریف اور مسبعات عشر کی اجازت مرحمت فرمانے کے لئے عرض کیا تو جواباً شیخ کامل نے فرمایا ''تم محدثِ اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری کے پاس پڑھتے ہو تمہیں تمام اوراد و وظائف کی اجازت ہے۔ اس حوالہ سے ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی کے اخص الخواص شاگرد ہیں۔ آپ سلسلۂ چشتیہ میں بیعت تھے، قادری رنگ نمایاں تھا، سلسلہ قادریہ میں ہی بیعت فرماتے تھے۔

تعلیمی مراحل:

حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی دینی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم اپنی والدہ محترمہ سے حاصل کی۔ والدہ کی تربیت نے شروع ہی سے آپ کو پابند صوم وصلوٰۃ بنادیا تھا۔ آپ نے درسِ نظامی کی تعلیم اپنے چچازاد بھائی حضرت مولانا سیف الدین سالمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، جو اپنے وقت کے جیّد عالم دین،

بے مثل مدرّس، قابل یقین مفتی اور پر حکم ناصح تھے۔ علم میراث کی کتابیں قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے حاصلانوالہ ضلع گجرات میں جا کر علامہ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں، درس نظامی کی تکمیل کرنے کے بعد آپ اپنے شیخ، شیخ کامل غازیٔ اسلام حضرت پیر محمد شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ کے درِ اقدس پر حاضر ہو گئے اور دورۂ حدیث کی تکمیل کی درخواست پیش کی۔ درخواست کے جواب میں شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''لائل پور (فیصل آباد) میں ہندوستان سے ایک بہت بڑے محدث عالم دین اور عاشق رسول ﷺ تشریف لائے ہیں، ان سے میری مدینہ منورہ میں ملاقات ہو چکی ہے، آپ ان کی خدمت میں حدیث شریف کے علم کے حصول کے لئے حاضر ہو جاؤ۔''

مرشد کریم کے حکم پر آپ ۱۹۵۱ء میں فیصل آباد میں سند المحدثین، محدثِ اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت، شفقت اور عاطفت کے سایہ میں علم حدیث حاصل کرنے لگے۔ انہی کے زیر سایہ آپ نے دورۂ حدیث مکمل کیا اور علم وروحانیت کی تمام تر منازل طے کیں، سراجی (فی المیراث) بھی آپ نے ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔

ابدال:

تاریخی طور پر ابدال اپنے علاقہ کا بڑا اور مرکزی گاؤں تھا اور ابدال آج بھی اپنی اسی تاریخی وجغرافیائی حیثیت میں آباد ہے۔ اب یہ گاؤں موٹروے پر سالم انٹرچینج سے 3 کلومیٹر (جانب مشرق) دورللیانی، بھیکی خورد اور میلو کے درمیان واقع ہے۔

ابدال کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ایک ''ابدال'' نامی ولی اللہ کے نام سے آباد ومشہور ہوا۔ ولی اللہ ابدال کے متعلق یہ امر مشہور ہے کہ وہ گوندل برادری سے تعلق رکھتے تھے اور آج کل وہاں آباد گوندل آبادی اسی ولی اللہ کی اولاد میں سے ہے۔ ابدال میں اس وقت اور بھی برادریاں آباد تھیں ان میں جاٹ اور راجپوت برادری کے علاوہ محنت کش قبیلے مثلاً تیلی، نائی، ترکھان اور موچی وغیرہ بھی آباد تھے۔ اس گاؤں کی اس وقت کی آبادی کو اگر ESTIMATE کرنا ہو تو یہ امر بھی ایک ثبوت ہے کہ اس وقت وہاں موچیوں کی ۱۴۰ (ست وہیاں) سلیں تھیں۔ (موچی اپنے کام کے دوران اپنے اوزار تیز کرنے کے لئے اپنے آگے پتھر کی ایک سل رکھتے ہیں، اس سل کے ساتھ بھی کئی روایات وتعجبات وابستہ ہیں۔)

ابدال ولی اللہ کا مزار آج بھی ابدال میں موجود ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم کفر میں بھی ابدال میں مسلمانوں کی اکثریت آباد تھی، ولی اللہ ابدال کے دور کے تقریباً دوسو (۲۰۰) سال بعد سید عابد شاہ عرف میاں عابو اس گاؤں کی شہرت اور نیک نامی میں اضافے کا باعث ہوئے۔ ان کی اولاد میں سے میاں عبدالقادر بھی اپنے دور کے برگزیدہ ولی تھے اور مسلمانوں کو منظم ومتحرک رکھتے تھے۔ آپ دہلی کے ایک قبیلہ ''راں'' سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ سیاسی طور پر بھی مضبوط تھے اور مذہبی حوالوں سے بھی پورے علاقہ کے مسلمانوں کے قائد تصور کیے جاتے تھے۔

میاں عبدالقادر نے ابدال کے رفاعی کاموں میں بھی تاریخی کردار ادا کیا، اس وقت انہوں نے اپنے خرچ پر پینے کے پانی کے لئے ایک کنواں کھدوایا تھا۔ مسجد

رانواں قائم کی جو کہ آج بھی موجود ہے۔

میاں عبدالقادر کے بیٹے حافظ میاں سراج الدین بھی اپنے خاندان کی عزت و عظمت کے پاسبان اور ملی و مذہبی خدمت کے قائل تھے۔آپ حافظ قرآن بھی تھے،نزدیکی لوگ آپ کی بہت زیادہ تکریم کیا کرتے تھے۔آپ شرع کے بہت زیادہ پابند تھے۔لوگ آپ کے قریب خلاف شرع بات یا عمل نہیں کر سکتے تھے، لوگوں کو اگر پتہ چل جاتا کہ حافظ سراج الدین صاحب آرہے ہیں تو وہ حقہ اور سگریٹ وغیرہ پینا بند کر دیتے تھے۔

آپ گھوڑے پر سوار ہو کر ابدال اور قریبی دیہات میں جاتے اور تبلیغ دین کیا کرتے۔غیر مسلموں اور بد مذہبوں سے آپ کی بڑی معرکہ آرائی اور کشمکش ہوا کرتی تھی خصوصاً اس وقت کے ہندو مبلغوں مدن لعل اور سائنی کے ساتھ آپ کی جھڑپوں اور جھڑپوں میں آپ کی جرأت و بہادری اور علم و دانش کی داستانیں آج بھی زبان زد عام ہیں۔

ابدال ایک مردم خیز و حق شناس علاقہ ہے،اس نے علم و فضل کے حوالے سے معزز ترین قبیلے راں کو جنم دیا اور وسعت عالم میں نوید حق کا بول بالا کر دیا۔

اسی خوش بخت و نیک نام قبیلہ کی خدمات و سعی کے نتیجے میں اس علاقہ سے الحاج علامہ حافظ محمد خان نوری وائس پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف جیسے عظیم شیخ الحدیث و التفسیر اور دیگر کئی علماء و مشائخ ابھرے اور دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کیا۔

الغرض! قیام پاکستان کے بعد ابدال علماء کا گھر تصور کیا جاتا تھا اور علماء بھی وہ جو قیامِ پاکستان کے حامی اور نفاذ نظام مصطفےٰ ﷺ کے مبلغ تھے۔

بابا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ:

موضع ابدال میں کئی پشتوں سے آباد اعوان قبیلہ کے ایک شخص نصر اللہ خان ولد اللہ دتہ ولد راجہ ولد میاں فتح محمد اعوان نے کہا کہ ہمارے ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادۂ پاک سے پردادا کے دور سے قریبی تعلقات چلے آ رہے ہیں اور میں آج بھی اس خاندان کی آبائی زمینوں کا مزارع ہونے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔

نصر اللہ خان نے بتایا کہ ابدال میں قائم جامع مسجد نظام الدین دراصل ایک بزرگ ولی کی یادگار ہے جو میاں عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں نواحی موضع للیانی سے یہاں ابدال میں اس جگہ آ کر قیام فرماتے، میاں عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس بزرگ کا بڑا خیال رکھتے اور ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اس بزرگ ہستی نے جب پردہ فرمایا تو اس وقت وہ ابدال میں اسی مقام پر حسب معمول موجود تھے، ان کو یہیں مسجد نظام الدین سے متصل دفنا دیا گیا۔ للیانی میں چونکہ اس بزرگ کی ملکیتی زمین واقع تھی لہٰذا وہاں سے ان کے پسماندگان آئے اور قبر کشائی کر کے ان کا جسدِ خاکی للیانی میں لے جا کر دفنا دیا۔

اسی رات وہ بزرگ میاں عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ میرا فیض للیانی میں کم اور ابدال میں زیادہ ہوگا، وہ میرا جسم تو للیانی میں لے گئے ہیں مگر میری ایک چیچی (ہاتھ کی انگشتِ صغیر) ابدال میں مسجد نظام الدین میں ہی رہ گئی ہے، عوام جانتے ہیں کہ اس بزرگ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا فیض اب بھی اس طرح جاری ہے کہ یہاں آنے والا کالی کھانسی کا ہر مریض شفائے عاجلہ حاصل کر کے جاتا ہے۔

والدین کریمین:

قطب عالم حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت میاں حافظ محمد سراج الدین ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو غازئ اسلام قدوۃ السالکین حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ اپنی شرافت و دیانت اور زہد و ریاضت کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور تھے، آپ نے ساری زندگی ابدال ہی میں دینی خدمات سرانجام دیں اور جامع مسجد ابدال میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

حافظ محمد سراج الدین ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ کو ہوا۔ آپ کا مدفن ابدال ہی ہے۔ جہاں ہر سال عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔

حضور ابوالفیض قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ طاہرہ نہایت صالحہ، عابدہ، زاہدہ اور درویش خاتون تھیں۔ آپ نے ابدال کی چار پشتوں کی خواتین کو تعلیم قرآن سے آراستہ کیا۔ اگر ایک عورت کو تعلیم قرآن سے آراستہ کر دیا جائے تو یہ حقیقت ہے کہ ایک پورا کنبہ قرآن پڑھ جاتا ہے۔ اس حساب سے آپ نے سینکڑوں گھرانوں کو قارئ قرآن بنایا، آپ بڑی عظیم خاتون تھیں، آپ کا وصال ۲۱ رمضان ۱۹۹۷ء کو ابدال میں ہوا، آپ وہیں آرام فرما ہیں۔

برادران وہمشیرگانِ:

آپ کے برادرِاکبر حافظ میاں محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام تر حیات گاؤں ابدال کی جامع مسجد میں امامت وخطابت اور تعلیم قرآن دیتے ہوئے بسر کی۔ حافظ میاں محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۶ ستمبر ۲۰۰۳ء کو ہوا۔ آپ اپنے والد محترم کے پہلو میں مدفون ہیں، آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ کے دوسرے بھائی میاں محمد عظیم بقید حیات ہیں اور اپنی زمینوں میں کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

قبلہ محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دو ہمشیرگان ہیں، ایک محترمہ ومعظّمہ بہن موضع سالم میں حاجی حافظ محمد صدیق کی منکوحہ ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے حاجی غلام رسول حافظ قرآن مجید ہیں۔

اور دوسری ہمشیرہ محترمہ ماموں زاد میاں محمد گلزار صاحب (نبہ) کے عقد میں ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے حافظ محمود الحسن قرآن مجید کے حافظ اور دوسرے مولانا محمد نور الحسن چشتی مستند عالم دین ہیں اور اپنے آباء کے منصب کے پیروکار ہیں۔

شجرہ خاندانِ حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ

میاں عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

- قبلہ حافظ میاں محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ
  - استاذ الحفاظ قبلہ حافظ محمد امین
  - میاں محمد عظیم
    - میاں محمد حسین
    - میاں عبدالرحمٰن
  - ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ
    - محمد نور المصطفیٰ
      - محمد تحسین مصطفیٰ
      - محمد توصیف مصطفیٰ
      - ایک بیٹی
    - محمد نور المجتبیٰ
      - محمد ریحان
      - محمد سبحان
      - محمد عرفان
      - دو بیٹیاں حافظات
    - محمد غلام مرتضیٰ
      - محمد نعیم الحسنات (مرحوم)
      - چار بیٹیاں حافظات
    - محمد فیض اللہ
      - احمد رضا
      - علی حسن
      - دو بیٹیاں حافظات
    - محمد عطاء المصطفیٰ
      - محمد زبیر
      - ایک بیٹی
    - محمد ضیاء المصطفیٰ
  - محترمہ حاجن عائشہ بی بی منکوحہ محمد صدیق ساکن سالم تحصیل بھلوال
  - محترمہ صغریٰ بی بی منکوحہ میاں محمد گلزار (ساکن نبہ تحصیل بھلوال)
- میاں یٰسین

اللہ جسے چاہے ہدایت دے:

حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب شروع شروع میں ابدال میں تبلیغ دین شروع کی تو آپ لوگوں کو علاقوں میں درس بنانے، مسجدیں بنانے اور دینی تعلیم کے ادارے قائم کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر علاقہ کے ایک مراد گوندل زمیندار نے آپ کو تبلیغ دین سے ہٹانے کے لئے کہہ دیا کہ ''مولوی صاحب! جس طرح کے ہم جاہل لوگ ہیں، ہمارے خطیب کو بھی جاہل ہونا چاہیے''

آپ کے برادرِ اکبر حافظ میاں محمد امین کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ سے کہا کہ ''عبدالکریم! تم کیوں پریشان ہوتے ہو، ان لوگوں کی باتوں کو محسوس نہ کیا کرو اپنی تبلیغ جاری رکھو، اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہی ہدایت دیتا ہے۔''

خانقاہ ڈوگراں سے قبل للیانی میں:

حضور قبلہ ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ ڈوگراں سے قبل کچھ عرصہ تک للیانی میں بھی فرائض امامت و خطابت بحکم محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ادا کرتے رہے۔

اس حوالہ سے للیانی کے پروفیسر حافظ احمد بخش کہتے ہیں کہ ''میں اس وقت بالکل اوائل عمری میں تھا جب میرے والد محترم الحاج حافظ غلام رسول صاحب محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فیصل آباد حاضر ہوئے اور قصبہ للیانی کے لئے ایک بااعتماد عالم دین کا تقاضا کیا۔ حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے جس قابل قدر شخصیت کو جمعہ پڑھانے کے لئے للیانی بھیجا وہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے، وہاں آپ نے قریباً تین جمعات

پڑھائے کہ وہاں مولانا محمد شریف صاحب مدظلہ العالی کا تقرر ہو گیا اور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ ڈوگراں کے تبلیغی و مسلکی حوالے سے اہم ترین محاذ پر بھیج دیا گیا''۔

للیانی کے ایک چوپال میں قبلہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مقامی جاٹوں کے تبصرہ سے نقاب کشائی کرتے ہوئے پروفیسر حافظ احمد بخش نے کہا کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ جاٹ کچھ یوں کہہ رہے تھے:

''اگر چہ موضع ابدال علمی لحاظ سے اتنا ترقی یافتہ نہیں لیکن اللہ کی قدرت دیکھئے کہ اس سرزمین سے کتنا خوبرو نوجوان عالم دین پیدا ہو گیا، اونچی بینی، کشادہ چہرہ، موٹی موٹی چمکدار آنکھیں، لمبا قد اور اس پر مستزاد علوم دینیہ کے جلوے، ایک سراپا میں قدرت کے ہزار جلوے کارفرما ہیں۔۔۔ اللہ اللہ

خانقاہ ڈوگراں کا تاریخی پسِ منظر:

خانقاہ ڈوگراں تقریباً ایک لاکھ نفوس پر مشتمل قصبہ ہے، خانقاہ ڈوگراں اپنے نام سے ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں ڈوگر برادری کا گورستان ہوگا اور یہ حقیقت ہے کہ اب بھی اس قصبہ کی آبادی کا ایک نمایاں حصہ حاجی دیوان نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد پر مشتمل ہے۔

آج سے 400 سال قبل جب حضرت حاجی دیوان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت مخدوم نوح سندھی ہالائی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ڈیوٹی پنجاب کے اس علاقہ میں لگائی تو یہاں آپ کی آمد سے قبل ایک مجذوب کو دیکھا گیا جو ایک وَن کے درخت کے نیچے جھاڑو دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہاں سے مجھے ایک ولی اللہ کی خوشبو آ رہی ہے۔ چند دن بعد حضرت حاجی دیوان نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسی جگہ ورود ہوا، آپ نے دین کی تبلیغ اور روحانی فیض سے علاقہ بھر کے لوگوں کو مشرف فرمایا۔

1922ء میں جب شیخوپورہ ضلع بنا تو اس قصبہ کو ضلع گوجرانوالہ سے علیحدہ کر کے ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں شامل کر لیا گیا۔ اس سے قبل بھی یہ قصبہ اپنی قدیم تاریخ کی وجہ سے مشہور و معروف تھا اور اب جبکہ یہ قصبہ ایک نوزائیدہ ضلع ننکانہ صاحب میں شامل ہو گیا ہے۔ اب بھی یہ اپنی قدیم تاریخی حیثیت سے آباد ہے۔ اس قصبہ کے مضافات میں شامل میاں علی ڈوگراں ایک ایسا علاقہ ہے جہاں صدیوں پہلے آفات ارضی و سماوی سے تباہ و برباد ہونے والی آبادیوں کے کھنڈرات اب بھی موجود ہیں۔ بہر حال یہ بات بڑے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ خانقاہ ڈوگراں کے لوگ اب قدیم تاریخی ورثے کے پاسبان اور پنجاب کی روایتی جی داری اور خلوص و ہمدردی کے پیکر ہیں۔

خانقاہ ڈوگراں کی ایک بہت نادر و نایاب وجہ تسمیہ اس میں حضرت حاجی دیوان

نعمت اللہ علیہ الرحمۃ کا مزارِ اقدس ہے جو منبع فیوض و برکات ہے اور اسی نسبت سے یہ شہر مشہور ہے۔ حضرت حاجی دیوان رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے۔ حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت پیر ابوالفیض دامت برکاتہم العالیہ کی خانقاہ ڈوگراں تقرری فرمائی تو خاص طور پر فرمایا کہ وہاں پیر دیوان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ ان کے سائے میں کام کریں گے تو ان شاء اللہ کام بن جائے گا۔ اس مردِ درویش کا یہ فرمانا تھا اور پیر ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کا اس پر عمل کرنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں چاہے وہ علمی ہو یا عملی، تعلیمی ہو یا روحانی، سماجی ہو یا سیاسی، کامیابیوں اور کامرانیوں سے آپ کو سرفراز فرمایا ہے اور حضرت پیر ابوالفیض دامت برکاتہم العالیہ کی خدمات اس قصبہ کی پہچان بن گئیں ہیں۔

خانقاہ ڈوگراں آمد:

خانقاہ ڈوگراں کو ''چاہ منصور'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ ماضی بعید میں یہاں کفر والحاد کا غلبہ ہوا تو اللہ ربّ العزت نے یہاں حاجی دیوان نعمت اللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مرد کامل کو بھیجا جنہوں نے یہاں اسلام کی بنیادیں مضبوطی سے استوار کیں اور لوگوں کو مذہب حقہ پر کاربند کیا۔

پھر جب ۱۹۵۰ء کی دہائی میں خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں کسی مرد کامل کی قیادت و تربیت کی ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ نے ابدال میں پیدا ہونے والے ولی ابن ولی اور مادرزاد ولی قطب عالم شیخ الحدیث علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ ڈوگراں لانے کے اسباب پیدا کیے۔

''یہ پھول تاقیامت معطر رہے گا'':

یہ 1954ء کی بات ہے جب خانقاہ ڈوگراں سے میاں نوکر حسین نامی ایک شخص

اپنے رفقاء سمیت حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے علاقہ کی صورتحال بیان کرتے ہوئے کہا "حضور! ہمارے علاقہ میں بدعقیدگی کی وباء عروج پر ہے۔ کوئی ایسا عالم دین ہمیں مرحمت فرمائیں جو بدعقیدگی کے اس سیلِ رواں کے آگے احیائے سنّت نبوی ﷺ کا بند باندھے اور ہمیں حبِ الٰہی اور اطاعت مصطفوی ﷺ کا درس دے۔"

جب محدثِ اعظم پاکستان نے یہ صورتحال ملاحظہ کی تو فوراً نگاہِ انتخاب آپ (ابو الفیض رحمۃ اللہ علیہ) پر پڑی، حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بلایا اور خانقاہ ڈوگراں میں خطبہ جمعہ کے لئے حکم دیا اور ساتھ ہی یہ تلقین بھی کی "مولانا! اس سے قبل جتنے بھی علماء خانقاہ ڈوگراں گئے ہیں، ایک ماہ سے زیادہ بھی نہیں ٹھہرے، لیکن تم نے اس استقامت سے کام کرنا ہے کہ تمہارا مزار بھی وہیں بنے۔

پھر آپ میاں نوکر حسین موصوف کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "تمہیں ایک ایسا پھول دے رہا ہوں جو قیامت تک وہاں مہکتا رہے گا"۔ (حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زبان حق ترجمان سے نکلے ہوئے یہ کلمات سینۂ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ میں ترازو ہو گئے۔ آپ نے اپنے عظیم استاد کا فرمان حرف بہ حرف پورا کر دیا اور جہاں بیٹھ کر آپ پچاس سال تک علومِ اسلامیہ کی تدریس کرتے رہے وہیں آپ سپردِ خاک ہوئے۔)

جب آئندہ جمعہ کا روز آیا تو خانقاہ ڈوگراں کے لوگ بس سٹاپ پر آپ کا انتظار کرنے لگے، آخر کار سرگودھا سے ایک بس آئی جس سے آپ اترے۔ لوگوں نے دیکھا کہ اپنے علاقہ کے روایتی لباس قمیض تہبند اور سفید عمامے والے نوجوان محمد عبدالکریم کے چہرے پر شرافت اور سنجیدگی کے آثار نمایاں ہیں اور نگاہیں حیا سے جھکی ہوئی ہیں۔ تشریف لائے اور خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا، نہایت سادہ الفاظ میں تحقیقی مسائل آسان کر کے بیان فرمائے تو سامعین اہلسنت آپ کے اندازِ تبلیغ سے متاثر ہوئے۔

خانقاہ ڈوگراں کی اڈے والی مسجد جس میں آپ سے قبل کئی عالم دین آئے مگر

مستقل تبلیغ دین کا فریضہ انجام نہ دے سکے۔

آپ نے وہاں اپنے استاذ کامل حضرت محدثِ اعظم پاکستان کے حکم اور نصیحت پر اس طرح عمل کر کے دکھایا کہ آج بھی پورے علاقے کی فضائیں اور ہوائیں اس امر کی گواہ ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے لوث اور بغیر کسی طمع کے یہاں کے پسماندہ اور دور افتادہ علاقوں میں جا کر اطاعتِ الٰہی اور عشق رسول ﷺ کی شمعیں روشن کیں۔ بلاشبہ خانقاہ ڈوگراں کو ایسے ہی مرد کامل اور عالم ربّانی کی ضرورت تھی جو محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اور غازیٔ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی دور بین نگاہوں نے محسوس کر کے حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ جیسے گوہر نایاب کو فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا حکم دے کر پوری کی۔

دارالعلوم کا قیام:

علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کامل قدوۃ السالکین غازئ اسلام حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف بھیرہ شریف اور استاذِ کامل سند المحد ثین شیخ الحدیث ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز پر ۱۹۵۸ء میں تبلیغ دین، احیائے سنت اور تشنگانِ علومِ اسلامیہ کی سیرابی کے لئے دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کی بنیاد رکھی جس کا نام آپ کی دونوں نسبتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

اس دارالعلوم کا افتتاح محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے فرمایا، اس وقت نہایت بے سرو سامانی کے عالم میں توکل الی اللہ آپ نے دارالعلوم ھٰذا میں تدریس و تبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا، ساتھ ساتھ طلباء کی رہائش و طعام کا انتظام بھی خود کیا، کھیتی باڑی سے جو اناج آپ کے حصہ میں آتا وہ بھی آپ طلباء کے لنگر کے لئے استعمال فرماتے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فضل و کرم سے یہ دارالعلوم ترقی کی منازل طے کرنے لگا اور طلباء دور دراز سے آ کر یہاں علومِ اسلام حاصل کرنے لگے۔ آپ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود آنے والے تمام طلباء کو بڑی محبت اور انہماک سے اسباق پڑھاتے اور کسی بھی مصروفیت کو اسباق پر ترجیح نہ دیتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی اس دارالعلوم کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ دن رات کی اس ان تھک محنت کا ثمر ہے کہ آج ملک کے معروف دینی مدارس میں اس دارالعلوم کا شمار ہوتا ہے۔

محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بے مثل محدث، عظیم فقیہ، کہنہ مشق مدرس، کامیاب مناظر، بالغ نظر مفتی، بہترین مصنف، بافیض شیخ طریقت اور اعلیٰ پایہ کے خطیب تھے۔ آپ نے اپنے استاذِ محترم حضرت صدر الشریعہ کی اتباع میں دینی تعلیم و تدریس کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا، آپ نے 1933ء/ 1356ھ میں اپنے مادرِ علمی (جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف) سے ہی تدریس کا آغاز شاندار طریقے سے کر دیا تھا، آپ نے حضرت شیخ الحدیث مرکز آرزوئے عشاق، مرجع خواص و عوام حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے علمی و روحانی دونوں لطیف ترین شعبوں میں بکثرت اکتساب کیا اور دس برس تک دارالعلوم مظہر اسلام بریلی میں فریضۂ تدریس ادا کیا، پھر آپ اپنے مرشد معظم کی اجازت سے فیصل آباد آ گئے اور انہی کے حکم پر 1950ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں قائم کر کے درسِ حدیث دینا شروع کر دیا۔

شاہی مسجد کی وجہ تسمیہ:

فیصل آباد آنے سے قبل محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے حضور مفتی اعظم ہند شاہ مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ آپ کون سی جگہ کو مرکز تبلیغ بنانا چاہتے ہیں تو آپ نے خط میں تینوں نام لکھ کر بھیج دیئے، وہ اس طرح لکھے تھے:

سارو کی

گجرات (بھیکی)

فیصل آباد (لائل پور)

جواباً حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے ان تینوں ناموں کو اس طرح نشان زدہ کیا کہ فیصل آباد (لائل پور) کو مرکز تبلیغ بنانے کا واضح حکم فرما دیا:

سارو کی

گجرات (بھیکی)

فیصل آباد (لائل پور)

حضرت محدثِ اعظم پاکستان کے چند خلفاء اور تلامذہ

☆ شیخ الحدیث شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی آف فیصل آباد

☆ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عبدالرشید رضوی، جھنگ

☆ حافظ الحدیث مولانا سید محمد جلال الدین شاہ، بھکھی شریف

☆ مولانا صاحبزادہ قاضی محمد فضل الرسول حیدر رضوی

خلف اکبر و سجادہ نشین دربار محدثِ اعظم پاکستان

☆ مجاہد ملت مولانا علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی، گوجرانوالہ

☆ مولانا علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی، خانقاہ ڈوگراں

☆ مولانا مفتی محمد نواب الدین، فیصل آباد

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد نواز نقشبندی، گوجرانوالہ

☆ مناظرِ اسلام مولانا علامہ عنایت اللہ قادری رضوی، سانگلہ ہل

☆ پیر طریقت مولانا حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی، ماریشس

☆ مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی، فیصل آباد

☆ مولانا علامہ ابوالشاہ عبدالقادر احمد آبادی، فیصل آباد

☆ مولانا مفتی ابوسعید محمد امین رضوی، فیصل آباد

☆ مفتی اعظم پاکستان علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی

بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ

☆ پیر طریقت مولانا نور خان چشتی (سرگودھا)

☆ مولانا علامہ سید محمد زبیر حسین شاہ، چکوال اور

☆ مولانا مفتی محمد حسین قادری رضوی، سکھر

جیسی گراں قدر ہستیاں نمایاں اور مستند ہیں۔

فیضانِ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ :

حضرت محدثِ اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان نظر تھا کہ آپ کے تلامذہ میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے مقدس جذبات بیدار ہو گئے، ان کی فکری و اعتقادی زندگی میں تنوع، یکسانیت، اجتماعیت، روحانیت، عزم و استقلال، ایمان و ایقان، سعی مسلسل اور راسخ الاعمال ہونے جیسی لازوال و باکمال صفات پیدا ہو گئیں۔

آپ کے فیض یافتہ علماء و مشائخ اپنے اندر ایک جہان آباد کر لینے کی قوت و استطاعت پا لیتے ہیں، آپ کے تلامذہ میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ اپنے مسلک پر قائم و کاربند رہتے ہیں۔ کوئی بھی آپ کے عقیدہ و موقف سے پس و پیش نہیں ہوا ورنہ اکثر اساتذہ کے شاگرد مختلف الاذہان اور مختلف العقیدہ ہوتے ہیں اور بعض عقائد میں تو زمین و آسمان کا امتیاز نظر آتا ہے۔

حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی یہ خصوصیت بھی لائق ذکر اور قابل غور ہے کہ آپ کے تلامذہ ملت کے درد سے مالا مال اور مسلک اہلسنّت کی ترویج و ترقی کے لئے مستعد و تیار رہتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ کی اکثریت واعظ یا مقرر بننے کی بجائے مدرّس و مصنّف بننے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں واقع اکثر مدارس کے بانی اور شیوخ الحدیث آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ ہیں۔ اور اہلسنّت کا واضح ذخیرۂ کتب آپ کے تلامذہ کی ہی محنت خامہ کا نتیجہ ہے۔

اپنے دورِ طالب علمی میں ہی علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر اپنے ہم عصروں میں اس حوالہ سے بڑے محترم اور آئیڈیل تھے کہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ محدثِ اعظم پاکستان سے متاثر نظر آتے تھے، آپ حد درجہ حیرانگی تک مولانا محمد

سردار احمد محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے تھے، آپ اخلاق و کردار اور علم وتقویٰ میں مظہر محدثِ اعظم تھے۔

دورِ طالب علمی میں طہارت وتقویٰ:

اپنے تمام تر دورِ طالب علمی حتیٰ کہ بچپن میں بھی حضرت علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی، پرہیزگار اور باکردار طالبعلم تھے۔

دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں خوف خدا، زہد وتقویٰ، اتباع سنّت رسول اور احکامِ شرعیہ کی پابندی آپ کا شعار رہا۔ آپ اپنے ہر قول وفعل، حرکات وسکنات، نشست وبرخاست اور گفت وشنید میں اتباع سنّت کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھتے۔ زمانۂ طالبعلمی میں آپ اس قدر پابند سنّت اور متبع شریعت تھے کہ آپ کے لیل ونہار، خلوت وجلوت، خوشی وغم کے تمام لمحات سنّت کریمہ کے مطابق ہوتے، دورِ جوانی میں جو بھی آپ کی وجیہ شخصیت کو دیکھتا دنگ رہ جاتا، لبوں پر مہر سکوت اور جسم کے انگ انگ سے ادب وسنّت کی ادائیں ہویدا نظر آتیں، قریب آنے کا مشتاق رعبِ حسن کی تاب نہ لا کر دور ہی سے عاجزانہ سلام کر لیتا تھا۔

حضرت ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دورِ طالبعلمی سے پردہ کشائی فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ایک مرتبہ جب میں تحصیل علم کے آخری مراحل میں تھا، میرے مرشد حضرت غازیٔ اسلام پیر محمد شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ "محمد عبدالکریم تم لوگ زمیندار ہو اور علم کے حصول کے بعد بھی مویشیوں کو چارہ ڈالنے اور ہل پھل میں مصروفیت کو ترجیح دیتے ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین کی دولت عطا فرمائی ہے تو اسے خلقِ خدا کی اصلاح کے لئے استعمال کرنا، بے کار وقت ضائع کر کے اس نعمت کی ناقدری نہ کرنا۔" ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے اس دن سے تہیہ کر لیا کہ ان شاء اللہ پوری زندگی تبلیغ دین میں ہی صرف کروں گا۔"

سلاسلِ اربعہ میں خلافت:

حضور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے قطب عالم، محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ/ بہ کوفقر ودرویشی کے چاروں سلاسل میں خرقۂ خلافت عطا کر رکھا تھا۔ میاں محمد بشیر احمد قادری (آف ڈونگھے) خانقاہ ڈوگراں بیان کرتے ہیں کہ ''میرے والد صاحب نے غلطی سے مجھے ایک جاہل اور بےعمل ملنگ کے ہاں مرید کروادیا، جس نے ہمارے گاؤں میں رمضان المبارک میں احکامِ شریعت کی خلاف ورزی کی تو میں حضرت علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ملنگ مذکور کی غیر شرعی حرکات سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے معاملہ (مسئلہ) کے حل کی درخواست پیش کی۔ جواب میں قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''شریعت کی حدود کو توڑنے والے بےعمل جاہل پیر کی بیعت ہی نہیں۔'' میں نے عرض کیا حضور مجھے کسی کامل مرشد کے بیعت کروادیں۔ میں مسلسل تین جمعات مبارکہ میں بیعت کا تقاضہ کرتا رہا، تیسرے جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''آؤ میاں صاحب آپ کو مرشد کامل کی بارگاہ میں لے چلیں۔'' چنانچہ ہم بوقت نماز مغرب فیصل آباد پہنچ گئے، جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں اس وقت جماعت مغرب ہو چکی تھی، ادائیگی نماز کے بعد حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، دست بوسی کا شرف حاصل کیا، آپ اس وقت جامعہ رضویہ سے متصل شاہی مسجد میں تشریف فرما تھے، قبلہ قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! میاں محمد بشیر کو بیعت فرمالیں

چنانچہ آپ نے مجھے شرف بیعت سے نوازا، اس موقع پر محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ''مولانا! اب لوگوں کو یہاں میرے پاس لانے کی ضرورت نہیں، وہاں پر ہی ان کو حضور

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کروا دیا کریں، میں آپ کو چاروں سلاسل طریقت میں اجازت بیعت دیتا ہوں۔''

میاں محمد بشیر کہتے ہیں کہ''جب میں خانقاہ ڈوگراں سے روانہ ہوا تھا میرے پاس کوئی رقم نہ تھی، چنانچہ سارا کرایہ بھی محدث ابدالوی ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی برداشت کیا اور میرے بیعت کئے جانے کے موقع پر وہاں خود ہی لڈو خرید کر لائے اور حاضرین محفل میں تقسیم کئے۔

شرفِ تلمذ:

محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول تھے، آپ اکثر حضوری کی کیفیت سے سرشار ہوتے، قبلہ قطبِ عالم خود فرماتے ہیں کہ: ''مجھے فخر ہے کہ میں نے حدیث شریف کا علم فنا فی الرسول مرشد سے حاصل کیا یہ دراصل میرے مرشد کریم غازیٔ اسلام کی عطا ہے کہ انہوں نے حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دربار تک میری سرپرستی فرمائی۔''

اسی طرح حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ''کل قیامت کو میرے ہاتھ سرخرو ہوں گے اور دربارِ پیغمبر آخرالزمان ﷺ میں ناز سے یہ کہہ سکیں گے کہ نہ کبھی گستاخِ صحابہ سے ملے ہیں اور نہ گستاخِ رسول ﷺ سے۔''

اپنے استاذِ مکرم سے یہ نگاہِ بصیرت قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حاصل کر رکھی تھی، گستاخِ رسول کو دور ہی سے پہچان لیتے اور وہ آپ کے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے دم دبا کر بھاگ جاتا۔

ہر حوالہ سے محترم:

حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر حیات

عشق مصطفےٰ ﷺ میں بسر ہوئی، وہ جس حیثیت، مرتبے اور رشتے میں نظر آئے قابل فخر اور باعثِ احترام نظر آئے۔ باپ ہیں تو اولاد کے لئے فخر، بیٹے کی حیثیت سے دیکھیں تو والدین کا سر فخر سے بلند ہو جائے گا، بھائیوں اور بہنوں کے لئے محبت و شفقت کا حسین امتزاج تھے، شاگرد و مرید کی حیثیت سے جائزہ لیں تو مرشد و استاذ کے لئے وفا شعار اور جب استاذ بنے تو استاذ الاساتذہ ٹھہرے۔ ایک شریف شہری اور عالم باعمل ہونے کے ناطے بھی آپ متوسلین و معتقدین کے لئے لائقِ تقلید نمونہ تھے۔

دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں

قطب عالم حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کی بنیاد رکھی تو ملک عزیز میں ہر طرف مادہ پرستی اور بدعقیدگی کے سیاہ بادل منڈلا رہے تھے۔ نوجوان نسل اور سادہ لوح مسلمانوں کو بڑی گھناؤنی سازش کے تحت گمراہی کی طرف لے جانے کی سازشیں کی جارہی تھیں۔ عالمِ اسلام گوناگوں مسائل سے دوچار ہو گیا تھا۔ حالات کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے آپ کے استاذِ مکرم محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب چشتی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں ملک بھر میں اپنے کئی اہل بصیرت، مسلک رضا کے مبلغ اور بدعقیدگی کی جڑوں کو نیست و نابود کرنے والے شاگردانِ رشید کو مامورِ تبلیغ کیا وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خانقاہ ڈوگراں کو اپنا تبلیغی مرکز بنانے کا حکم دے دیا۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد خانقاہ ڈوگراں میں آ کر دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا تاکہ ملتِ اسلامیہ کو منظم کر کے اسلام کی عالمگیر روحانی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے اور نوجوان نسل کی ذہنی و فکری تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ تمام طاغوتی اور فسطائی طاقتوں کا مقابلہ کر کے اسلامی اقدار کا تحفظ کر سکیں۔ اور دورِ حاضر کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو وقف کر سکیں۔ انہی عظیم مقاصد کے پیش نظر علومِ اسلامیہ کی عظیم اور معیاری درس گاہ دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ۱۹۵۸ء میں قائم کی۔

دارالعلوم کے اغراض ومقاصد:

- سلف صالحین اور علمائے حق کی توضیحات کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کی ترویج اور اشاعت کی جائے۔
- تعلیم وتفہیم قرآن وحدیث کے معروف اور معقول انتظامات کیے جائیں۔
- قدیم وجدید علوم کی تعلیم کا اہتمام، تاکہ ایسے عالم باعمل اور راسخ العقیدہ علماء تیار ہوں جو تبلیغ، تدریس اور تصنیف وتالیف کی ذمہ داریوں سے بحسن وخوبی عہدہ برا ہوسکیں۔
- نوجوانوں میں اسلامی اقدار کے تحفظ اور ملک وملت کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا جس سے وہ ذمہ دار اور محبِّ وطن مسلمان شہری بن سکیں۔
- ایک ایسے تحقیقی اور اشاعتی ادارہ کا قیام جو قوم کی دینی، فکری اور علمی رہنمائی کا فریضہ انجام دے۔

شعبہ حفظ القرآن:

اس شعبہ میں قرآن پاک حفظ کرنے کا معقول انتظام ہے۔ مستند قراء اساتذہ کی زیرِ نگرانی طلباء کثیر تعداد میں حفظ قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

شعبہ درسِ نظامی:

اس شعبہ میں عربی، صرف، نحو، فارسی، فقہ، اصولِ فقہ، منطق، تفسیر، اصولِ تفسیر، علمِ معانی، حدیث، اصول حدیث وغیرہ نہایت محنت اور تحقیق سے پڑھائے جاتے ہیں۔ اس شعبہ سے فارغ التحصیل طلبہ اور علماء ملک وبیرون ملک اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے مختلف شعبوں میں سرگرمِ عمل ہیں۔ مساجد، مدارس میں خطیب ومدرس، سکولوں میں عربی ٹیچر اور فوج میں معلم وخطیب کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

شعبہ ناظرہ:

اس شعبہ میں مقامی اور بیرونی طلبہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ ابتدائی دینی تعلیم کا بندوبست بھی موجود ہے۔

شعبہ تجوید القرآن:

قرآن مجید کو مخارج اور صفات کے تمام قواعد وضوابط کا لحاظ رکھ کر پڑھنا از حد لازم اور شاملِ آداب فرقانِ حمید ہے۔ دارالعلوم چشتیہ رضویہ نے اس طرف بھی توجہ دے رکھی ہے۔ چنانچہ اساتذہ بڑی خوش اسلوبی سے اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں۔ بعض طلبہ جو درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ وقت بچا کر اس شعبہ سے بھی استفادہ کر رہے ہیں۔

شعبہ جدید علوم:

درسِ نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ میٹرک تک کی تعلیم کے لئے بھی دارالعلوم چشتیہ رضویہ میں علوم جدیدہ کا معقول بندوبست کر رکھا ہے۔ اس غرض سے قائم کئے گئے شعبہ میں ماہر اساتذہ کار تدریس میں مصروف ہیں۔ دارالعلوم کے پروگرام میں گریجوایشن تک تعلیم کا انتظام شامل ہے۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے تحت ادیب، عالم، فاضل کے امتحانات کی تیاری کروائی جاتی ہے تا کہ طلبہ دینی علوم کے ساتھ جدید علوم سے بھی بہرہ ور ہوں۔

شعبہ دورۂ حدیث:

اس شعبہ میں درسِ نظامی کے موقوف علیہ تک نصاب کی تکمیل کے بعد حدیث اور اصولِ حدیث پڑھائے جاتے ہیں۔ تدریس کے فرائض حضرت شیخ الحدیث علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی قدس سرہٗ کے فرزند شیخ الحدیث مولانا محمد نور المجتبیٰ چشتی

سرانجام دیتے ہیں۔ اس شعبہ سے فارغ التحصیل علماء ملک و بیرونی ممالک میں اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے مدارس، مساجد، سکولوں، کالجوں، فوج اور گورنمنٹ کے دیگر اداروں میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

دارالافتاء:

ملک و بیرون ملک سے دریافت کئے جانے والے دینی ومسلکی سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں دینے کے لئے دارالعلوم میں شعبہ دارالافتاء قائم کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث اور سنّت رسول کے مطابق مختلف مسائل کا حل تجویز کرنے میں یہ شعبہ مسلمانوں کی دینی، معاشرتی اور قانونی ہر حوالہ سے رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

تصنیف وتالیف:

اس شعبہ کے تحت اب تک 30 سے زائد علمی و دینی کتب اور کثیر تعداد میں تبلیغی اشتہارات شائع کئے جاچکے ہیں اور کئی اہم موضوعات پر کام ہو رہا ہے۔

لائبریری:

طالب علموں کی رہنمائی اور ان کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لئے لائبریری موجود ہے۔ جس میں علمی، دینی اور ادبی موضوعات پر عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں ہزاروں کتابیں موجود ہیں۔

دارالاقامہ:

علم تربیت کے بغیر مفید برگ و بار نہیں لاتا، طالب علموں کی خالص دینی ماحول میں تربیت کے لئے دارالاقامہ موجود ہے۔ جہاں رہائش پذیر طلباء کے اقوال وافعال کی قابل ترین اساتذہ کرام نگرانی کرتے ہیں۔ دارالاقامہ میں رہنے والے 500 سے زائد طلبہ کے اخراجات رہائش، طعام اور طبی امداد وغیرہ کا دارالعلوم ہی کفیل ہے۔

بزم چشتیہ رضویہ:

طلباء کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تنظیمی تربیت بھی ضروری ہے جس سے دینی وسماجی خدمات سرانجام دینے کا تجربہ وجذبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے رفاعی کاموں کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی وعملی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اساتذہ اور دارالعلوم کی انتظامیہ کی سرپرستی میں قائم کمیٹی عملی اقدامات کرتی ہے۔ طلبہ کی تقریری وتحریری صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لئے تقریری اور تحریری مقابلوں کا اہتمام بھی بزم کی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہے۔ دارالعلوم کے اندرونی انتظامات میں مدرسہ کی نظامت میں بھی تعاون اس کا نصب العین ہے۔ بزم کے عہدیداران اپنے مشفق اور مہربان اساتذہ کی نگرانی میں احسن طریقے سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہیں۔

الغرض! دینی وجدید عصری علوم کا حسین امتزاج یہ ادارہ پنجاب میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس وقت تمام طلبہ جو دور دراز علاقوں سے آ کر زیر تعلیم ہیں ان کی تعداد 685 کے قریب ہے۔ قیام وطعام اور علاج معالجہ کی سہولیات تمام طلباء کو مفت حاصل ہیں۔ 26 کمروں پر مشتمل خوبصورت دو منزلہ عمارت میں دارالعلوم چشتیہ تشنگانِ علوم دین کو سیراب کر رہا ہے۔ اس دارالعلوم کی ملک اور بیرون ملک میں 30 سے زائد شاخیں بھی موجود ہیں جو قطب عالم علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی گیرائی کا بیّن ثبوت ہیں۔

ان تمام مدارس سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء علمی طور پر بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مدارس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سکول وکالج کی تعلیم کا بھی معقول بندوبست ہے، ہر سال لاہور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے تحت میٹرک، ایف اے اور فاضل عربی کا امتحان دلوایا جاتا ہے۔

دارالعلوم چشتیہ رضویہ کی شاخیں

- ☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، پرانا لاری اڈہ شیخوپورہ
- ☆ مدرسہ کنزالایمان، کوٹ سوہندا
- ☆ مدرسہ چشتیہ رضویہ، مالو پیتال پسرور
- ☆ مدرسہ اسلامیہ رضویہ، ٹھری روڈ محراب پور سندھ
- ☆ مدرسہ رضویہ چشتیہ انوار مدینہ، ریلوے سٹیشن مڑھ بلوچاں
- ☆ مدرسہ جامع مسجد بلال، فروٹ منڈی لاہور
- ☆ مدرسہ چشتیہ قادریہ صابریہ، کسو کے روڈ حافظ آباد
- ☆ جامعہ رضویہ عظمت الاسلام، لوراں گجرات
- ☆ مدرسہ قمرالاسلام، کالیکی گاؤں
- ☆ مدرسہ گیلانیہ رضویہ، لاہور کینٹ
- ☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، اجنیانوالہ
- ☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، غوطہ فتح گڑھ
- ☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، بوڑے والا فیصل آباد
- ☆ جامعہ ابوحنیفہ، بھپال لاہور کینٹ
- ☆ مدرسہ کریمیہ رضویہ، کوٹ نکہ
- ☆ مدرسہ صابریہ نقشبندیہ قادریہ، کلسیاں
- ☆ مدرسہ لاثانیہ، تسکر گڑھ

☆ مدرسہ انیسیہ قادریہ رضویہ، فاروق آباد
☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، ڈیرہ ملا سنگھ
☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، جھبراں
☆ مدرسہ کریمیہ رضویہ، سوہاوہ جہلم
☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، ساروکی
☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، چک جلول
☆ مدرسہ غوثیہ مہریہ، چک نمبر 72 جنوبی نزد چوک بھاگٹ ضلع سرگودھا
☆ مدرسہ غوثیہ رضویہ، جلال پور ضلع سرگودھا
☆ مدرسہ چشتیہ رضویہ، ریلوے سٹیشن کالیکی منڈی ضلع حافظ آباد
☆ مدرسہ چشتیہ رضویہ، بھٹی چوک ضلع حافظ آباد
☆ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن، جامع مسجد پیر بہار شاہ، شیخوپورہ
☆ مدرسہ چشتیہ رضویہ، چندکلاں ضلع شیخوپورہ
☆ مدرسہ چشتیہ رضویہ، چنبل ضلع شیخوپورہ
☆ مدرسہ رحمانیہ رضویہ، بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ
☆ الزبیر شریعت کالج، بھولے شاہ نزد شرقپور ضلع شیخوپورہ
☆ مدرسہ چشتیہ رضویہ، فیروز وٹواں ضلع شیخوپورہ (زیر تعمیر)

تلامذہ

قطب عالم حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علمی وروحانی ورثہ میں سینکڑوں مدرسین، خطباء، مقررین، آئمہ، حفاظ، قراء اور مصنفین چھوڑے ہیں۔ آپ کے تلامذہ ومریدین کا حلقہ وسیع تر ہے۔ ملک اور بیرون ملک آپ کے ہزاروں علمی وروحانی فرزند دینی تعلیم کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔ آپ کے چند معروف تلامذہ کی فہرست درج ذیل ہے۔

قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے معروف جید تلامذہ:

۱۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد یوسف (انگلینڈ)

۲۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب رضوی (شیخوپورہ)

۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد بشیر احمد (منڈی مڑھ بلوچاں)

۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عالم (لاہور)

۵۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ (مرید۔کے)

۶۔ حضرت مولانا سیّد اکبر علی شاہ (محراب پور سندھ)

۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد اکرم (کالیکی منڈی)

۸۔ مولانا محمد علی (شیخوپورہ)

۹۔ مولانا محمد مختار شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وزیرآباد)

۱۰۔ حضرت علامہ مولانا منصب علی (شرقپور شریف)

۱۱۔ مولانا محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ (حافظ آباد)

۱۲۔ مولانا محمد نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ (منچر چھٹہ)

۱۳۔ مولانا محمد ظفر اقبال (پنڈی باورلے)

۱۴۔ مولانا سرفراز احمد کیلانی (گجرات)

۱۵۔ مولانا محمد خضر حیات (ادوکی)

۱۶۔ مولانا محمد لیاقت علی رحمۃ اللہ علیہ (جہلم)

۱۷۔ مولانا فیض رسول رحمۃ اللہ علیہ (منڈی بہاؤالدین)

۱۸۔ مولانا حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ (فاروق آباد)

۱۹۔ مولانا بشیر احمد (نوتھیں)

۲۰۔ مولانا محمد امین (سندر لاہور)

۲۱۔ مولانا محمد نور المصطفیٰ رضوی (خانقاہ ڈوگراں)

۲۲۔ مولانا غلام عباس (آزاد کشمیر)

۲۳۔ مولانا محمد منشاء الحق (تخت ہزارہ)

۲۴۔ مولانا محمد نور المجتبیٰ چشتی (خانقاہ ڈوگراں)

۲۵۔ مولانا محمد ریاض (نوتھیں)

۲۶۔ مولانا فیض رسول (کالیکی منڈی)

۲۷۔ مولانا محمد اصغر علی (قلعہ میرزمان)

۲۸۔ مولانا محمد نصر اللہ (امرکوٹ)

۲۹۔ مولانا محمد منظور احمد (سیالکوٹ)

۳۰۔ مولانا محمد عابد حسین رضوی (لاہور)

۳۱۔ مولانا محمد ریاض حسین (سرگودھا)

۳۲۔ مولانا عبدالشکور (جھاکے)

۳۳۔ مولانا محمد ضیاء المصطفیٰ (خانقاہ ڈوگراں)

۳۴۔ مولانا محمد شفیق مجددی (کھاریاں)

۳۵۔ مولانا محمد اجمل قادری (خانقاہ ڈوگراں)

۳۶۔ مولانا حافظ گلزار احمد (پنڈی بھٹیاں)

۳۷۔ مولانا حافظ محمد انور (بھٹی چک)

۳۸۔ مولانا حافظ محمد سعید احمد (شکر گڑھ)

۳۹۔ مولانا حافظ محمد طارق (شکر گڑھ)

۴۰۔ مولانا محمد شاہد محمود (پنڈی بھٹیاں)

۴۱۔ مولانا حافظ سید مظہر عباس شاہ (فاروق آباد)

۴۲۔ مولانا فضل کریم (آزاد کشمیر)

۴۳۔ مولانا عاشق حسین (دوہٹہ عظمت)

۴۴۔ مولانا ذکاءاللہ (جنڈوالی)

۴۵۔ مولانا محمد رمضان (جھبراں)

۴۶۔ مولانا عاشق حسین (کسوکے)

۴۷۔ مولانا محمد عابد حسین (شیخوپورہ)

۴۸۔ مولانا محمد اقبال (نوشہرہ ورکاں)

۴۹۔ مولانا منور حسین (سرگودھا)

۵۰۔ مولانا حافظ ممتاز احمد سعیدی (سرگودھا)

۵۱۔ مولانا غلام مرتضیٰ شازی (خانقاہ ڈوگراں)

۵۲۔ مولانا محمد جمیل (شیخوپورہ)

۵۳۔ مولانا محمد انور (بن شریف)

۵۴۔ مولانا صادق حسین (نارووال)

۵۵۔ مولانا عظمت اللہ (بدوملہی)

۵۶۔ مولانا سیف الرحمٰن (فیصل آباد)

۵۷۔ مولانا محمد عارف نوری (شیخوپورہ)

۵۸۔ مولانا شیر محمد (لاہور)

۵۹۔ مولانا سرفراز احمد فاروقی (لاہور)

۶۰۔ مولانا مشتاق احمد (شیخوپورہ)

۶۱۔ مولانا ذوالفقار علی (شیخوپورہ)

۶۲۔ مولانا محمد عاطف حسین (شیخوپورہ)

۶۳۔ مولانا محمد یونس (چھپا پانوالی)

۶۴۔ مولانا محمد فیض اللہ فیضی (خانقاہ ڈوگراں)

۶۵۔ مولانا محمد اللہ دتہ (پنڈی بھٹیاں)

۶۶۔ مولانا محمد شاہد (فاروق آباد)

۶۷۔ مولانا محمد افضل (کوٹلی لوہاراں)

۶۸۔ مولانا محسن محمود (ونو نیانوالی)

۶۹۔ مولانا محمد حسین (پنڈی بھٹیاں)

۷۰۔ مولانا نصیر الدین (خانقاہ ڈوگراں)

۷۱۔ مولانا غلام رسول (خانقاہ ڈوگراں)

۷۲۔ مولانا حافظ مقصود احمد (کوٹ نکہ)

۷۳۔ مولانا محمد مقصود (کوٹ سوہندا)

۷۴۔ مولانا محمد یوسف (چک جلول)

۷۵۔ مولانا حافظ محمد افتخار (سکھیکی منڈی)

۷۶۔ مولانا حافظ محمد حنیف (آزاد کشمیر)

۷۷۔ مولانا محمد بشیر احمد (حافظ آباد)

۷۸۔ مولانا محمد آصف (ساہیوال)

۷۹۔ مولانا محمد نعیم صفدر (سکھیکی منڈی)

۸۰۔ مولانا محمد فیاض (فاروق آباد)

۸۱۔ مولانا محمد ہدایت (بھڑی شاہ رحمان)

۸۲۔ مولانا محمد ایوب صابر (کلسیاں)

۸۳۔ مولانا غلام محمد (بہاولپور)

۸۴۔ حافظ محمد سرفراز (چورہراہ)

۸۵۔ حافظ محمد یوسف (تکھا)

۸۶۔ حافظ غلام رسول (کلسیاں)

۸۷۔ حافظ محمد امین (کشمیر)

۸۸۔ مولانا عمر زمان صدیقی (برنالہ)

۸۹۔ مولانا شاہد زبیر (بھولے شاہ)

۹۰۔ مولانا محمد نور (ماہینوال)

۹۱۔ مولانا محمد آصف ریاض (ادوکی)

۹۲۔ مولانا حافظ فریاد (جھیراں)

۹۳۔ مولانا سید ظفر حسین شاہ (سالار سیداں)

۹۴۔ مولانا محمد غلام مرتضیٰ ابدالوی (چھینہ)

۹۵۔ مولانا محمد نصیر احمد (امرکوٹ)

۹۶۔ مولانا محمد ظہور احمد (آبادی)

۹۷۔ مولانا محمد جاوید اقبال فاروقی (گجیانہ نو)

۹۸۔ مولانا محمد خالد (موآں)

۹۹۔ مولانا محمد فاروق احمد (چکوال)

۱۰۰۔ مولانا محمد مدثر قادری (قلعہ مراد بخش)

۱۰۱۔ مولانا محمد صفدر علی انجم (محمود پور)

۱۰۲۔ مولانا محمد اسلم (مصطفیٰ آباد)

۱۰۳۔ مولانا سید فدا حسین شاہ (حافظ آباد)

محدّث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقۂ بیعت:

قطب عالم حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ارادت کو کلمۂ شہادت پڑھاتے اور سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کرواتے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ پنج گانہ نماز کی پابندی، روزہ رکھنے، صاحب نصاب ہونے کی صورت میں ادائیگی زکوٰۃ اور صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں حج اور روضۂ رسول کی زیارت کرنے کی تلقین و نصیحت فرماتے۔

بد مذہبوں کی صحبت سے منع فرماتے اور مسلک اہلسنت پر قائم و کاربند رہنے کی تاکید فرماتے اور اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت کے لئے اپنے طور پر جو ہو سکے کام کرنے کی تلقین بھی فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہر ارادت مند کو عشق رسول ﷺ کو ذریعۂ نجات تصور کرنے کا حکم دیتے اور چھوٹے سے چھوٹے خلاف شرع کام سے بھی اجتناب کرنے کی نصیحت فرماتے۔

معمولات:

محدث ابدالوی، قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ پنجگانہ نماز خود پڑھاتے، نماز اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوادا فرماتے۔ رمضان شریف میں قرآن شریف کی تلاوت بکثرت کرتے، شب برأت پر حضرت حاجی دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہونے کا التزام تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر نماز پڑھاتے، تصویر سازی سے منع فرماتے، مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے، موسم اور وقت کے مطابق مہمان کی خوب تواضع کرتے، جب کوئی شاگرد یا ارادت مند ملنے آتا تو اس کے علاقے کے دینی حالات و واقعات کے متعلق دریافت فرماتے اور دریافت فرماتے کہ آج کل آپ کیا کر

رہے ہیں؟ اگر کوئی یہ کہتا کہ کہ حضرت! فارغ ہی ہوتے ہیں تو فرماتے فارغ رہنے کا وقت نہیں، بدعقیدہ ہر طرف سے زور لگا رہے ہیں، آپ کو فارغ رہنا کیسے پسند آیا، مدرسہ، لائبریری بنانے یا کوئی اور دینی کام کرنے کی ہدایت فرماتے۔

صبح تا شام، اسباق درسِ نظامی کی تدریس اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھتے، اپنے ذاتی آرام کا قطعاً خیال نہ رکھتے اور ہمہ وقت خلق خدا کی فلاح و اصلاح کے لئے کوشاں رہتے۔ شہر شہر گاؤں گاؤں، گلی گلی، قریہ قریہ، گھر گھر دین کا پیغام پہنچانے کی سعی فرماتے۔ اوراد و وظائف بھی پابندی سے فرماتے، جامعہ کے تمام عملہ کی وقتاً فوقتاً اصلاح فرماتے رہتے۔

دربارِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر:

محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے مرشد و استاذ ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ اقدس پر حاضری دیتے تو ایسے محسوس ہوتا جیسے آپ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کر رہے ہوں، گویا آپ کو محدث اعظم کی حضوری حاصل تھی۔

مزار حضرت حاجی دیوان نعمت اللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دیتے وقت بھی ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کو صاحب دربار رحمۃ اللہ علیہ سے حضوریٔ قلب حاصل ہے۔

داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری کا شرف حاصل کرتے ہوئے بھی اکثر خدام کے مطابق ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی حالتِ جذب دیدنی ہوتی تھی۔

اندازِ تبلیغ وتربیّت:

حضرت قطب عالم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تبلیغ نہایت عام فہم ہوتا تھا۔ اپنے بیان میں عام فہم الفاظ زیر استعمال لاتے، خاص سامعین و حاضرین کی بجائے عام دینی سطح کو مدنظر رکھتے تھے۔ وعظ شیریں زبان میں فرماتے، کلام میں چند الفاظ سرگودھا کی میٹھی زبان میں سے چن لاتے جن سے بیان میں دلکشی پیدا ہو جاتی، آیات کا ترجمہ آسان الفاظ وتراکیب میں کرتے، آیات سے متعلقہ احادیث اکثر موضوع کے عین مطابق اور موزوں ہوتیں۔ لہجہ گرجدار اور ملیح ہوتا تھا۔ آیاتِ قرآنی سے متعلق صدق و معرفت کے لئے منسلکہ اشعار ترنم کے ساتھ ادا کرتے۔ اگر کسی بدعقیدہ نے کوئی خرافات کر کے ماحول کشیدہ کیا ہوتا تو معاملہ مذکورہ کو نہایت شائستگی سے قرآن وحدیث کی روشنی میں احسن طریقے سے حل فرماتے۔

خطبہ جمعۃ المبارک ہو یا دیگر مواعظ ہر ایک میں حسن تدبیر اور فن تقریر سے لبریز وعظ فرماتے۔ نزاکتِ مقام پر گہری نظر رکھتے تھے، کلم الناس علی قدر عقولھم کا خاص خیال فرماتے۔ دورانِ تبلیغ آپ کو آواز سے ضحک کرتے کبھی نہ سنا گیا، اگر کوئی مقرر کچھ الفاظ ناموزوں بولتا تو بطریق احسن اس کی بھی اصلاح فرماتے۔

تصنیفات وتالیفات:

قطب عالم، حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم محدث، ماہر مدرس، مفسر، مفتی، خطیب اور شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ باوقار مصنف بھی تھے۔

مندرجہ ذیل کتب آپ نے علمی یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔ عصمت ابی البشر
۲۔ التوحید
۳۔ دینی تعلیم کیوں ضروری ہے؟
۴۔ تنویر القبور
۵۔ فیض مرشد
۶۔ پیغام رجب
۷۔ احکام قربانی
۸۔ تذکار شہداء
۹۔ پیغام میلاد
۱۰۔ اللہ اور رسول ﷺ کے سنہری اصول
۱۱۔ ضرب مجاہد
۱۲۔ ہم عید میلاد النبی ﷺ کیسے منائیں
۱۳۔ سود
۱۴۔ مسئلہ علم غیب
۱۵۔ فتاویٰ کریمیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ان کتب کی صورت میں جاری وساری ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی زیادہ تر تصانیف کی ترسیل فی سبیل اللہ کیا کرتے تھے۔

تدریسی خدمات:

حضرت ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ درسِ نظامی کے اسباق بڑی محنت وتوجہ سے پڑھاتے تھے۔ طالب علم اگر اغلاط سے پُر عبارت پڑھتا تو وہاں قواعد کا اجراء کرواتے اور سوال فرماتے اس مقام پر یہ اعراب کیوں ہے؟ اگر طالب علم صحیح جواب دیتا تو خوش ہوتے اور اگر جواب غلط ہوتا تو جواب کی تصحیح فرماتے اور فرماتے کہ صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں ذہن نشیں ہوں تو عبارت درست ہوسکتی ہے۔ صرف کے قوانین کو ہمیشہ یاد رکھنے کی تلقین فرماتے۔ بسا اوقات جب طالب علم کی پڑھی ہوئی عبارت میں اغلاط زیادہ ہوتیں تو فرماتے کتب لے جاؤ پہلے مطالعہ کرو، صرف ونحو کے قواعد کا اطباق کرو، پھر سبق لینے آنا۔ دورانِ اسباق آپ کا طلباء پر مکمل کنٹرول ہوتا۔ طلباء کی ہر حرکت پر نظر رکھتے جس طالب علم کے متعلق کسی قسم کی کوئی شکایت یا شرعی کمی وکجی ہوتی دورانِ تدریس اجتماعی اصلاح فرماتے۔ اور جس طالب علم میں کوتاہی ہوتی اس کو خود ہی معلوم ہو جاتا کہ حضرت میری اصلاح فرما رہے ہیں۔

طلباء میں سے اگر کوئی غیر حاضری کرتا تو اسباق کی اہمیت اور عدم حاضری کے نقصانات سے مطلع ومتنبع فرماتے، جو طلباء بیاہ شادی یا دیگر غیر ضروری امور کی انجام دہی کے لیے تعطیل طلب کرتے تو دورانِ اسباق فضائلِ علم بیان فرماتے اور لہو ولعب کی مذمت فرماتے۔

دورانِ تدریس آپ اکثر فرماتے کہ ''اسلاف کے عقائد واعمال پر کاربند رہنے میں ہی نجات ہے۔''

دورانِ تدریس طلباء کو پند ونصائح سے نوازنا اور کمال پیدا کر دینا تو ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کا خاص رنگ تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانیت اور طلباء کی شخصیت سازی پر خاصی توجہ رکھتے تھے۔

آپ دورانِ تدریس اردو شرح والی کتاب پاس رکھنے سے بھی منع فرماتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے ''جن کتب کو سبقاً پڑھا ہے وہ پڑھانے میں از حد ضروری ہیں، دورانِ تدریس دینی کتب کا ذخیرہ کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلواتے، آپ نے اپنی اعلیٰ علمی وروحانی تربیت سے اپنے شاگردوں کو بھی گوہر نایاب کر دیا۔

دورانِ تدریس طلباء کی روحانی واخلاقی تربیت اجتماعی انداز میں یوں فرماتے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی قلبی کیفیات کی بھی اصلاح ہوتی رہتی اور انفرادی طور پر تربیت کا بھی یہ عالم تھا کہ طالب علم کو خود بخود اپنی کمزوری اور غلطیوں کا مکمل احساس ہو جاتا اور آپ کے فرمائے ہوئے جملہ کلمات ذہن میں گردش کرتے رہتے، آپ کا نظریہ یہ تھا کہ تربیت کے بغیر تعلیم برگ و بار نہیں لا سکتی۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ خود احتسابی کا بھی جذبہ پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دیتے ہیں تاکہ جب طالب علم دارالعلوم سے فراغت پائے تو علم وعمل اور نفی جذبات میں ماہر ہو، روحانی ماحول کی تربیت کے لئے اکثر ذکر وفکر کا اہتمام بھی فرماتے تھے اور یہ کوشش کرتے کہ دارالعلوم میں طلباء فارغ رہنے کی بجائے مطالعہ میں مصروف رہیں۔ متعلمین کو معاشرہ میں اپنی ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی کے لئے خصوصی تربیت کے طور پر شہر کی مختلف مساجد میں خطابت ووعظ کا موقع بھی دلواتے تاکہ طلباء جب مدرسہ سے فارغ ہوں تو مکمل خطیب وامام بن کر مستعد وتیار ہوں۔

عظیم محدث:

حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ درجہ کے مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم محدث بھی تھے۔ ۱۹۹۰ء میں شارح بخاری شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب جامعہ رضویہ فیصل آباد سے دورۂ حدیث پڑھانے سے مستعفی ہوئے تو طلباء کی کثرت کے اصرار پر ۱۹۹۰ء سے قبلہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ وصال تک درس حدیث فرماتے رہے۔ ایامِ علالت میں ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علامہ مولانا محمد نور المجتبیٰ چشتی مدظلہ کو دورۂ حدیث شریف پڑھانے کے منصب پر فائز کر دیا تھا۔

توکل علی اللہ:

دورانِ تبلیغ حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ دور دراز مقامات پر بھی گئے مگر کبھی بھی کسی مقتدی یا میزبان سے کچھ طلب نہ کیا اور نہ کبھی کسی آمد و رفت کے مشاہرات کا مطالبہ کیا۔ اگر کہیں کوئی نذرانہ پیش کرنے کی کوشش کرتا تو فرماتے ''ضرورت نہیں'' مہربانی، اللہ برکت دے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مریدین و تلامذہ سے کچھ لینے سے کبھی کوئی غرض نہ رہی اور پھر بھی اگر کوئی صاحب غلطی کرتا تو بطریق احسن اصلاح فرماتے۔

آپ اپنے تلامذہ کو بھی توکل علی اللہ کا درس دیتے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے تلامذہ میں بھی یہ صفت نظر آتی ہے۔ موجودہ دور میں اگرچہ مساجد کی انتظامیہ نے تبلیغی ماحول [illegible] صا [illegible] ی کر دیا ہے، مگر آپ کے سند یافتہ تلامذہ تربیت و تدریس کے معاملہ میں توکل علی اللہ کا مظہر ہیں۔ آپ جب بھی کسی خطیب یا امام کو ڈیوٹی لگا کر بھیجتے تو فرماتے لوگوں سے سوال نہ کرنا، جس اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیدا کیا اسے ہماری ضرورت سے زیادہ علم ہے کہ میں نے اپنی مخلوق کے فلاں فرد کی رزق رسانی کرنی ہے۔ آپ فرماتے رزق انسان کو اس کی طلب سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔

لہجے کی حلاوت:

حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ اپنی محفل میں آنے والے ہر کس و ناکس پر نظر شفقت رکھتے اور سائل کی بات پوری توجہ سے سنتے، بہت میٹھے انداز سے بڑی نرمی، ملائمت اور آہستہ آواز میں سخن فرماتے۔ دورانِ گفتگو کئی سامعین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز سننے کے لئے قریب ہونا پڑتا۔ مگر اس کے ردّعمل کی صورت میں بھی لہجے کی حلاوت اور آواز کی پستی کا طریق ہاتھ سے نہ چھوڑتے، البتہ دورانِ تقریر آپ کی آواز تمام سامعین تک یکساں پہنچتی تھی۔

دارالعلوم چشتیہ رضویہ میں دورۂ حدیث کا آغاز:

ابتداء میں جتنے طلباء بھی موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کر لیتے ، آپ ان کو دورۂ حدیث کے لئے اپنی مادرِ علمی گلستان محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں بھیج دیتے مگر جب آپ پہلی بار زیارت حرمین شریفین کے لئے 1993ء میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آپ نے استخارہ کیا تو دورۂ حدیث شریف کے آغاز کا اشارہ اس طرح ملا کہ خواب میں گنبد خضراء سے ایک ہاتھ مبارک نمودار ہوا اس ہاتھ میں چابی تھی۔ وہ چابی عالم خواب میں آپ کو تھما دی گئی۔ ادائیگی عمرہ کے بعد واپس آ کر آپ نے اسی سال موقوف علیہ سے فراغت پانے والے طلباء کو دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ہی میں دورۂ حدیث پڑھانے کا آغاز فرمایا۔ یہ فریضۂ اقدس آپ نے مسلسل دس سال تک انجام دیا۔

علالت و ناسازیٔ طبع کے باوجود آپ حدیث شریف کے اسباق میں باقاعدگی فرماتے اور یوں محسوس ہوتا جیسے درس حدیث دینے کے بغیر آپ کو چین نہ آتا، حدیث شریف اتنی توجہ اور انہماک سے پڑھاتے کہ دوران درس کوئی بھی آجاتا سبق کو درمیان میں نہ چھوڑتے۔ جب ایک کلاس تکمیل اسباق کر لیتی تو اس کو چند روز کے لئے اپنی مادرِ علمی جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد بھیج دیا کرتے تاکہ طلباء اپنے دادا استاذ کے فیوض و برکات کا حصۂ وافر حاصل کر کے آئندہ علمِ حدیث کے ساتھ ساتھ برکات حاصل کریں۔ ، آپ خود بھی تکمیل اسباقِ حدیث کرنے والے طلباء کے لئے خصوصی نوازشات کی التجا کے لئے مزار محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوتے اور اشکبار آنکھوں سے پرکیف حاضری دیتے۔

منفرد اندازِ تدریس:

ایک زمانہ ایک جہان معترف ہے کہ شیخ الحدیث والتفسیر، سند المدرسین، قطب عالم، ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا درس حدیث شریف منفرد خصوصیات کا حامل ہوتا تھا جس میں صرف ونحو، منطق وفلسفہ، ادب ولغت، فقہ واصولِ فقہ، عقائد وکلام، معانی، بیان بدیع، سیرت وتاریخ، ہیئت وفلسفہ، میراث، اسماء الرجال کے چشمے پھوٹتے تھے، آپ کا درسِ حدیث فقط ترجمہ پر ہی موقوف نہیں ہوتا تھا بلکہ تصحیح عبارت کے ساتھ ساتھ مسالک ائمہ اور اختلاف ائمہ بھی بیان فرماتے پھر جن جن صورتوں میں جن جن ائمہ کا اتفاق ہوتا وہ بھی بیان فرماتے جو ائمہ اربعہ کا استدلال ٹھہرتی ہیں اور دلائل احناف مؤثر اور دلنشیں انداز میں بیان فرماتے۔ الغرض حدیث شریف کی کوئی بھی کتاب ہو ہر ایک کو بڑی خوش اسلوبی، خوداعتمادی اور دلجمعی سے پڑھاتے۔ یہاں تک کہ علم حدیث طلبہ کے سینوں میں پیوست ہوجاتا، دورانِ اسباق آپ طلباء کی توجہ سبق کے اندر رکھنے کے لئے کبھی تصوف اور مغیبات کا تذکرہ نہ کرتے، اس حوالہ سے (بقول آپ کے تلمیذ رشید مولانا محمد یعقوب رضوی مدظلہ) آپ کا استدلال یہ تھا کہ اس طرح طالب علم کی توجہ اسباقِ حدیث سے ہٹ کر مسائلِ تصوف میں بٹ جاتی ہے اور وقت کا حرج ہوتا ہے۔

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت ﷺ میں کردار:

اپنے ہم عصر علماء ومشائخ کی طرح حضرت قبلہ ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تحفظ ختم نبوت کے سرفروش مجاہد کی طرح کردار ادا کرتے رہے۔ آپ نے اپنے فتاویٰ، مناظروں، مباحثوں اور تقریروں میں مرزائیت کا ردّ فرمایا۔ 1952,53 میں جب تحریکِ ختمِ نبوت چلی تو اس تحریک کا ایجنڈا تھا کہ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ مرزائیت کا سرکاری سطح پر ردّ کیا جائے، گوکہ اس تحریک کے

مطالبات تو حکومتِ وقت نے منظور نہ کئے مگر یہ مسئلہ ہمیشہ علمائے اہلسنّت کی توجہ کا مرکز اور حضرت قبلہ ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تو ایمان و یقین کا حصہ رہا۔ آپ نے اس تحریک کو ہر حال میں جاری و ساری رکھا اور اپنی اکثر تقریروں میں فتنۂ انکارِ ختم نبوت کی سرکوبی و مذمت کرتے رہے۔

اس حوالہ سے آپ کا تاریخی و سیاسی کردار بھی نمایاں ہے، آپ کو عقیدہ ختم نبوت سے حد درجہ والہانہ لگاؤ تھا اور ماضی کی آنکھوں نے دیکھا کہ تحریک ختم نبوت کا لاہور کا جلسہ حزب الاحناف ہو یا جلسہ گڑھی شاہو، یا پھر ملتان کی عالمی سنّی کانفرنس، آپ نے ہر اس اجلاس میں شرکت کی جس میں مرزائیت کے ردّ کی بات ہوتی تھی۔

تحریک نفاذِ نظامِ مصطفےٰ ﷺ میں کردار:

تحریکِ نظامِ مصطفےٰ کے دوران حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اور آپ کا حجرہ ملک بھر کی مرکزی تحریکی قیادت کا مرکز رہا تھا۔ کیونکہ بات ہو نظام مصطفےٰ ﷺ کے نفاذ کی اور تحریک ہو احیائے سنّت رسول ﷺ کی تو محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ پس و پیش سے کام لیں، یہ ممکن نہ تھا، آپ نے اس تحریک میں نہایت جوش و جذبہ اور عزم واستقلال سے کام کیا اور حکومت وقت کے ضمیر کو جھنجوڑنے والے ہاتھوں میں آپ کا ہاتھ بڑا نمایاں ہونے کی وجہ سے حکومت وقت نے آپ کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا۔ اور ایسا دو مرتبہ ہوا۔

ایک مرتبہ 77ء میں پولیس کی ایک بھاری گارد نے ڈی ایس پی کی سربراہی میں آپ کی رہائش گاہ کا محاصرہ کرلیا، آپ گھر پر موجود نہیں تھے، پولیس نے گھر سے ملحقہ مسجد پر چھاپہ مارا تو آپ نمازِ تہجد ادا کر رہے تھے، پولیس والے جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ کو گرفتار کرلیا اور ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں ڈی۔ پی۔ آر کے تحت تین ماہ کے لیے نظر بند کردیا۔

اوہ سدا ای جیوندے نیں:

ایام خانقاہ ڈوگراں کے آغاز میں ایک مرتبہ حکومت پاکستان نے یہ قانون جاری کیا کہ کوئی بھی پبلشنگ کمپنی اس وقت تک قران کریم کا متن شائع نہیں کرسکتی جب تک کہ کسی ماہر علوم عربی عالم دین کا یہ سرٹیفکیٹ درج نہ ہو کہ "قرآن کے متن میں کوئی غلطی نہیں" تفسیر ضیاء القرآن کے متن قرآن کی پروف ریڈنگ اور اس کی تصحیح واصلاح کا شرف قطب عالم محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا۔ آج تفسیر ضیاء القرآن کا ہر قاری جملہ مجلدات کے اختتام پر حضرت مولانا کا سرٹیفکیٹ پڑھ کر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس خدمت نے وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی صحیح ترجمانی کی ہے:

وارث شاہ او سدا ای جیوندے نیں
جنہاں کیتیاں نیک کمائیان نیں

جرأت و وقار کے چند نمونے

☆ خطیب اسلام، مولانا صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی نے ماضی میں مسلک اہلسنّت کی سٹیج کو بڑی تابانیاں بخشی ہیں، ایک عالم ان کی صفات کا رہین ہے، انہوں نے عقائد اہلسنّت کی تشہیر اور گستاخانِ صحابہ و رسول کی شورشوں کا مقابلہ کیا، اپنے اس ُجرمِ حق گوئی میں انہیں کئی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا، ایک دور میں ایک مخصوص حلقہ نے انہیں سرعام قتل کر دینے کی دھمکی دی اور سر کا انعام مقرر کر دیا تھا۔ اس دور میں وہ حضرت ابو الفیض علیہ الرحمۃ کے پاس آ گئے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ ”جب میں حضرت ابوالفیض علیہ الرحمۃ کے ہاں مقیم تھا تو میں ان کے گوشۂ عاطفت میں رہ کر خود کو بڑا محفوظ اور مطمئن تصور کرتا تھا۔ آپ بلاشبہ اپنے اہل مسلک کے لئے مادرِ مشفق کا درجہ رکھتے تھے“

☆ جب ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے ایامِ تبلیغ خانقاہ ڈوگراں میں اپنے عروج پر تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مناظروں میں گستاخانِ رسول ﷺ کو اپنے رعب و دبدبہ اور علم و استدلال کے بل پر جوتے چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ ایک مرتبہ خانقاہ ڈوگراں میں اہل تشیع کے دو عالموں ڈاکٹر محبوب الٰہی اور مولوی اسماعیل آف فیصل آباد نے آپ کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا، جسے آپ نے فوراً قبول کر لیا۔ آپ کے چیلنج قبول کرنے پر دونوں راہِ فرار اختیار کر گئے۔

☆ ایک مرتبہ پھلروان (ضلع سرگودھا) کے ایک اہلسنّت و جماعت خطیب نوری مسجد حافظ محمد الیاس صاحب آپ کے گھر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ”حضور! ایک زیدی صاحب نامی شیعہ مولوی خلیفہ بلافصل کے موضوع پر اہلسنّت سے مناظرہ کرنا چاہتا

ہے اور اس نے ہمیں چیلنج دیا ہے۔'' چنانچہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ وقت مقررہ پر سٹیج پر آئے اور پہلے ہی جملے میں اسے علمی حوالے سے چاروں شانے چت کر دیا اور اہلِ تشیع عالم زیدی صاحب اپنے جوتی اور ذاتی بکس چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ایک کرامت:

حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کا باریکی سے جائزہ لیں تو بے شمار کرامات واستقلال نظر آتے ہیں۔جس سے دیکھنے والا آپ کی عظمتِ روحانی کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، آپ کے ایک شاگردِ رشید نے بتایا''ایک مرتبہ ہم چند کلاس فیلوز قبلہ مرشدی ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سالم کے بس سٹینڈ پر کھڑے بس کا انتظار کر رہے تھے کہ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا، ہم نے خدمتِ شیخ میں نزاکتِ وقت کا تذکرہ کیا آپ نے بلاتوقف فرمایا''آؤ پہلے اللہ کا حکم پورا کریں، دنیا کی گاڑی کا انتظار بعد کی بات ہے۔'' چنانچہ ہم نے قبلہ مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور واپس سٹاپ پر آ کر کھڑے ہو گئے ابھی ہم واپس پہنچے ہی تھے کہ گاڑی بھی آ گئی اور ہم اس میں سوار ہو گئے۔''

مقامِ شفقت:

حضرت قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کبھی کسی بات پر بھی برہم ہو کر آپے سے باہر نہ ہوتے تھے اور نہ ہی مدمقابل کی دل آزاری اور تذلیل فرماتے۔البتہ جب ناموسِ رسالت وصحابہ واہلبیت اور عظمتِ اولیاء کی بات ہوتی تو آپ کے جلال اور رعب ودبدبہ کی مدمقابل تاب نہ لا پاتا۔عام حالات میں اگر کوئی متعلقہ فرد یا طالب علم کسی دوسرے شخص یا طالب علم کے بارے میں آپ کی خدمت میں شکایت عرض کرتا تو آپ فقط دعا فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے اور اگر کوئی سرزنش طلب حرکت آپ کے سامنے کرتا تو آپ تنبیہ کے طور پر بھی صرف یہی کہتے کہ''بھلے آدمی یہ کیا کیا؟

جنات بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دروس لیا کرتے:

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ہونہار تلمیذ فرحان شاہد اس امر کے شاہد ہیں کہ آپ مخلوقاتِ عجائب اور جنات کو بھی درس قرآن وحدیث دیا کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ ''ایک دن میں نے ارادہ کیا کہ دیکھوں حضرت محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا آرام وعبادت کا شیڈول کیا ہے، سب چلے گئے اور میں بیٹھا رہا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ ''ایک بج گیا ہے تم بھی جا کے سو جاؤ صبح جلدی اٹھنا ہے۔'' میں اپنے بستر پر بظاہر جا کر سو گیا مگر آپ کی طرف غور کرتا رہا، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایسے تشریف فرما ہیں جیسے سامنے طلباء کی ایک کلاس لگی ہے اور آپ اپنے مخصوص انداز میں حاضر طلباء کو سمجھا رہے ہیں۔ مگر آپ کی آواز نہیں آرہی اور نہ ہی سامنے والی مخلوق نظر آرہی ہے۔ اور یہ سلسلہ تادمِ صبح جاری رہا۔

''غلامیٔ مصطفےٰ ﷺ کا ہار زیب تن کرلو:''

قطب عالم حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سچے عاشق تھے۔ ہر سال 12 ربیع الاوّل شریف کو بوقت صبح صادق محفل میلاد منعقد کرتے، درودوسلام اور قصیدہ بردہ شریف بھی خود پڑھتے جب بھی کوئی دریدہ دہن ناموسِ رسالت ﷺ میں گستاخی کی کوشش کرتا تو آپ تڑپ اٹھتے اور بھرپور مدلل اور مسکت جواب دیتے۔ یوں تو اپنے مدنی آقا ﷺ کی مدح سرائی میں نغمہ سرائی ہی آپ کا محبوب ومرغوب مشغلہ تھا لیکن اس مردِ درویش کے وہ الفاظ ہدیہ قارئین کرتا ہوں جو دارالعلوم چشتیہ رضویہ کے 42ویں یومِ تاسیس پر اپنے متعلقین ومتوسلین کو بطور نسخہ کیمیا دیئے گئے، آپ نے انہیں فرمایا کہ: ''اگر فوز وفلاح چاہتے ہو تو کوئے مصطفےٰ ﷺ کی چاکری کو اپنا شعار بنالو، اگر کامیاب زندگی اور کامیاب آخرت چاہتے ہو تو غلامیٔ مصطفےٰ ﷺ کا ہار اپنے گلے کی زینت بنالو''۔

خانقاہ ڈوگراں میں آپ کی شہرت:

آپ نے نہایت پاکیزہ اور باوقار زندگی بسر کی۔ قطب عالم علامہ محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے علاقہ میں اس حد تک نیک شہرت بلکہ مقامِ محبوبیت حاصل کرلیا تھا کہ جب آپ کسی ضروری کام سے شہر و بازار کا سرسری دورہ فرماتے تو لوگ اور دوکاندار آپ کی زیارت کر کے عالمِ احترام میں ایستادہ ہو جاتے، سرِ راہ چلنے والا ہر شہری آپ کی دست بوسی کرنے میں شرف وعزت محسوس کرتا، آپ کی غیر موجودگی میں بھی لوگ بڑے احترام کے ساتھ نام لیتے۔

راقم کو ایک دفعہ کراچی میں خانقاہ ڈوگراں سے گئے ہوئے ایک 20 سالہ نوجوان سے گفتگو کا اتفاق ہوا، اس نے بتایا کہ میں قبلہ محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دارالعلوم میں انتہائی کم سنی میں علم قرآن حاصل کرتا رہا ہوں، میں انہیں تب سے جانتا ہوں جب میں چھوٹا سا تھا اور میری ہر بیماری کی شفاء کے لئے مجھے گھر سے یہی تلقین ہوا کرتی کہ میاں جی رحمۃ اللہ علیہ سے دم کروالینا تندرست ہو جاؤ گے اور میں ہر بیماری سے شفا بھی آپ کے دم سے لیتا تھا۔

8/اکتوبر کا زلزلہ:

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ کے بھانجے جناب نسیم یعقوب اختر چیمہ جو کہ بھلوال کے رہائشی ہیں اور سابق فوڈ انسپکٹر ہیں کا کہنا ہے کہ میں شروع دن سے ہی ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد ہوں، آپ بھی مجھے عزیز داری سے بالاتر ہو کر محبت وشفقت سے نوازتے اور روحانی فیوض و برکات سے مستفیض فرماتے تھے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ تمام شب عبادات ومناجات میں محو رہتے دیگر اہل خانہ سو جاتے اور آپ اپنے مخصوص کمرہ میں تشریف لے جاتے، میں اکثر تنہائی میں ان سے دعائیں لینے کی خاطر اسی کمرۂ خاص

میں شرف باریابی پاتا۔ 8/اکتوبر 2005ء کی صبح جبکہ میں قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں آپ کے عرس کے سلسلہ میں مقیم تھا کہ اچانک زلزلہ سے پورا مکان لرزنے لگا میں بھاگ کر حجرۂ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ میں داخل ہو گیا تو اچانک زلزلے کا خوف میرے ذہن واعصاب سے اتر گیا میں نے دیکھا کہ یہ کمرہ باقی مکان کی نسبت بالکل ساکت و جامد ہے میں جتنی دیر وہاں رہا مجھے ایک جھٹکا بھی محسوس تک نہ ہوا۔

زیارت حرمین شریفین:

حضرت مولانا علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو تین مرتبہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلی مرتبہ 1993ء میں آپ ادائیگی عمرہ کے لئے گئے اور زیارت روضۂ اطہر اور حاضریٔ مدینہ منورہ کا شرف حاصل کیا۔

دوسری مرتبہ 1994ء میں مکہ شریف اور مدینہ طیبہ حاضری سے مشرف ہوئے، اس مبارک سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے علامہ مولانا محمد نور المجتبیٰ چشتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ بھی ہمراہ تھیں۔

1996ء میں تیسری مرتبہ آپ کو زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت دل نواز بھی حاصل ہوئی اس سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ اصغر جناب حاجی محمد عطاء المصطفیٰ اور آپ کی اہلیہ محترمہ ہمراہ تھیں، جنہوں نے سعادتِ حج حاصل کی۔

مشکل ہے فکرِ آخرت بجز عشقِ مصطفےٰ ﷺ:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''جس نے اپنے تمام افکار کو صرف فکر آخرت میں مرتکز کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت فکروں کی کفالت فرمائے گا۔''

قطب عالم حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے تمام احباب واعزاء اور شاگرد

ومتعلقین کو اپنی زندگی کا نصب العین فکر آخرت کو بنا لینے کا درس اکثر دیتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ فکر آخرت عشق مصطفےٰ ﷺ کے بغیر ناممکن ہے۔

ہر کہ عشق مصطفےٰ ﷺ سامان اوست

بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

آپ فرماتے کہ طلباء اسی فکر آخرت کی بنیاد پر تعلیم حاصل کریں اور جن خوش نصیبوں نے دین کی اشاعت کے لئے مدارس قائم کئے ہیں جو امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں وہ اسی بنیاد پر اپنے فرائض ادا کریں اور اس فکر کو عامۃ الناس اور اپنے احباب خاص میں پہنچائیں تاکہ ہم سب دارین کی کامیابی حاصل کرسکیں۔

شانِ محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ پر جب کشف وانوار کی بارش شروع ہوئی تو سلاسلِ اربعہ کی خلافت کے ساتھ ساتھ برصغیر کی تاریخ میں نمایاں علمی کردار ادا کیا۔ آپ اپنے مقام روحانیت اور تدریس وتبلیغ ہر حوالہ اور ہر پہلو سے اہم ومعزز تھے۔ والد ملے تو اپنے وقت کے ذمہ دار اور فنا فی الشیخ بزرگ تھے، والدہ ماجدہ نے تلاوت قرآن اور اتباع دین کی لوریاں سنا کر پرورش کی، مرشد معظم پیر محمد شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں پہنچے تو نہ صرف جوانی میں ہی عشق وسلوک کی منازل طے کرلیں بلکہ ان کے حکم سے محدثِ اعظم پاکستان جیسے فقیہ بے مثال کے قدموں میں اعلیٰ ترین مقام مل گیا اور سلاسل اربعہ کی خلافت سے نوازے گئے۔

روحانیت کے تمام تر سلاسل اور شریعت کی تمام تر لطافتیں اور عشق مصطفےٰ ﷺ کی تمام تر رعنائیاں میسر آنے کے بعد آپ نہ صرف ابوالفیض محدث ابدالوی کہلوائے بلکہ قطب عالم کے درجۂ فضیلت وناز پر متمکن ہوگئے۔ اللہ اللہ کیا شان ہے حضرت ابوالفیض محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی۔

فقہی مقام:

رمضان المبارک، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر ہمیشہ تحقیق و جستجو کے بعد رویت ہلال کا اعلان فرماتے، آپ کے اعلان کا پورے علاقہ کے لوگوں کو انتظار ہوتا تھا، فقہی اور شرعی مسائل میں ہمیشہ تحقیق و سند کے بعد فیصلہ کرتے تھے آپ کے مقام فقہی کا یہ عالم تھا کہ جب بھی کوئی شرعی مسئلہ یا فتویٰ لینے آیا کبھی یہ نہیں فرمایا کہ مطالعہ کر کے یاد دیکھ کر جواب دوں گا۔ بلکہ اسی وقت زبانی یا تحریری جواب دے کر سائل کی تشفی فرماتے۔ آپ فنا فی الطریقت کے ساتھ ساتھ فنا فی الشریعت بھی تھے۔

اپنے مرشد کا احترام:

آپ کو اپنے مرشد خانہ سے والہانہ عقیدت تھی، جب آپ ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں بستر علالت پر تھے تو اپنے مرشد ذی وقار حضرت پیر محمد شاہ صاحب بھیروی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب بھیروی اور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم ایم۔ این۔ اے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو احتراماً آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آبدیدہ ہو گئے اور پیر خانہ و استاد خانہ سے اپنی حد درجہ عقیدت کا اظہار کیا۔

آخری ایام:

قطب عالم ابو الفیض محمد عبد الکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ تاحیات پابند عبادات و فرائض شرع پر عامل رہے۔

جولائی ۲۰۰۳ء کو عارضۂ قلب کے باعث آپ کو ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں ڈاکٹر احمد شہر یار شیخ نے بڑی تندہی اور عقیدت سے آپ کا علاج معالجہ کیا، علالت کے دوران آپ نے کبھی کسی کا سہارا نہ لیا تھا، جن ارادت مندوں اور

متعلقین نے ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں جا کر آپ کی عیادت کی سعادت حاصل کی ان کا کہنا ہے کہ نقاہت کے باوجود چہرۂ مبارک سے انوار کی شعاعیں چمک رہی تھیں۔

جامعہ انوارِ مدینہ سانگلہ ہل کے طلباء نے بتایا کہ جب ہم حضور ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے گئے تو آپ نے بڑی محبت وشفقت سے کلام فرمایا، آپ نے اپنے پوتے صاحبزادہ محمد تحسین المصطفیٰ رضوی صاحب کو فرمایا کہ ان طلباء کو کچھ کھلاؤ، جس پر موصوف تحسین المصطفیٰ نے ہمیں ایک پرتکلف ناشتہ سے نوازا۔ ہم نے جب دعا فرمانے کی درخواست کی تو آپ نے نہایت رقت کی کیفیت میں دعائے خیر بھی فرمائی۔

آخری ایام میں اکثر احباب نے آپ کو بحالت رقت دعائیں کرتے دیکھا۔ دیکھنے والے خوش قسمت بتاتے ہیں کہ (غلبۂ روحانیت کے سبب) ایامِ آخر میں آپ کے چہرۂ مبارک سے نور برستا تھا۔

وصال شریف:

دینِ متین اور علومِ اسلامیہ کی 50 سال تک مسلسل خدمت کرنے والے قطب عالم حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ بروز جمعۃ المبارک بمطابق ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء عین نماز تراویح کے اختتام پر سوا آٹھ بجے اس جہان سے داغِ مفارقت دے گئے۔

وقتِ وصال آپ کا جسمِ مبارک اپنے گھر میں موجود تھا۔ آپ کی رحلت کے بعد ماحول میں خوشبو پھیل گئی، یہ خوشبو موجودات نے محسوس کی، کچھ لوگوں نے دیکھا کہ سبز لباس والے رجال غیب سلامی کے لئے حاضر ہو رہے ہیں، آستانہ محدث ابدالوی پر وصال سے لے کر صبح تک خلق خدا ہزاروں کی تعداد میں گروہ در گروہ آتی رہی۔

۵ رمضان المبارک بروز ہفتہ جب قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا جا رہا تھا تو دورانِ غسل آپ نے آنکھ کھول کر دیکھا اور ہلکا سا تبسم فرمایا اور اپنی انگشتان مبارک خلال

کے لئے خود پھیلا دیں، بعد میں جب خوشبوئے مدینہ لگائی گئی تو چہرہ مبارک سے نوری کرن ظاہر ہوئی، جس پر میاں بشیر حسین قادری رضوی (جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دینے والوں میں شامل تھے) نے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o تلاوت کی۔

اسی اثناء میں خطیب عرب وعجم صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی بھی تشریف لے آئے، انہوں نے آبدیدہ ہو کر حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شہزادے حضرت علامہ محمد نور المصطفیٰ رضوی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا یہ میرے مسلک کی حقانیت ہے کہ مولانا کا چہرہ چمک رہا ہے، غسل مبارک کے بعد کفن پہنا کر آپ کے جسد مبارک کی چارپائی مرکزی سنی رضوی جامع مسجد خانقاہ ڈوگراں میں لائی گئی۔ چشم عالم نے دیکھا کہ انسانیت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آنسو بہا رہا تھا، اس وقت بھی آپ کے چہرہ سے نور برس رہا تھا، اسی دوران لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر دیا گیا کہ مسلمانو! آؤ دیکھو شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نورِ رحمت سے دمک رہا ہے، بارشِ انوار کا منظر لاکھوں لوگوں نے دیکھا اور سبحان اللہ کا ورد کرتے ہوئے ابوالفیض کی عظمت کی گواہی دی۔ اب آپ کے جنازہ کو ہاکی گراؤنڈ خانقاہ ڈوگراں لے جایا جا رہا تھا تو ہر طرف سے خلق خدا کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں، لوگ کہہ رہے تھے کہ ایک سچا عاشق رسول ہم سے رخصت ہو گیا۔

نمازِ جنازہ میں شریک جید علماء کرام ومشائخ عظام

۱۔ محترم پیرزادہ محمد حفیظ البرکات شاہ، آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

۲۔ محترم پیرزادہ میجر (ر) محمد ابراہیم شاہ آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

۳۔ محترم پیرزادہ محمد محسن شاہ، سابق رکن پنجاب اسمبلی آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

۴۔ محترم جگر گوشہ محدث اعظم حضرت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم
ایم این اے وسابق صوبائی وزیر اوقاف پنجاب، مرکزی امیر جمعیۃ علماء پاکستان

۵۔ محترم پیر طریقت حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ
چن جی سرکار آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف

۶۔ محترم مناظرِ اسلام مولانا محمد عبدالتواب صاحب اچھروی
آستانہ عالیہ مناظر اعظم لاہور

۷۔ محترم خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی

۸۔ محترم شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور

۹۔ محترم استاذ العلماء مولانا محمد منشاء تابش قصوری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۰۔ محترم استاذ العلماء مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور / شیخوپورہ

۱۱۔ محترم خطیب پاکستان مولانا صاحبزادہ سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی

۱۲۔ محترم عمدۃ المدرسین علامہ مفتی محمد ذوالفقار علی رضوی سانگلہ ہل

۱۳۔ جناب مولانا محمد صدیق مجددی سانگلہ ہل

۱۴۔ جناب مولانا قاری فضل الرحمٰن خان سانگلہ ہل

۱۵۔ جناب خطیب پاکستان مولانا محمد عارف نوری لاہور
۱۶۔ محترم علامہ پروفیسر محمد حسین آسی شکر گڑھ
۱۷۔ جناب مولانا قاری محمد مسعود حسان فیصل آباد
۱۸۔ جناب مولانا محمد باغ علی رضوی فیصل آباد
۱۹۔ جناب مولانا غلام مرتضیٰ حیات فیصل آباد
۲۰۔ جناب مولانا قاری غلام رسول ایم اے فیصل آباد
۲۱۔ جناب استاذ العلماء مولانا محمد نذیر احمد منڈی سکھیکی
۲۲۔ جناب حضرت علامہ مفتی احمد عزیز اللہ (دینہ) جہلم
۲۳۔ محترم حضرت مولانا محمد داؤد رضوی ، گوجرانوالہ
۲۴۔ محترم مولانا صاحبزادہ محمد رفیق مجددی ، گوجرانوالہ
۲۵۔ محترم مولانا محمد حسین صدیقی گوجرانوالہ
۲۶۔ محترم مولانا محمد اکبر نقشبندی گوجرانوالہ
۲۷۔ محترم پیر طریقت صاحبزادہ میاں فیض عالم کوٹلہ شریف
۲۸۔ محترم مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی بن خلیفہ اعلیٰ حضرت
حضرت مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)
۲۹۔ محترم ممتاز دانشور ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری ، امریکہ
۳۰۔ محترم صاحبزادہ فضل الرحمٰن ناظمِ اعلیٰ جامع العلوم سراجیہ رضویہ فیصل آباد
۳۱۔ محترم شیخ الحدیث مولانا محمد خان نوری ، بھیرہ شریف
۳۲۔ محترم مولانا عبدالمجید ارشد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
۳۳۔ محترم مولانا محمد سعید اسد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
۳۴۔ محترم صاحبزادہ سید مراتب علی شاہ ، آستانہ عالیہ دوہٹہ عظمت شریف
۳۵۔ محترم خواجہ نورالزمان اویسی موڑ کھنڈا

۳۶۔ محترم مناظر اسلام مولانا محمد امام الدین وٹو، فاروق آباد
۳۷۔ محترم مولانا کرامت اللہ، فاروق آباد
۳۸۔ محترم مولانا محمد شریف رضوی، فاروق آباد
۳۹۔ محترم الحاج محمد مقبول احمد قادری، رضا اکیڈمی لاہور
۴۰۔ محترم حافظ محمد طاہر، رضا اکیڈمی لاہور
۴۱۔ محترم قاری محمد حسین، فیروز رٹواں
۴۲۔ محترم قاری منیر احمد نعمانی، کوٹ عبدالمالک
۴۳۔ محترم قاری محمد رفیق چشتی، شیخوپورہ
۴۴۔ محترم مولانا قاری محمد یوسف سیالوی، شیخوپورہ
۴۵۔ محترم استاذ العلماء مولانا محمد یعقوب رضوی، شیخوپورہ
۴۶۔ جناب مولانا محمد جمیل، شیخوپورہ
۴۷۔ جناب مولانا محمد شفیق احمد مجددی، کھاریاں
۴۸۔ جناب مولانا محمد بشیر احمد قادری، مڑھ بلوچاں
۴۹۔ جناب مولانا اللہ بخش، چھتروہ آزاد کشمیر
۵۰۔ جناب مولانا محمد عالم بھٹی، چک شریف
۵۱۔ جناب مولانا مختار احمد، ٹاہلی گورایہ
۵۲۔ جناب قاری شیر محمد سیالوی، پنڈی بھٹیاں
۵۳۔ جناب مولانا شاہد محمود چشتی، پنڈی بھٹیاں
۵۴۔ جناب مولانا اللہ دتہ، پنڈی بھٹیاں
۵۵۔ جناب قاری اعجاز رسول، ٹھٹھہ متمسلاں
۵۶۔ جناب میاں محمد حنفی سیفی، راوی ریان لاہور
۵۷۔ جناب الحاج ملک عبدالمجید چشتی، لاہور

۵۸۔ جناب ملک منیر احمد، سابق تحصیل ناظم صفدر آباد

۵۹۔ جناب مولانا نور الحسن تنویر چشتی، سیالکوٹ

۶۰۔ جناب شیخ الحدیث خواجہ الطاف محی الدین جامعہ قادریہ سیالکوٹ

۶۱۔ جناب مولانا حامد ضیاء قادری، سیالکوٹ

۶۲۔ جناب مولانا صاحبزادہ حامد رضا، سیالکوٹ (مہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ)

۶۳۔ جناب مولانا محمد زمان تونسوی علی پور چٹھہ

۶۴۔ محترم جناب مفتی محمد خان قادری، جامعہ اسلامیہ لاہور

۶۵۔ محترم ملک محبوب الرسول قادری ، مدیر اعلیٰ ماہنامہ سوئے حجاز جوہر آباد

۶۶۔ جناب مولانا محمد حنیف مجددی، سانگلہ ہل

۶۷۔ جناب مولانا محمد اکرم الازہری، مدرّس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ لاہور

۶۸۔ جناب مولانا غلام مصطفیٰ القادری، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ لاہور

۶۹۔ جناب مولانا قاری محمد افضل ضیاء، کامونکی منڈی

۷۰۔ جناب مولانا عبدالشکور رضوی، شاہدرہ لاہور

۷۱۔ جناب مولانا احمد حسین رضوی، ننکانہ صاحب

۷۲۔ جناب مولانا ظل عمر صدیقی، لاہور

۷۳۔ جناب قاری مولانا غلام مصطفیٰ قادری، شیخوپورہ

۷۴۔ جناب پروفیسر ابرار حسین ساقی، گوجرانوالہ

۷۵۔ جناب علامہ مولانا محمد طاہر تبسم قادری، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۷۶۔ جناب علامہ مولانا محمد نواز بشیر جلالی ، ایڈیٹر ماہنامہ مجلّہ النظامیہ (لاہور)

۷۷۔ جناب علامہ مولانا علی احمد سندھیلوی، لاہور

۷۸۔ جناب پروفیسر مبارک علی، گوجرانوالہ

۷۹۔ جناب مولانا عابد حسین رضوی، دارالعلوم رضویہ لاہور

۸۰۔ جناب قاری محمد بشیر احمد، نسبت روڈ لاہور

۸۱۔ جناب میاں محمد نجیب اللہ، دارالاحسان

۸۲۔ جناب میاں محمد شفیع، دارالاحسان

۸۳۔ جناب مولانا مشتاق احمد چشتی، گوجرانوالہ

۸۴۔ جناب محترم بابو غلام مرتضیٰ، بھیرہ شریف

۸۵۔ جناب مولانا محمد اکرم رضوی، کالیکی منڈی

۸۶۔ جناب مولانا محمد انوار احمد قادری، گوجرانوالہ

۸۷۔ جناب مولانا محمد اسلم رضوی، بھیرہ شریف

۸۸۔ جناب قاری محمد اعظم چشتی، گوجرانوالہ

اولادِ امجاد

(آپ کے چھ صاحبزادگان ہیں۔)

مفکرِ اسلام شیخ طریقت علامہ محمد نورالمصطفیٰ رضوی چشتی مدظلہٗ

علومِ اسلامیہ کی عصرِ حاضر کی عظیم درسگاہ جامعہ انوارِ مدینہ سانگلہ ہل کے ناظمِ اعلیٰ، مرکزی جامع مسجد کھجور والی شاہ کوٹ (ضلع ننکانہ صاحب) کے خطیب اعظم اور پیر طریقت ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد بھی لامحدود ہے۔ آپ اعلیٰ پایہ کے سخنور، ادیب اور فنِ تقریر کے دھنی ہیں۔ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ان کی ایک تقریر کے مقابل اس طرح مدہوش سماعت ہوتا ہے کہ ہُو کے عالم کا سماں بندھ جاتا ہے۔

ذاتی حوالہ سے آپ حلم وصبر اور استقلال کے عظیم پیکر ہیں، بیش بہا کتب کے مصنف اور نہایت درجہ معاملہ فہم ہیں، مثلِ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ مہمان نواز ہیں، تبلیغی مسائی پر اپنی جیب سے زرِ کثیر صرف کردیتے ہیں، عفوودرگزر اور نرمی وحلاوت ان کی فطرت ثانیہ ہے۔ آپ کی تصنیفات میں ''حضور کی نماز''، ''ذکرِ رضا''، ''پیکر تقدس''، ''سیرت طیبہ کا پیغام عصر حاضر کے نام''، ''فیض حدیث''، ''توبہ کی حقیقت''، ''قیادت کا مصطفوی معیار'' ''رسول اکرم ﷺ کی دعائیں''، ''قربانی کے احکام ومسائل''، ''اسلام کا نظام طہارت''، ''حسن نیت''، ''مسلمان خاتون کی ذمہ داریاں''، ''شب برأت کی فضیلت''، ''رمضان المبارک کی عبادتیں''، ''لیلۃ القدر کی برکتیں''، ''تعلیمی میدان میں اصلاح کا کام''، ''محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ''، ''دعوتِ فکر وعمل''، ''مقامِ والدین''، ''سلام کی اہمیت''، ''محبت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے''، ''عید میلاد النبی ﷺ پر ایک نظر''

شامل ہیں۔

آپ اپنے والد ماجد علامہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ خانہ جامعہ رضویہ فیصل آباد سے فارغ التحصیل ہیں۔

زمانہ طالبعلمی میں آپ انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے اس قدر متحرک تھے کہ اس عالمگیر غیر سیاسی طلباء تنظیم کی مرکزی صدارت کا قلمدان تقریباً دو سال تک آپ کے پاس رہا، مرکزی صدر کی حیثیت سے آپ بہت زیادہ منظم و فعال رہے۔ تنظیم سازی کے حوالے سے اے ٹی آئی کا ریکارڈ آج بھی آپ کو خراجِ تحسین پیش کر رہا ہے۔ آپ ماہنامہ ''جانِ رحمت'' کے مدیر اعلیٰ بھی ہیں، اندرون ملک کے تمام علاقوں کے علاوہ آپ برطانیہ اور انڈیا کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔ چار مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری اور حج بیت اللہ سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

حضرت مولانا محمد نور المجتبیٰ چشتی مدظلہ :

جناب صاحبزادہ محمد نور المجتبیٰ چشتی نے تنظیم المدارس سے ایم اے (الشھادۃ العالیہ) کی سند حاصل کی۔ دارالعلوم چشتیہ رضویہ کا نظم و نسق عرصہ 27 سال سے چلا رہے ہیں، حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ رضویہ میں آپ کو بیعت کی اجازت اور خلافت سے بھی نوازا ہے۔ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری ایام علالت میں دورۂ حدیث شریف پڑھانے کی ذمہ داری تفویض فرما کر دارالعلوم کا شیخ الحدیث مقرر فرما دیا۔ آپ انجمن طلبہ مدارس عربیہ کے جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی مذہبی و تنظیمی فرائض انجام دے چکے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ نے ائمہ مساجد، خطباء اور علمائے کرام پر مشتمل تنظیم العلماء بھی قائم کر رکھی ہے جو علمائے اہلسنّت کے عقائد و خیالات کے نفاذ و ترویج کے لئے سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ ماہنامہ ''جمال مصطفےٰ'' کی باقاعدہ اشاعت کا اہتمام بھی آپ کی

کارکردگی میں شامل ہے۔ دارالعلوم چشتیہ رضویہ میں قائم دارالافتاء کانظم ونسق بھی آپ کی محنت خامہ کا مرہون منت ہے۔ آپ کے شاگردوں اور مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ بڑے مشفق اور بردبار ہونے کی وجہ سے اپنے والد محترم قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کا پرتو ہیں۔ آپ کا انداز وعظ وتقریر بھی کافی حد تک قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ آپ جماعت اہلسنت پاکستان ضلع شیخوپورہ کے امیر رہ چکے ہیں۔

2003ء میں دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کے سالانہ جلسہ دستارِفضیلت میں جگر گوشۂ محدثِ اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی صاحب ایم این اے نے قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں آپ کے شیخ الحدیث ہونے کی تصریح فرمادی تھی۔ آپ نے ماضی میں کئی مناظروں میں بدعقیدہ علمائے سوکوناکوں چنے چبوائے ہیں۔

اپنے برادرِاکبر قبلہ رضوی صاحب کی طرح آپ بھی مندرجہ ذیل دس کتابوں کے مصنف ہیں۔

- رضوی قاعدہ
- آئینہ مرزائیت
- نداءِپکار بعدازوفات
- جواب چیلنج قرأت خلف الامام
- جواب چیلنج رفع یدین
- جواب چیلنج 20 تراویح
- کیاکوئی چیزنفع ونقصان نہیں دے سکتی
- دوراستے
- نقاب کشائی
- مذاہب فقہ کی شرعی حیثیت

آپ کی یہ کاوشیں دراصل فیض محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اور عطائے ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اللہ عزّ وجل آپ کو دین متین کی لازوال خدمت کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ غلام مرتضٰی شازی مدظلہٗ:

شیخ طریقت محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے فرزند ارجمند صاحبزادہ علامہ پیر غلام مرتضٰی شازی مدظلہٗ ہیں۔ آپ تحفظ ختم نبوت تحریک نفاذ نظام مصطفٰے میں ماضی

میں بھرپور، تاریخی اور قابل فخر سیاسی کردار ادا کرنے والے اپنے عظیم والد گرامی کے سیاسی جانشین ہیں۔

قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی آپ کو سیاست میں نیابتِ ابو الفیض رحمۃ اللہ علیہ کی خلعتِ فاخرہ زیب تن کروادی تھی، اپنے دیگر صاحبزادگان کی طرح قبلہ شاذی صاحب موصوف کو بھی درس نظامی کی کتابیں قبلہ محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے خود پڑھائی تھیں اور دورہ حدیث شریف کے لئے آپ کو حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں بھیج دیا گیا تھا۔ جہاں سے آپ نے 1989ء میں (شہادۃ العالیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ) کا امتحان پاس کیا اور ایم اے عربی واسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔

آپ خطیب دلنواز بھی ہیں اور آج کل جامع مسجد پیر بہار شاہ شہر شیخوپورہ میں خطیب اعظم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، آپ چار سال تک ضلعی عشر و زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ آپ جمعیت علمائے پاکستان کے صوبائی جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ آپ ضلعی امن کمیٹی کے بھی ممبر ہیں، مذہبی و سیاسی لوگوں میں آپ کی عزت وتکریم سے انکار ناممکن ہے۔

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ فاؤنڈیشن پاکستان کے بانی اور محرک ومحور بھی آپ ہیں۔

حضرت مولانا علامہ محمد فیض اللہ فیضی مدظلہٗ:

''ابوالفیض'' اگر حضرت محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت تصور کی جائے تو یہی صاحبزادہ محمد فیض اللہ فیضی مدظلہٗ ہیں جن کی وجہ سے قبلہ محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام سے پہلے لفظ ابوالفیض کی کنیت تحریر کرتے تھے۔ علامہ محمد فیض اللہ فیضی میں ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کا فیض بقدر وافر موجود ہے آپ مہمان نوازی اور محبت وشفقت جیسی صفاتِ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے مظہر ہیں۔

آپ نے خانقاہ ڈوگراں میں واقع دولت خانۂ ابوالفیض میں 1970ء میں آنکھ کھولی، میٹرک کا امتحان آپ نے 1987ء میں خانقاہ ڈوگراں سے ہی پاس کیا۔ 92-1991ء میں گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج سانگلہ ہل سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔93ء میں لاہور بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا ۔1993ء میں فاضل درس نظامی کی ڈگری حاصل کی اور پھر عربی اور اسلامیات میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔

دورانِ عرصۂ طالبعلمی آپ نے انجمن طلباء اسلام جیسی متحرک، غیر سیاسی طلبہ تنظیم میں نمایاں تنظیمی و تبلیغی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔آپ انجمن طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اور ناظم لاہور ڈویژن رہ چکے ہیں۔آپ نے بہت متحرک رہ کر کام کیا، راولپنڈی، چکوال، پنڈ دادنخان، اوکاڑہ اور قصور کے تنظیمی دورے یادگار ہیں۔المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے علاوہ آپ نے ابوالفیض فری ڈسپنسری بھی قائم کر رکھی ہے جو گزشتہ دو سال سے دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔جس کے انچارج ڈاکٹر محمد سعید ساجد ایم بی بی ایس (سابق ناظم اے ٹی آئی علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور) ہیں جبکہ ڈسپنسرز کی حیثیت سے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ بزمی اور ڈاکٹر محمد اکرم کام کر رہے ہیں۔

دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں میں مدرس کے طور پر خدماتِ دین کماحقہٗ سرانجام دے رہے ہیں۔

الحاج محمد عطاء المصطفیٰ رضوی مدظلہ:

ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے چھٹے صاحبزادہ صاحب محمد عطاء المصطفیٰ ہیں۔

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر اوصافِ جمیلہ کا پرتو آپ کی شخصیت سے ہویدا ہے۔آپ سلمہٗ ان دنوں اسپین میں قیام پذیر ہیں۔

اپنے والدِ گرامی کی معیت میں حج بیت اللہ شریف اور حاضری مدینہ منورہ کی

سعادت حاصل کر چکے ہیں تبلیغی دوروں میں اکثر اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق سفر رہے۔ اپنے والد گرامی کے علمی اور روحانی مشن کی تکمیل کیلئے بھائیوں کے شانہ بشانہ بڑی دلچسپی سے سرگرم عمل رہتے ہیں بہت نیک فطرت اور صالح نوجوان ہیں۔

حضرت علامہ محمد ضیاء المصطفٰے مدظلہ:

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے پانچویں گوشۂ جگر صاحبزادہ محمد ضیاء المصطفیٰ مدظلہٗ اہلسنت و جماعت خانقاہ ڈوگراں کے امیر ہیں۔ فاضلِ درس نظامی ہیں اور دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں میں بطور مدرس خدمات سرانجام دینے کے علاوہ دارالعلوم کے شعبہ کمپیوٹرز کے انچارج بھی ہیں۔

محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف پر تبصرے

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی اس صدی کے عظیم شخصیت تھے اور حضرت علامہ اقبال کے الفاظ میں "اس صدی میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا"۔

اس وقت جب کہ دین حقہ کو نت نئے معنی پہنائے جا رہے تھے، آپ نے مذہب حقہ اہل سنت و جماعت کی صحیح ترجمانی فرمائی اور اس بھرپور انداز میں فرمائی کہ مخالفین آج تک جواب سے عاجز ہیں اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی عبارات کو غلط رنگ میں پیش کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی سعی ناتمام کرتے رہتے ہیں، ایسی ہی کتاب "چہل مسئلہ" گکھڑ منڈی سے شائع ہوئی جس میں فاضل بریلوی کی کتب کے حوالہ جات ہیں تحریف یا ردّ و بدل کر کے غلط رنگ میں پیش کیا گیا، چنانچہ ضرورت تھی کہ کوئی صاحب قلم اس دیدہ دلیری اور بددیانتی کا پردہ چاک کر کے حقیقت حال کو واضح کرتا مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی نے زیر نظر کتاب ضرب مجاہد میں اسی ضرورت پر قلم اٹھایا ہے اور ان کے ایک ایک اعتراض کی قلعی کھول دی ہے۔ جس سے مخالفین کا وہ محل زمین پر آ رہا ہے جس کی دیواریں ریت پر اٹھائی گئی تھیں۔ طالبانِ حق کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

(تبصرہ نگار: گل محمد فیضی بی۔اے)

ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور شمارہ جنوری ۱۹۷۶ء

کچھ عرصہ مولوی سرفراز گکھڑوی نے ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے محمد کریم بخش مظفر گڑھی کا رسالہ ''چہل مسئلہ'' حضرت بریلویہ'' کے نام سے شائع کر دیا تھا۔ اس رسالہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصانیف مبارکہ کو توڑ مروڑ کر غلط حوالے پیش کر کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے غلط نتائج اخذ کرنے کی سعی ناتمام کی گئی تھی۔ اس رسالہ کا جواب فاضل محترم مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم صاحب چشتی رضوی نے تحریر فرمایا ہے اور ہر حوالے میں قطع برید اور خیانت ثابت کر کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔ ضرب مجاہد اور چہل مسئلہ پڑھنے کے بعد یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ مخالفین اہل سنت علمی اعتبار سے محض تہی دامن ہیں اور علماءِ اہلسنت کے بارے میں عوام کو غلط تاثر دینے کے لئے کذب بیانی، بددیانتی اور بہتان سے کام لیتے ہیں۔

(تبصرہ نگار: مولانا محمد افضل کوٹلوی، ایم۔اے)

ماہنامہ ''فیض رضا'' فیصل آباد (شمارہ ستمبر ۱۹۷۵ء)

''ضربِ مجاہد'' مولانا علامہ محمد عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے جس میں رسالہ ''چہل مسئلہ'' کے دندان شکن جواب کے علاوہ دیوبندیوں پر ۴۵ مسائل کا مزید بوجھ لاد دیا ہے اور آخر میں ان گندم نما جو فروشوں کی ۴۶ علامات جمع فرمائی ہیں۔

(تبصرہ نگار: مولانا محمد حفیظ نیازی)

ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ (شمارہ نومبر ۱۹۷۵ء)

محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف پر تقریظات

تقریظ

ممتاز دانشور ماہر تعلیم پروفیسر محمد حسین آسی

سابق صدر (شعبہ اردو) گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ

شیطان، جن ہو یا انسان اس کا کام وسوسے ڈالنا ہے یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس . (القرآن) اللہ والوں کی ریت شیاطین کا مقابلہ کر کے بنی نوع کو ظلمت، وہم و وسوسہ سے نجات دینا ہے۔ چنانچہ پیکر زہد و تقویٰ، مخزن علوم نقلی و عقلی، شیخ العلماء، بدر الفضلاء حضرت مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی صاحب مدظلہ العالی نزیل خانقاہ ڈوگراں شریف کا یہی مقصد حیات ہے۔ وہ جب دیکھتے ہیں کہ چند رہزن حضور پرنور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیدھی سادی امت کی متاعِ ایمان لوٹنے کے درپے ہیں، ''خانقاہ'' سے نکل کر رسم شبیری ادا کرنے کے لئے نکل آتے ہیں۔ زیر نظر کتاب جسے انہوں نے بجا طور پر ''ضرب مجاہد'' کا نام دیا ہے۔ مذکورہ چہل مسئلہ کا بہترین ردّ ہے، اس میں انہوں نے نمبروار غلط فہمیوں کا جواب دیا اور حق کو پوری آب و تاب کے ساتھ روشن کر دیا ہے۔ چہل مسئلہ کے دوسرے ایڈیشن پر سرفراز گکھڑوی صاحب نے جو حاشیہ چڑھایا ہے، حضرت مصنف مدظلہ نے اس کی قلعی بھی کھول دی ہے اور اس کے مطالبات کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اب چہل مسئلہ اور ضرب مجاہد دونوں کو پڑھ کر ظلمت اور نور کو پہچاننا کوئی مشکل نہیں رہا۔

کتاب میں پیچیدگی اور ابہام ہرگز نہیں بلکہ ابہامات کو ختم کر کے نہایت سادگی سے حقائق کو آشکار کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا کے آئینہ کردار کا خاص جوہر اخلاص ہے۔ وہ نمود و نمائش، تصنع اور تکلف سے کوسوں دور ہیں، انہیں صرف حق واضح کرنا مطلوب ہے اور

یہی ان کا نصب العین ہے۔

چنانچہ ان کی ہر تحریر میں یہ وصف جمیل موجود ہے، بعض لوگوں نے سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عصمت پر حملہ کیا تو حضرت مولانا نے عصمت ابی البشر لکھ کر مخالفین، معاندین کو دندان شکن جواب دیا۔ بعض لوگوں نے اہل ایمان کے سر ''شرک'' کا الزام تھوپنا چاہا تو مولانا کی ''التوحید'' آڑے آئی اور کتاب وسنت کی تصریحات سے، ''شرک خانہ'' ساز کی دھجیاں بکھیر دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ احقاق حق اور ابطال باطل کا یہی جذبہ ایمان کی پہچان اور علمائے حق کا سرمایۂ حیات ہے، ہمارے دور میں ایسے مجاہدانِ حق پرست کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے، جو اپنی توانائیاں دین حنیف کے لئے وقف کئے ہوئے ہوں، روپہلی مصلحتوں کے پیش نظر مجمع دار لچھے دار واعظوں کی بھی کمی نہیں، سیاست کی پگڈنڈیوں میں الجھ کر اپنے فرائض منصبی سے غفلت برتنے والے بھی موجود ہیں۔

مگر اپنا تن من دھن ناموس محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فدا کرنے والے کم بلکہ بہت کم ہیں، حضرت ابوالفیض کا تعلق اسی کمیاب گروہ سے ہے، خداوندِ کریم کی بارگاہ میں نہایت عجز وانکسار سے دست بدعا ہوں کہ مولانا کا سایہ ہما پایہ تادیر قائم رہے اور ان کی مجاہدانہ ضربیں قیامت تک باطل کا سر پھوڑتی رہیں۔

کتاب ہذا کے ناشر، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی سلمہ ربہٗ آپ ہی کے فرزند ارجمند اور آپ کی تربیت کا جیتا جاگتا ثمرہ ہیں۔ اپنے والد ماجد کے جسمانی و روحانی اثرات ان کے چہرے بشرے اور سیرت وکردار سے نمایاں ہیں۔ بلند حوصلگی، وسیع النظری، عمیق فکری اور صلاح عملی وہ چار عناصر ہیں جن سے ان کی شخصیت کی تعمیر ہوئی ہے۔

حضرت اختر الحامدی علیہ الرحمہ کا یہ شعر انہیں دیکھ کر یاد آتا ہے۔

ان کی دھن ، ان کی لگن ، ان کا تصور ، ان کی یاد
مختصر سی ہے مگر ہے سامانِ حیات

علامہ نور المصطفیٰ رضوی انجمن طلبہ اسلام (پاکستان) کے مرکزی صدر رہ کر اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے نوجوانِ ملت کو جس بیداری فکر وعمل سے مالا مال کر چکے ہیں۔ کسی سے مخفی نہیں، آجکل جامع ابوحنفیہ کالج روڈ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کے ورودِ مسعود اور پھر شبانہ روز تبلیغی مساعی نے شہر اقبال کو نکھار کر رکھ دیا ہے۔ غرض خدمت اسلام کی جو تڑپ انہیں ورثے میں ملی، اس سے انہوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور فیض پہنچایا ہے۔

ربّ تعالیٰ اپنے حبیب پاک سرورِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل انہیں بیش از پیش توفیق تبلیغی واشاعت ارزانی فرمائے اور اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چل کر بیداری ملت کا سبب بنائے۔ نیز اس کتاب کو قبول خاص وعام کا شرف بخشے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

تقریظ

حکیم اہلسنت محترم جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

آج سے چند سال قبل جناب ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب پروفیسر اردو کالج کراچی میرے پاس تشریف لائے تو باتوں باتوں میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آ گیا تو میں نے کہا کہ علمائے دیوبند واہلحدیث کی طرف سے امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں تحریف وتدلیس سے کام لیا گیا ہے۔ مثلاً چہل مسئلہ مؤلفہ مولوی پروفیسر کریم بخش، میری اس بات کا قادری صاحب کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ ..... بھی کوئی "چہل مسئلہ" مؤلفہ پروفیسر کریم بخش اور ردّ چہل مسئلہ مؤلفہ فاضل جلیل حضرت مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ

(خانقاہ ڈوگراں) کا ایک ساتھ مطالعہ کرے گا تو اس پر حق واضح ہو جائے گا اور میرے اس دعویٰ کو تسلیم کرے گا کہ مخالفین نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں میں تحریف و تدلیس سے کام لیا ہے۔

آخر میں اس کتاب کی اشاعت جدید پر ناشرین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ قارئین اہل سنت اس مفید کتاب سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

تقریظ

از:۔ شیخ الحدیث استاذ العلماء

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عزیزی صاحبزادہ نور المصطفیٰ سلمہٗ ربہ۔۔۔ دعائیں

رسالہ تذکار شہداء موصول ہوا۔ اس سے قبل ''ضربِ مجاہد'' ملی تھی۔ ماشاء اللہ حضرت شیخ القرآن علامہ محمد عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے بہت عمدہ طریقہ سے مخالفین اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز پر الزامات کے مسکت جوابات دیئے ہیں۔ اس کا پہلا ایڈیشن پہلے مل چکا تھا، یہ اہلسنت کے حلقہ میں مقبول ہونے کی بیّن دلیل ہے کہ بار بار ایڈیشن نکل رہے ہیں۔ میرا تاثر یہ ہے کہ اس کی افادیت کی روشن دلیل یہ ہے کہ اس کے لکھنے والے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے سچے عاشق اور ملک کے جید عالم دین ہیں، انہیں قدرتِ کاملہ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی ہے۔ سلف صالحین کی عظمت کے نقیب اور بہترین مدرّس ہیں۔ خدائے قدوس اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اس سعی کو قبول فرمائے اور برادرانِ اہل سنّت کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مصنف کا سایہ عاطفت ہم سب اہلسنت پر قائم و دائم رکھے اور انہیں مزید خدمت دینی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریظ

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی تقریظ سے ایک اقتباس

حضرت پیر طریقت مولانا ابو الفیض محمد عبدالکریم چشتی رضوی مدظلہ، مہتمم دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ نے پیش نظر رسالہ ''ضربِ مجاہد'' میں حقائق کے رخ زیبا سے نقاب الٹ دیا ہے۔ مستند حوالہ جات اور معقول دلائل سے ''چہل مسئلہ'' کے جھوٹے تارو پود بکھیر دیئے ہیں۔

یقین کیجئے کہ امام اہل سنّت احمد رضا خاں بریلوی حق وصداقت کے وہ علم بردار ہیں کہ مخالفین ان کے خلاف جس قدر گرد وغبار اڑانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی شخصیت اسی قدر نکھرتی چلی جارہی ہے۔ پاکستان اور ہندوستان تو کیا دوسرے ممالک کی یونیورسٹیوں میں بھی ان پر تحقیق کی جارہی ہے۔ مقالے لکھے جارہے ہیں اور دن بدن ان کی قد آور شخصیت نمایاں ہوتی جارہی ہے اور ان کے علمی قد وقامت کا شعور بڑھتا جارہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی صاحب مدظلہ کی اس سعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اسے ذریعہ ہدایت بنائے اور ان کے سعادت مند فرزندانِ گرامی مولانا نور المجتبیٰ اور مولانا نور المصطفیٰ رضوی صاحبان کو تدریس، تبلیغ اور تصنیف کے شعبوں میں کارہائے نمایاں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریظ

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، صدر المدرسین

حضرت مولانا علامہ غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

الحمد للہ رب العالمین و الصّلوۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و علی آلہ البررۃ المتقین و اصحابہ الکملۃ الواصلین اجمعین.

اما بعد! میں نے رسالہ ''التوحید'' رشحاتِ قلم علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی دامت برکاتہم العالیہ بعض مقامات سے دیکھا۔ ماشاء اللہ توحید اور علم غیب میں اجمالاً بہت کچھ ذکر کر کے کوزے میں دریا سمو دیا ہے۔ ایسے رسالے عوام کے لئے سبیل رشاد اور قولِ سَدید کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کو مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریظ

شیخ التفسیر، استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

سلام مسنون! گرامی نامہ ملا۔ ساتھ رسالہ ''التوحید'' بھی مطالعہ بالاستیعاب تو نہیں ہوسکا۔ چند مقامات دیکھے ماشاء اللہ رسالہ تحقیق سے لبریز ہے۔ اہل حق کے لئے مشعل راہ ہے۔ مخالفین نے ماننا بھی کب ہے جبکہ ان کے تالے ازل سے بند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: '' افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا '' رسالہ میں مجھے سب سے زیادہ یہ بات بہت پسند آئی کہ آپ نے توحید کی تحقیق میں اکثر مسائل آسان لفظوں سے سمجھائے ہیں۔ خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

تقریظ

مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب زید مجدہٗ

ناظمِ اعلیٰ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

نحمده و نصلي على رسوله الكريم و على اله و اصحابه اجمعين اما بعد !!

نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری، جلوہ گری کے بعد حق اتنا واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا: ان الشیطان قدئین ان یعبد فی جزیرۃ العرب شیطان جزیرہ عرب میں اپنی عبادت (شرک) سے مایوس ہو چکا ہے۔ (مسند احمد ص ۱۲۶) نیز ارشاد فرمایا: انی لست اخشی علیکم ان تشرکوا و لکنی اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوھا مجھے اس بات کا قطعاً ڈر نہیں کہ تم شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن اس بات کا ضرور ڈر ہے کہ تم دنیا میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ (صحیح بخاری ص ۵۷۸)

سرکارِ دو عالم ﷺ کے ان ارشادات کے پیش نظر مسلمانوں کے متعلق یہ تصور بھی نہیں کرنا چاہیے تھا کہ شرک میں مبتلا ہوں گے لیکن اس کے باوجود مختلف حلقوں کی طرف سے آئے دن ان بھولے بھالے مسلمانوں پر جو شرک کے فتوے صادر ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی رسولِ اکرم ﷺ نے پہلے ہی امت کو خبردار کر دیا تھا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک مجھے تم پر ایک ایسے شخص کا خوف ہے جو اتنا قرآن پڑھے گا کہ اس کے چہرہ پر قرآن کی رونق بھی نظر آنے لگی گی۔ اس کا اوڑھنا بچھونا بھی اسلام بن جائے گا جب تک اللہ چاہے گا اس کو یہ حالت لاحق رہے گی پھر اس سے یہ حالت چھن جائے گی۔ وہ شخص قرآن حکیم اور اسلام کو پس پشت پھینک کر اپنے پڑوسیوں پر شرک کا فتویٰ صادر کر کے ان سے جنگ کرے گا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ان دونوں میں سے شرک کا حقدار کون ہو گا۔ جن بے چاروں پر شرک کا فتویٰ لگے گا وہ یا شرک کا فتویٰ

صادر کرنے والا، غیب کی خبریں دینے والے (نبی) نے ارشاد فرمایا، بلکہ شرک کا فتوئی صادر کرنے والا ہی شرک کا حق دار ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۵)

استاذ العلماء حضرت العلام مولانا محمد عبدالکریم صاحب ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے اس اہم مسئلہ پر قلم اٹھایا اور کتاب وسنت کے واضح دلائل سے مسلک اہل سنت کی حقانیت کو آشکارا فرمایا۔

امید واثق ہے کہ حضرت العلام کا یہ کتابچہ عقیدہ کی اصلاح میں اہم کردار ادا کرے گا۔

تقریظ

ممتاز دانشور، محقق پروفیسر محمد یٰسین آسی سابق صدر (شعبۂ اردو)

ہاں ہاں، خالص توحید، وہی ہے جو قرآن پاک نے سمجھائی اور آج تک جسے اہل بیت اطہار، صحابہ کرام محدثین، مجتہدین، اولیاء، اصفیاء علیہم الرضوان توحید مانتے آئے ہیں۔ منافق کی توحید نہ خالص ہے اور اس خالص و نہ خالص توحید کا فرق بیان کرنے کے لئے شیخ الحدیث والتفسیر مخدوم العلماء مقدام الفضلاء حضرت العلامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم مدظلہ ابدالوی چشتی رضوی نزیل خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ نے زیر نظر نہایت مفید و وقیع رسالہ ''توحید کیا ہے'' کے نام سے تحریر فرمایا ہے۔ مولانا المحترم مدظلہ ان علمائے سلف کی سچی یادگار ہیں جنہوں نے ہر نازک وقت پر اسلام، ایمان، قرآن اور صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عظمتوں کا دفاع کیا۔ مولانا المحترم ان علمائے حق کے سرخیل ہیں جو ساری مصلحتیں خدا و محبوبِ خدا (جل علا فصلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا پر قربان کر دیتے ہیں۔ مولانا المحترم ان طالبانِ حق کے لئے مینارۂ ہدایت ہیں جو خلوص دل سے صراط مستقیم پر چلنا چاہتے

ہیں۔ مولانا المحترم ملت کا قیمتی سرمایہ، اہل سنت کی آبرو اور اہل نظر کی دعا و رضا کا محور ہیں۔ مولانا کی کنیت ابوالفیض کا ایک تو سیدھا سادا یہی مفہوم ہے کہ آپ فیض والے ہیں یعنی سر چشمہ فیض ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن ایک دوسرا مفہوم بھی ہیں آپ فیض کے باپ ہیں۔ گویا آپ کی اولاد بھی ماشاء اللہ سراپا فیض ہے اور یہ بھی حقیقت کے مطابق ہے۔ ان کے فرزندانِ ارجمند میں سے کم از کم دو کی تبلیغی مساعی میرے سامنے ہیں۔ ایک علامہ محمد نور المصطفیٰ رضوی اور دوسرے نور المجتبیٰ رضوی۔ دونوں اخلاص کا پیکر، وفا کا مجسمہ، غیرت دینی و ایمانی کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔ اوّل الذکر جن کے ارشاد پر میں اپنے افکار پریشاں معرض تحریر میں لایا ہوں، ملک کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ والد کریم کی تربیت نے سونے پہ سہاگے کا کام کیا ہے اور الحمد للہ ملک کے طول و عرض میں اسلام حقیقی کے فیض کی اشاعت کیے جا رہے ہیں۔

زیر نظر کتابچہ پہلے بھی ''التوحید'' کے نام سے شائع ہوا تھا اور قارئین سے خراجِ تحسین وصول کر چکا تھا۔ اب دوبارہ ''توحید کیا ہے'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں پیرابندی بھی کی گئی ہے اور چھوٹی موٹی سرخیوں سے آراستہ بھی کر دیا گیا ہے۔ گویا ابوالفیض کا فیض التوحید دو آتشہ ہو گیا ہے۔ میری دعا ہے مولانا مدظلہٗ کی اولاد امجاد ان کے مشن کی ترویج و اشاعت میں کامیابی سے ہمکنار ہو۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

(اقتباس)

حضرت شیخ الحدیث علامہ ابوالفیض علیہ الرحمۃ کی تصنیف مبارکہ

''تذکارِ شہداء'' پر تقریظ سے ایک اقتباس

از: پروفیسر محمد حسین آسی، دامت برکاتہ العالیہ

اس کتابچے میں ان تینوں عظیم وجلیل شخصیتوں کے یکجا ذکر خیر کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ایام شہادت باہم قریب واقع ہوئے ہیں یعنی ذوالحجہ، محرم الحرام میں۔ ذکر تفصیلی تو نہیں مگر جامع ضرور ہے۔

اس تحریر کی افادیت کا یہ پہلو نہایت روشن ہے کہ اس کے لکھنے والے ملک کے جید عالم دین، فاضل محقق، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم مدظلہ العالی بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ہیں۔ حضرت والا درجت بلند پایہ مفسر، عالی نظر مفکر اور مسکت قسم کے مناظر ہیں۔ عالم ظاہر کے ذُروۂ علیا پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ آپ علم باطن کے آفتاب نصف النہار ہیں۔ اس نفسا نفسی کی فضا میں ایسے علماء خال خال ہیں جو دین کا سچا درد رکھتے ہیں۔ اور اپنی زندگی اس کی اشاعت وخدمت کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ جو دوسروں کو ہی عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلقین نہیں کرتے بلکہ خود بھی پوری طرح اس رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔ جن کی صورت انوارِ جلال کا مہبط ہے تو سیرت صداقت احوال کا مرقع۔ جن کا ناخن تدبیر عملی مشکلات کو حل کرتا ہے تو صحبت دل کی ظلمات کا مداوا حضرت مولانا محترم مدظلہم العالی علمائے حق کے مختصر سے قافلے کی رونق و زینت ہیں۔ زمیندار ہونے کے باوجود انہیں زمین کی بجائے کشتِ ایمان کی آبیاری زیادہ مرغوب ہے اور سچی بات یہ ہے اس حق میں انہیں قدرت کاملہ نے بڑی مہارت اور کامیابی سے نوازا ہے۔ تربیت افراد سے جو تعلیم وتدریس کا اصل مقصود ہے، سے انہیں گہرا شغف ہے اور ان کے تلامذہ میں اس کے اثرات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

وہ زاہد شب زندہ دار ہیں اور فقیر غیور کے وارث ہیں۔ تہجد کے نوافل سے لے کر عشاء کے بعد تک مسجد ہی میں معتکف رہتے ہیں اور یہ ان کا معمول بن گیا ہے۔ چند بار انہیں اسیری کا شرف بھی حاصل ہوا تو یہیں سے سوچئے جس قید تنہائی کا آغاز گوشۂ مسجد سے ہوگا ظاہر ہے مرد مومن کے لئے تو وہ بلندئ پرواز کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

ان کے پروردہ آغوش ناز، ان کے نورِ نظر حضرت مولانا محمد نور المصطفیٰ رضوی سلمہٗ ربہٗ جن گوناگوں علمی و عملی صلاحیتوں سے آراستہ و پیراستہ ہیں ان کے حسن تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مولانا صاحب موصوف دین حق کے سچے سپاہی، سلف صالحین کی عظمت کے نقیب اور اسلام کے پرجوش مبلغ ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ کا حسن قبول قابلِ داد بھی ہے اور لائق رشک بھی۔ وہ لوگ جو تبلیغ کے نام پر روپہلی مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اخلاص کی دولت لازوال سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ مولانا طاہر لاہوتی ہیں اور کسی کے زیرِ دام آنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ان کا عنوان آرزو یہ ہے:

غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ کے نام پر سودا سر بازار ہو جائے

میں نے انہیں قریب سے دیکھا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ انہیں دیکھ کر بہت سکون ملا ہے۔ وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے عاشق صادق ہیں۔ ان میں اپنے محبوب کی سیرت کا فیض چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اپنے والد ماجد مدظلہ کے زیر سایہ عرفان و ایقان کی منزلیں طے کر رہے ہیں اور دعا ہے کہ وہ اسی راہ پر گامزن رہیں۔

اس کتابچے کی اشاعت ان کے حسن سعی کا نتیجہ ہے۔ ربّ تعالیٰ اپنے حبیب اعظم، نور مجسم، سید عالم ﷺ کے طفیل کتابچے کے مصنف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو اس سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

مکتوبات

مکتوب
محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ بنام محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

عزیز محترم مولانا محمد عبدالکریم صاحب سلمہٗ

ہدیہ سلام مسنون ......خیر و عافیت

آپ اس خط کے دیکھتے ہی تیاری کریں اور سرگودھا پہنچیں، ایک مسجد میں آپ کو جمعہ پڑھانا ہے، خطیبانہ لباس پہن کر آئیں، شیروانی، عمامہ، شانِ رسالت کے موضوع پر خوب تقریر کر کے آئیں۔ ابھی نام لے کر ردّ کرنے کی ضرورت نہیں، مسئلہ جو بیان ہو مدلل ہو، سرگودھا میں اب سنیوں کا چرچا ہو رہا ہے اور وہابیہ پریشان ہیں ان کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔

عزیز و احباب کو سلام۔ والسلام والدعا

خادم اہل سنت و جماعت ابوالفضل غفرلہٗ

از لائل پور ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ

نوادرات محدثِ اعظم (مؤلفہ مولانا جلال الدین قادری)

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور صفحہ 320

☆☆☆☆☆

مکتوب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز
بنام مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

اس سال حضرت مولانا ولی النبی صاحب جو پشاور کے علاقہ کے ہیں اور قابل

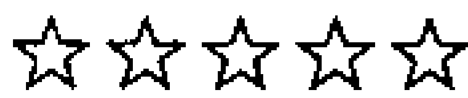
مدرس ہیں اور پیر زادے اور شریف طبیعت ہیں، تقریباً ۴۵ سال ان کی عمر ہے۔ میرے اجمیر شریف کے زمانۂ تعلیم میں جب میں اوپر کی کتابیں پڑھتا تھا تو یہ وہاں ابتدائی کتابیں پڑھتے تھے۔ ان مولانا کا تقرر ہمارے جامعہ میں ہوگیا، علم ریاضی اور معقول کی تعلیم دیتے ہیں، جامعہ میں رونق ہے، حضور غوثِ پاک، حضرت داتا صاحب، حضرت سلطان الہند غریب نواز قدس سرّہ کی برکت ہے، آپ نے چاند کی تاریخ کے متعلق پوچھا ہے تو اس کے متعلق آپ کیا پوچھتے ہیں جیسے اور سینکڑوں باتوں کا رونا ہے دین کے دشمن ملک کے بدخواہ دین کے غدار مولویوں نے بھی پاکستان میں ایک فتنہ وفساد برپا کر رکھا ہے۔ کئی بھیس بدلتے ہیں اور اسلام کا نام لے کر بے چارے سیدھے سادھے مسلمانوں کو خراب کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کا پیارا مہینہ تیس دن کا ہوا مگر ان غدار مولویوں نے صرف حکومت کے کہنے پر ہزاروں مسلمانوں کے روزے برباد کیے، لائل پور میں بعض حکام کے اصرار کرنے پر مولوی یونس احراری دیوبندی اور ان کے ساتھی دیوبندی مولویوں نے مل کر جعلی فرضی شہادتیں بنالیں اور رات کے ڈیڑھ بجے جبکہ مسلمان سحری کھانے اٹھے تو بغیر ثبوت شرعی گولہ چھوڑ دیا اور اعلان کر دیا کہ صبح عید ہے، سارے شہر لائل پور میں ہنگامہ برپا ہوگیا اردگرد کے چکوں میں شور وغل مچ گیا، ہم نے اسی رات کے ایک بجے شہر کے مختلف محلوں میں اپنے آدمی بھیج دیئے اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرادیا کہ خبردار آج عید نہ کرنا چاند کا کوئی ثبوت شرعی نہیں ہے۔ سحری کھاؤ، روزے رکھو، چنانچہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بازاروں میں بھی اعلان کرایا ہفتہ کے دن وہابیوں نے عید کی لیکن چوری چھپے، ہفتہ کے دن شہر میں کوئی عید کے آثار نمایاں نہ تھے، خدا کے فضل سے دو سال سے تقریباً جمہور و پبلک کو جامعہ رضویہ کے فتویٰ کا اعتبار ہے، جو تاریخ عید کی ہمارے یہاں سے مقرر ہوتی ہے پبلک اسی پر عمل کرتی ہے رات کے ۲ بجے سے لے کر تقریباً دن ۱۰ بجے تک شہر کے مختلف محلوں سے، گردونواح کے چکوں سے اور دور دور مقامات سے یہاں تک کہ چنیوٹ اور سرگودھا سے کثرت سے لوگ آئے یہ تحقیق کرنے کے لئے آج عید ہے کہ کل۔ یہاں پر سے تحریر لکھ کر دی گئی اور جامعہ کی مہر کر

دی گئی کہ عید ہفتہ کی نہیں بلکہ اتوار کی ہے۔ جب اتوار کو کمپنی باغ بوہڑاں والی گراؤنڈ میں نماز عید ہوئی تو تقریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا جس میں سینکڑوں وہابی ایسے تھے کہ ہفتہ کو عید پڑھ چکے تھے وہ بھی اتوار کو دوبارہ اہلسنت کے ساتھ عید پڑھ کر گئے۔

جن حکام نے ہفتہ کو عید کی تھی وہ بھی بہت نادم و پشیمان ہوئے اور اتوار کو انہوں نے بھی عید دوبارہ پڑھی۔ ہفتہ کے دن عید کا جن وہابی مولویوں نے فتویٰ دیا تھا وہ سب گھروں میں چھپ گئے اور دو تین روز تک عام طور پر باہر نہیں نکلے۔ وہابیوں کے نزدیک یہ عید کا مہینہ 31 دن کا ہوا انہوں نے ہفتہ کی عید کی اور پیر کو چاند دیکھا ہے۔ ذی قعدہ کا تو ان کے نزدیک عید کا مہینہ 31 دن کا ہوا جب سے چاند سورج پیدا ہوئے اور جب سے دنیا ہے چاند کا مہینہ 29 کا ہوتا ہے یا 30 کا ہوتا ہے مگر پون صدی کے وہابیوں دیوبندیوں نے خلافِ شرع 31 کا مہینہ بنالیا ہے۔ بعض مہینے انگریزوں کے نزدیک 31 کے ہوتے ہیں اور بعض مہینے ہندوؤں کے 32 کے ہوتے ہیں، یہ کانگریسی اثر کی نحوست ہے اور انگریزی کی پیوست ہے کہ دیوبندیوں نے 31 دن کا قمری مہینہ منایا۔ آئندہ لوگ 32 دن کا مہینہ منائیں تو کیا تعجب انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ لوگ وعظوں میں یہ کہیں کہ انگریزی طریقے پر نہ چلو اور خود ۳۱ دن کا مہینہ منا کر انگریزوں کے طریقے پر چلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نوادراتِ محدثِ اعظم (مؤلفہ مولانا جلال الدین قادری)

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور (ص 324)



مکتوب حضرت محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز

بنام مولانا محمد عبدالکریم صاحب

عزیز محترم فاضل نوجوان مولانا سلمہٗ 786/92

ادعیہ صالحہ سلام مسنون خیر و عافیت

آپ کا لفافہ ملا، بہت دنوں کے بعد ملا، کاشف کوائف ہوا، باعث خیریت وسرور ہوا، آپ کے درس کی مشغولیت اور خدمت تدریسی سے بہت خوشی حاصل ہوئی، آپ نے لکھا ہے کہ شیعہ رافضی لوگوں نے بہت ستایا ہے تو ان لوگوں کے متعلق ان کی بے دینی کے ردّ اور مذہب اہل سنّت و جماعت کی تبلیغ واشاعت کے لئے کمر بستہ رہیں، حق کی فتح ہوتی ہے، مولیٰ عزّ وجل آپ کو فتح ونصرت عطا فرمائے۔

کسی گمراہ کی گمراہی کے ردّ کرنے کے لئے اس کی کتابوں کا ہونا ضروری ہے۔ شیعہ روافض کی ایک مشہور کتاب کافی کلینی ہے، جیسے ہمارے یہاں بخاری شریف ہے، ان کے یہاں ویسے ہی کافی کلینی ہے، یہ کتاب لکھنؤ مطبع نولکشور یا لاہور کشمیری بازار کے کتب خانوں سے غالبًا ملتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ شہر سرگودھا میں بھی مل جائے یہ کتب اگر آپ کے پاس ہو تو پھر شیعہ رافضی آپ کو نہ ستائیں گے اگر ہو سکے تو قصبہ بھیرہ ضلع سرگودھا سے رسالہ شمس الاسلام کے چند پرچے منگوالیں، بلکہ بہتر یہ ہے کہ حضرت مولانا نور بخش رحمۃ اللہ علیہ توکلی کی کتاب مستطاب تحفۃ الشیعہ ہر دو جلد لاہور حزب الاحناف یا نوری کتب خانہ داتا دربار قدس سرہ العزیز سے مل سکتی ہے۔ بڑی اچھی کتاب ہے، جامعہ رضویہ کے کوائف بہت اچھے ہیں، دورۂ حدیث شریف کے طلباء ابھی سالوں سے زیادہ ہیں اور ابھی شروع سال ہے طلباء کی آمد ہے۔

والسلام والدعا

فقیر ابوالفضل غفرلہٗ

محمد حسین کی جانب سے سلام مسنون

محمد حسین غفرلہٗ متعلم جامعہ رضویہ مظہر اسلام

نوادراتِ محدثِ اعظم مؤلفہ مولانا جلال الدین قادری

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور (صفحہ 321)

☆☆☆☆☆

مکتوب محدثِ اعظم پاکستان بنام

مولانا سیف الدین علیہ الرحمۃ استاذ گرامی (حضرت علامہ ابوالفیض علیہ الرحمۃ)

عزیز محترم مولانا مولوی سیف الدین صاحب سلمہٗ، سلام مسنون، خیر و عافیت!

آپ کو اس بات سے مسرّت ہوگی کہ سرگودھا تین جگہ ہمارے مولوی صاحبان جمعہ پڑھانے جا رہے ہیں، دو جگہ اور جمعہ کے لئے خالی ہوئی ہیں، ان میں سے ایک جگہ کے لئے عزیزم مولانا عبدالکریم کا تقرر کیا جاتا ہے، ان کو آج ہی بھیج دیں تاکہ وہ شام تک سرگودھا پہنچ جائیں، عزیز واحباب کو سلام ودعا

خادم اہل سنت و جماعت ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ

۱۷ جمادی الاول ۷۴ھ

نوادرات محدثِ اعظم

مؤلفہ مولانا جلال الدین قادری

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز

محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق علماءِ کرام

1۔ ابوالخیر حافظ مولانا مولوی محمد سعید صاحب

بمقام چک شہباز، ڈاکخانہ قادر آباد، تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

حال خطیب جامع مسجد علی پورا کال گڑھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

2۔ ابوالالطاف سیّد محمد یعقوب شاہ رضوی

بمقام بھکھی ضلع گجرات، تحصیل پھالیہ، ڈاکخانہ خاص خطیب جامع مسجد پھالیہ

3۔ ابوالعتیق محمد رفیق ابدالی بمقام تخی ابدال ڈاکخانہ کمال تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

4۔ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی

بمقام ابدال ڈاکخانہ سالم تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا رخانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

5۔ ابوالوفا محمد عبدالاحد نقشبندی

کوٹ بھٹی، ڈاکخانہ خاص تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

6۔ ابوالحسن محمد شریف صاحب پاکپتنی خطیب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

7۔ ابونعیم محمد عبدالقوی صاحب

بمقام ساہیوال ضلع سرگودھا تحصیل وڈاکخانہ خاص حال

خطیب جامع چشتیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

8۔ محمد منظور احمد صاحب

بمقام پنجاں والی ڈاک خانہ مانگٹانوالہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ

9۔ قاری عبیدالقدیر صاحب

بمقام سانگلہ ہل تحصیل وضلع شیخوپورہ

نوادراتِ محدثِ اعظم مؤلفہ مولانا جلال الدین قادری

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور (صفحہ 370)

مُحدّث آبدالوی رحمۃ اللہ علیہ

کے سانحۂ اِرتحال پر

عُلماء و مشائخ ، دانشور حضرات اور
دیگر شعبہ ھائے زندگی سے وابستہ
مُمتاز افراد کے تأثرات

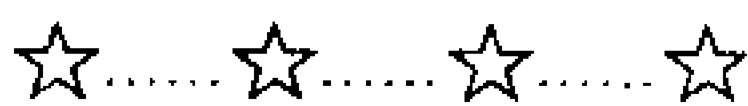
ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ......حق آ گاہ شخصیت

حضرت حارث بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن کسی عیسائی راہب کے پاس سے گزرے جو جنگل میں رہتا تھا ہم نے اس کی ریاضت ومجاہدہ اور خلوت نشینی دیکھ کر اسے اپنے نفس پر اس قدر سختی کرنے سے منع کیا تو اس نے جواب دیا کہ ''یہ فعل مقابلتاً اس امر کے کہ جس کو ہم قیامت میں ملیں گے اور جن سے کہ ہم غافل ہیں، کچھ بھی نہیں ہے، ہم میں سے ایک نے کہا کہ ''ہم تجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں'' اس نے کہا ''پوچھو مگر مختصر کرو کیونکہ وقت واپس نہیں آئے گا اور نہ ہی یہ عمر پھر ملے گی اور ڈھونڈنے والا بڑی تیزی اور جلدی سے آ رہا ہے'' ہم نے اس کے کلام سے تعجب کیا اور پوچھا ''قیامت میں اللہ تعالیٰ کے پاس مخلوق کی کیا حالت ہوگی؟'' اس نے جواب دیا ''مخلوق کی نیتوں کے مطابق'' پھر ہم نے کہا'' کچھ نصیحت کرو'' اس نے کہا'' اپنے سفر کے مطابق زادراہ لو اور اپنی راہ لو''

یہ ایک راہب یا عارف کی بات نہیں بلکہ اس عالم حیات میں جتنی بھی حق آ گاہ شخصیات ہوئی ہیں انہوں نے اپنے نفس کی ریاضت اور مجاہدہ سے ہی اپنے خالق حقیقی کو راضی کرنے کی سعی کمال کی۔ان حق آ گاہ شخصیات میں مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی جیسی قطب عالم ہستی بھی گزری۔ ہے خانقاہ ڈوگراں میں واقع ان کے مزار اقدس پر انوارِ رحمت کی بارش ہو۔(آمین)

صاحبزادہ انس نورانی

مرکزی چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن (ہیڈ آفس کراچی)



آپ کی دینی و علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں

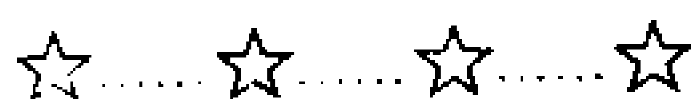
علم کے لحاظ سے ابوالفیض قطب عالم حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات آسمان کی بلندیوں پر متمکن تھی جبکہ مزاج کے اعتبار سے زمین کی سی عاجزی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نصف صدی تک علم وعرفان اور آگاہی حق کے موتی لٹائے اور ہر خاص وعام کو علم کی گوہر پاشیوں سے مستفید کیا، آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے دم قدم سے جگہ جگہ اور شہر شہر علم وعرفان کی محافل منور اور درس وتدریس کی مسندیں آباد ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات تاقیامت جاری رہیں گے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نشست تدریس پر فائز ہو کر وہ باکمال علماء تیار کئے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام تاحشر روشن کرنے کے لئے کافی ہیں اور آپ کے حق میں مستقل صدقہ جاریہ ہیں۔ آپ کی دینی، علمی، مسلکی، تدریسی، قومی، ملی اور سیاسی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔

اللہ ربّ العزت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ہزاروں بلکہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

میاں محمد نواز شریف

سابق وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان



عالم ایمان

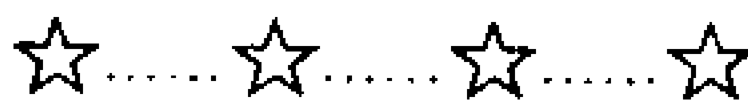
دنیا کے سفر کے لئے بھی انسان رفیق تلاش کرتا ہے تاکہ سفر اچھا کٹ جائے، اسی طرح ہم سب یہاں مسافر ہیں اپنے وطن سے دور اور ہمیں اپنے وطن واپس جانے کے لئے سفر کرنا ہے، اس سفر کے لئے بھی رفیق کی ضرورت ہے۔

حضور ﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ ''پہلے رفیق کی تلاش کرو اور پھر رستہ چلو'' میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایمان اور علم سے بڑھ کر انسان کا کوئی رفیق نہیں اور ایمان کا علم حضرت علامہ مولانا ابوالفیض قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی برگزیدہ اور نیک ہستیوں اور علمائے حق سے ہی ملتا ہے۔

ایک سچے اور برحق علم کے بعد ایمان جب قائم ہو جاتا ہے تو پھر اس ایمان کی حفاظت کے لئے بھی کسی نفس کش (یعنی مردِ کامل) کا دامن پکڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

روح را تاثیر آگاہی بود
ہر کرا ایں بیش اللّٰہی بود

ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی الازہری
مہتمم جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور
ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان



مردِ کامل

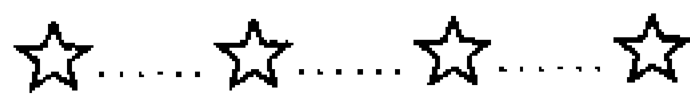
قطب عالم، ابوالفیض حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''الوقت السیف'' یعنی وقت ایک تلوار ہے اور یہ تلوار ایسی ہے کہ اگر آپ اسے اپنی معاشی حالت کی بہتری کے لئے استعمال کریں تو کامیاب ہو سکتے ہیں اگر آپ اسے دشمن پر استعمال کریں تو آپ اپنے دشمن کو زیر کر سکتے ہو اور اگر آپ اس کی طرف سے غفلت کا ارتکاب کریں گے تو یہ آپ کو کاٹ کر رکھ دے گی۔

دنیا میں کسی نے بھی اگر وقت کا تحفظ نہیں کیا تو وقت نے اس کو کاٹ کر رکھ دیا، اور جن بزرگوں نے وقت کا درست اور مکمل استعمال کیا انہوں نے بڑا کارنامہ کیا ہے۔

وقت والوں کو وقت کی قدر کرنے والوں کی پیروی کرتے ہوئے وقت کا احساس کرنا چاہیے، راسخ العقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ عزیمت و استقلال ضروری ہے، اور عزیمت و استقلال کے لئے ابوالفیض مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مردِ کامل کی نگاہِ فیض کا ہونا خوش بختی بھی ہے کیونکہ ان کا یہ قول آج بھی مجھے یاد ہے کہ:

''اپنے مقصد سے جنوں کی حد تک لگاؤ ہونا چاہیے اور وقت کی قدر جاننی چاہیے۔''

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
بانی مرکزی قائد تحریک منہاج القرآن
ماڈل ٹاؤن، لاہور



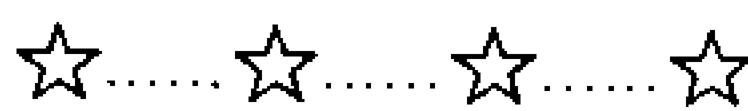
آپ صاحبِ بصیرت عالم تھے

مساجد و مدارس کے بعض علماء سے ہر دور میں افراد ملت اسلامیہ کو یہ شکوہ رہا ہے کہ یہ لوگ اپنی زندگیاں درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ میں گزار دیتے ہیں اگر کسی ملکی، ملی یا دینی تحریک میں شرکت کے لئے انہیں کہا جائے تو یہ علماء پہلو تہی کرتے ہیں۔

لیکن ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ محض ایک مدرسہ کے ناظم و مدرّس کی حیثیت نہ رکھتے تھے بلکہ نگاہ بصیرت و فراست بڑی دور بین تھی، آپ نے اپنی زندگی میں پاکستان یا بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں اور تحریکوں میں بڑی گہرائی و گیرائی سے حصہ لیا اور ہر ملکی، ملی اور اسلامی تحریک میں آپ کا کردار ایک جری قائد کی صورت میں نظر آتا ہے۔

تحریک پاکستان ہو، تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ ہو، تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک تحفظ ناموسِ رسالت آپؒ نے ہر محاذ پر ایثار و ولولہ کا بھرپور اور بے مثال مظاہرہ کیا۔

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی
آستانہ عالیہ محدثِ اعظم پاکستان، فیصل آباد
ایم این اے و مرکزی امیر جمعیت علمائے پاکستان

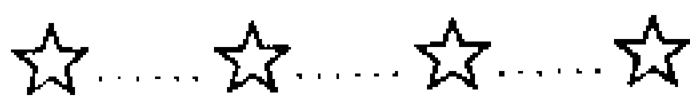


میرے محترم پیشوا

قطب عالم ابوالفیض حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم شخصیت کے متعلق کچھ لکھنا یا اپنی رائے اور خیالات کا اظہار کرنا مجھ جیسے ادنیٰ کے بس کی بات نہیں مجھے اپنی کم علمی اور کم مائیگی کا پورا احساس واعتراف ہے لیکن اپنے محترم پیشوا کی شخصیت پر چند شکستہ سطور لکھنا اپنی زندگی کا ایک عظیم اعزاز سمجھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاء کا حوالہ دوں گا، جس کا مطلب ہے کہ علماء انبیاء کا ورثہ ہیں۔

اس حدیث شریف سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ انبیاء کی وراثت کا حق پورا کرنے کے لئے اوصافِ ظاہری کے علاوہ اوصافِ باطنی بھی پاک ولطیف ہونے چاہئیں، ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ممدوح ابوالفیض باطنی حوالوں سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثہ نظر آتے تھے۔

پروفیسر شاہ فرید الحق
مرکزی رہنما جمعیت علمائے پاکستان آف کراچی



شاد باش اے عشق!!

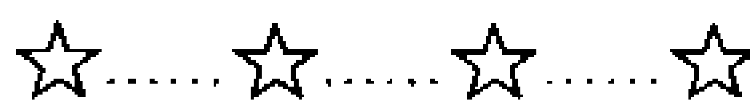
قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان تھک محنتی اور مخلص قیادت میں دارالعلوم جامعہ چشتیہ رضویہ نے تیز رفتاری سے ترقی کی، اپنے قیام کے ابتدائی دور کی شدید مشکلات، مخالفتوں اور رکاوٹوں کے باوجود ترقی کا عمل مسلسل جاری رہا، چراغ سے چراغ جلتا رہا، فیضان علم سلسلہ درسلسلہ تقسیم ہوتا رہا، پتھروں سے ہیرے تراشے جاتے رہے اور مٹی سے انسان بنائے جاتے رہے۔

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

ترجمہ: (خوش رہ اے ہمارے اچھے جنوں والے عشق اے ہماری تمام بیماریوں کے طبیب)

اسی عشق کی بدولت آج دارالعلوم جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ایک مضبوط اور فعال ادارہ کی صورت میں فروغِ علمِ حق کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔

علامہ مفتی صفدر علی اشرفی قادری
جانشین محدث قصوری و مرکزی رہنما جمعیت علمائے پاکستان



پیکرِ فراستِ مومن......علامہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

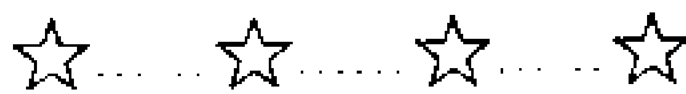
اللہ تعالیٰ نے قطب عالم، ابوالفیض، علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کو بے پناہ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نواز رکھا تھا، جو شاید کسی کسی کے حصے میں آتی ہیں۔ مومنانہ فراست وبصیرت، علمی وجاہت، عقابی نگاہیں، رعب ودبدبہ، تعین منزل، حصول مقاصد ووصول منزل کے لئے ان تھک محنت وجہد مسلسل، یقینِ غیر متزلزل، ٹھوس نظریات، خلوص وللّٰہیت، دین کی تڑپ، مسلک کا درد، جذبۂ صادقہ، اپنے مشن سے جنون کی حد تک لگن اور شوق، دنیا سے بے رغبتی، جاہ ومنصب سے بے نیازی، پابندیٔ وقت اور نظم وضبط آپ کی بنیادی خصوصیات تھیں۔

منعکس در وے ہمہ خوئے خداست

ترجمہ: ان میں اس کی ہر صفت منعکس ہے۔

انجینئر سلیم اللہ خان

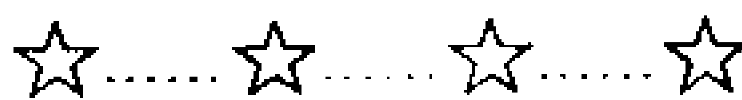
مرکزی امیر جے یو پی نفاذ شریعت



آپ کی صحبت سے ایمان باللہ سے مشرف ہوا

دین حق کے نظام اعتقاد وعمل میں سب سے اہم اور بنیادی امر ایمان باللہ ہے، یعنی توحید خدائے عزوجل کو زبان کی نوک اور دل کی اتھاہ گہرائی سے تسلیم وقبول کر لینا، حتیٰ کہ جتنے بھی عقائد و مذاہب ہیں ان سب کی اصل روح اسی ایمان باللہ کی مختلف تدابیر تکمیل ہیں۔ اس ایمان کے ضمن میں یہ بات بڑی بنیادی ہے کہ اس کائنات کی وسعتوں میں تمام حواضر وموجودات کا اصل منبع، مخزن اور مرجع ذاتِ حق یعنی خدا کی ذات ہے، اس ذاتِ قادر وقدیر کے اذن سے ہی موت وحیات اور گردش لیل ونہار کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ مقدس الہامی کتب پر ایمان بھی ایمان باللہ کے صدقے ہے اور پیغمبرانِ خدا کی حقانیت واتباع بھی ایمان کا جزو ہے اسی تناظر میں آفاقی اور آخری مذہب اسلام کے عامل عالموں کو بھی اس ذاتِ برحق نے محیر العقول برکتوں سے نواز رکھا ہے اور فرشتے ان کی ڈیوٹیاں نبھاتے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ میرا یہ ایمان قطب العالم مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اور تدریس سے پختہ وکامل ہوا۔ حضرت محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ وقت کے ولی تھے۔

محمد یعقوب رضوی
بانی ومہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، شیخوپورہ



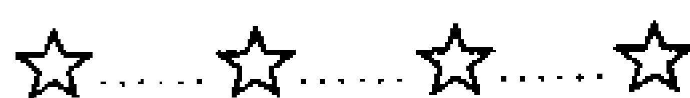
سرِ فلاح

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ یعنی ''فقر میرا فخر ہے''۔ کیونکہ فقر میں انسان بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ مالدار اپنے مال کی وجہ سے بہت سے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ مال دولت کی وجہ سے اس میں کئی غلط قسم کی تمنائیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے وہ فکر اور خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی یہ عادت بگڑ جاتی ہے اور وہ ہر وقت تمناؤں اور خواہشوں میں گھرا رہتا ہے۔

انسان کا اختیار ہی اس کو جزا اور سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ جبکہ بے اختیار کے فعل کا کوئی اعتبار نہیں، اللہ تعالیٰ جب محاسبہ کرے گا تو صرف اختیاری فعل کا ہی کرے گا، کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح خواں ہے لیکن یہ اس کی اضطراری تسبیح ہے، جس کا اسے کوئی ثواب نہیں ملتا جبکہ اقراری تسبیح صرف اولیاء اللہ کا کمال واعزاز ہے۔

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ خیال ہے کہ بندۂ مومن اقرار کر کے اس کی تسبیح کرے تو دنیا و آخرت میں کامران ہوتا ہے۔

سید ریاض حسین شاہ
مرکزی ناظمِ اعلیٰ جماعتِ اہلِ سنت پاکستان



آپ نے لوگوں کو آشنائے راہِ حق کیا۔

آج کے دور میں جبکہ تحقیقات وجدات کی انتہا ہوگئی ہے اور کائنات کے سینکڑوں اسرار فاش ہو گئے ہیں جبکہ حقائق نے ازخود اپنے چہروں سے نقاب الٹ دیئے ہیں، بڑے بڑے فلاسفر اور حکماء اتنے غور وفکر کے بعد خدا تعالیٰ کے ثبوت میں یہی استدلال پیش کر سکے ہیں کہ جو کہ قرآن نے چودہ سو سال پہلے نہایت آسان فہم اور صاف طریقہ سے ادا کیا تھا، مگر آج ان تمام نشاناتِ مبین کی موجودگی میں جو شخص کائنات کے ظہور اور تخلیقِ آفاق کو محض ایک اتفاق خیال کرتا ہے اور اپنے اس خیال پر فخر کرتا پھرتا ہے کہ یہ کائنات خود بخود پیدا ہو گئی ہے اور کوئی اس کا بنانے والا یا قائم کرنے والا نہیں تو یہ دلیل ہے اس کے فاطر العقل اور مفتور الذہن ہونے کی کہ جب ایک چھوٹا سا کمرہ بغیر کسی پروگرام اور ساز وسامان کے مرتب نہیں ہوسکتا تو یہ اتنی بڑی کائنات کسی خالق وطاقت کے بغیر کس طرح پیدا ہوگئی اور چل رہی ہے۔ ایک ایک چیز بڑے سلیقہ، اہتمام اور اعتدال کے ساتھ بڑی حکمت سے چل رہی ہے، صناعِ عالم کے حسنِ کار کو دیکھ کر حیرت وشوق کے عالم میں جذبِ روح ہو جانے والے ہر ولی، غوث اور قطب نے تو یہی کہا ہے کہ

ہیچ کس را تا نہ او گردد فنا
نیست رہ در بارگاہ کبریا

(جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو حق تعالیٰ کی صحبت میں فنا نہ کر دے اس کو بارگاہِ الٰہی میں بازیابی حاصل نہ ہوگی)

میرے ممدوح قطب عالم علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فقراء کی طرح اس خیال کے قائل تھے، آپ نے اپنی حیات میں کئی گم کردہ راہ لوگوں کو راہِ حق سے آشنا کیا۔

میاں شمیم حیدر
وفاقی وزیر ریلوے حکومت پاکستان

دلیل غیب

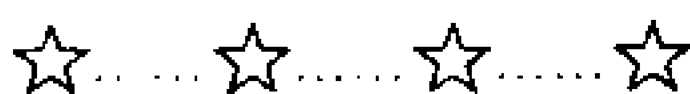
علم غیب کے حوالے سے حضور قبلہ ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ ایک مسئلہ شرعی کو قارئین ''محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ'' اور راہروانِ تصوف کی نذر کرنا چاہتا ہوں کہ یہی خراج ہی شیخ الحدیث کے لئے:

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دکھ پہنچاتی ہے تو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے، اللہ تجھے غارت کرے اسے ایذا نہ پہنچا وہ تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔ (جامع ترمذی جلد اوّل، صفحہ ۱۴۰)

حضور قبلہ قطب عالم علامہ ابدالوی تفسیر میں جا کر فرماتے ہیں کہ ''جنت کی ادنیٰ مخلوق جنتی خاتون جو کہ صرف اس لئے تخلیق کی گئی ہے کہ قیامت کے بعد جنت میں آنے والے ایک جنتی مومن کی بیوی ہوگی، وہ دیکھ سکتی ہے کہ دنیا میں رہنے والے ایک میاں بیوی کن حالات میں رہ رہے ہیں حالانکہ ابھی اس سے اس کا تعلق بھی ہوا نہیں ہوتا مگر اسے مغیباتِ دنیا کا علم ہے تو حضور ﷺ جو کہ عرش و فرش کے تمام مومنین کے آقا و مولا ہیں اور جو اپنی امت میں موجود ہیں انہیں علم غیب کیوں نہیں ہوسکتا۔''

راؤ سکندر اقبال

وفاقی وزیر دفاع حکومت پاکستان



رہنمائے تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

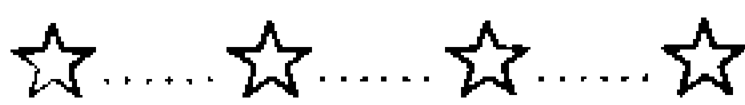
پاکستان کی تاریخ میں ایک سیاسی تحریک ایسی بھی چلی ہے کہ جس کا مقصد صرف اور صرف ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا عملی مظاہرہ تھا، گوکہ یہ تحریک اس حد تک تو کامیاب نہ ہوسکی تھی مگر اس تحریک کے پلیٹ فارم نے تحریک پاکستان کے دوران مثبت اور منفی اندازہائے سیاست رکھنے والی تمام شخصیات اور جماعتوں کے درمیان ایک واضح خط کھینچ دیا تھا، اس پلیٹ فارم پر آنے والے اکثر سیاسی و مذہبی قائد اپنے نظریات میں واضح اور دبنگ رائے رکھتے تھے۔

یعنی کہ جو دیندار ہیں وہ دین کے آگے
دنیا کی کسی شے کی تمنا نہیں رکھتے

ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس تحریک میں تاریخی کردار ادا کیا اور دنیا کی کسی شے کی تمنا نہ رکھتے ہوئے اپنے عاشق رسول ہونے کے مرتبے کو اور بھی عظیم کردیا تھا۔

محمد اعجاز الحق

وفاقی وزیر مذہبی امور حکومت پاکستان



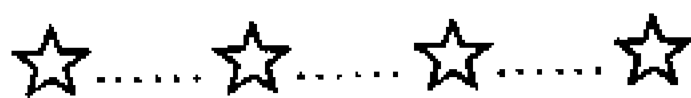
رہنمائے قافلۂ عاشقاں

آخر کار ہر ذی روح کو موت کا جام نوش کرنا ہے، مگر بعض اشخاص کی موت ایسی ہوتی ہے کہ ہر ایک کو خون کے آنسو رلاتی ہے مولانا علامہ ابوالفیض قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی ایک مرد درویش، روحانی پیشوا، سچے عاشق رسول ﷺ اور عظیم مذہبی پیشوا تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اپنے مسکن خانقاہ ڈوگراں کے عوام وخواص کے اذہان وقلوب میں افکار واعمال کی لازوال شمعیں روشن کیں، بلکہ اپنے دارالعلوم میں دور دراز سے آنے والے تلامذہ کی تعلیم وتدریس کا فریضۂ فاخرہ ادا کر کے چاردانگ عالم میں قرآن وسنت کے علم کے لازوال چشمے پیدا کر دیئے، جن سے عالم آج بھی علم ونور حاصل کر کے دنیا اور آخرت کی فلاح پا رہا ہے۔

قطب عالم علامہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بلا شبہ قافلۂ عاشقاں کے رہ رو ہیں۔ خانقاہ ڈوگراں میں ان کی مرقد مرجع خلائق ہے۔

چوہدری عبدالغفور خان، ایم پی اے
صدر مسلم لیگ (ن) ضلع لاہور



آپ خاص بندگانِ خدا میں سے تھے

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ میں اوپر نیچے کہیں نہیں سما سکتا، میں زمین و آسمان اور عرش میں بھی نہیں سما سکتا، لیکن تعجب ہے مومن کے دل میں سما جاتا ہوں، اگر تو مجھے ڈھونڈنا چاہے تو مومنوں کے دلوں میں تلاش کر، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

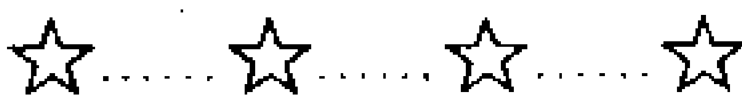
فَادْخُلُ فِیُ عِبَادِیُ تَلُتَقِیُ جَنَّةً مَنُ رُّؤُیَتِیُ یَا مُتَّقِیُ

ترجمہ: ''میرے بندوں میں داخل ہو جا تو پالے گا اے پرہیزگار میرے دیدار کی جنت کو۔''

بلاشبہ اللہ کے وہ خاص بندے جو اپنے دلوں میں اسے بسا لیتے ہیں ان کے دلوں میں جھانک لینے سے خدا نظر آجاتا ہے اور جسے خالق نظر آجائے اس مخلوق پر فرشتے بھی فکر کرتے ہیں، مولانا ابوالفیض قطب عالم علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی خانقاہ ڈوگراں کی سرزمین پر اللہ کے ان خاص بندوں میں سے تھے جو دیدارِ حق سے شرف یاب ہوئے تھے اور لوگوں میں ان کے فیض کے چرچے تھے، اللہ ربّ العزت انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

محمد پرویز ملک ایم این اے

و مرکزی فنانس سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ (ن) لاہور



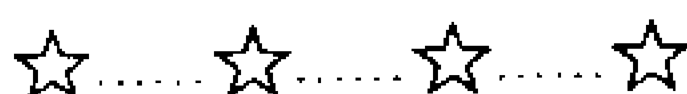


ارادتِ شیخ

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تھا کہ اولیاء اللہ دلوں کو اسرارِ الٰہی کی نوید دیتے ہیں، ایسے اولیاء شاہانہ اور غنی مزاج کے ہوتے ہیں اور وہ اپنے متوسلین و مریدین کی اصلاح کے لئے ان سے خدمت گزاری کے خواہاں ہوتے ہیں، مرید کے لئے صرف فکر وذکر کر لینا ہی کافی نہیں ہوتا، شیخ کے آداب اور خدمات بسر وچشم بجالانا ہی حقیقی ارادتِ شیخ ہے، شیخ کی پوری اطاعت ہی امانتِ نسبت کے انتقال پر منتج ہوتی ہے۔ معمولی وروایتی آداب سے کام نہیں چلتا، شیخ کے شایانِ شان آداب وطاعت نہایت لازمی ہے، یعنی ادب ایسا کہ شکر گزاری کی ''دوطرفہ'' کیفیت پیدا کردے اور طلب ایسی صادق ہو کہ شیخ نہ چاہتے ہوئے بھی اسرارِ حقیقت منکشف کرتا جائے مگر مبارک کے قابل ہیں ایسے اولیاء کہ جو بے توجہ لوگوں کو بھی اسرارِ حق سے آشنا کرتے ہیں اور مدمقابل کی بے رغبتی پر شرمندگی کو کمال ضبط سے ظاہر نہیں ہونے دیتے، کامل مرشد کو اس حال میں بھی پشیمانی نہیں ہوتی کیونکہ مرشد کامل کی خوشبو پشیمانی کی بدبو کو بھگا دیتی ہے۔

طلعت حق خان

ایم ڈی معکس فوڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ خان پور شیخوپورہ



آپ ایک تحریک تھے

دورِ حاضر میں اکثر صاحبانِ جبہ و دستار نظر آتے ہیں۔ قد کاٹھ والے، حسن و جمال والے، عمدہ ذوق والے، کثیر مال و دولت والے اور خاندانی حشمت و عظمت والے تو بڑے پھرتے ہیں مگر دینی اور مسلکی خدمات اور کام کے حوالے سے اگر دیکھیں تو ایک ہی شخصیت کی طرف ذہن متوجہ ہوتا ہے۔

میری مراد امیر اہل سنت، عاشق عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ، قطب عالم، ابوالفیض حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی کی ذات بابرکات ہے کیونکہ آپ اپنی ذات میں ایک تحریک تھے، ایک تنظیم تھے، ایک انجمن تھے، ایک ادارہ تھے، جو کام بڑی بڑی جماعتیں، جمعیتیں، انجمنیں اور تنظیمیں نہ کرسکیں وہ آپ نے تن تنہا کر کے دکھایا، ہر پہلوئے علم و تعلم، تدریس ہو یا تصنیف، فتویٰ نویسی ہو یا طباعت و اشاعت، اداروں کا قیام ہو یا تنظیموں کو چلانا، آپؒ نے ہر شعبہ میں خلوص نیت سے ان تھک کام کیا۔

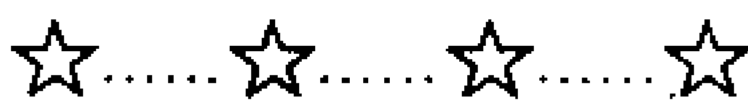
قائد کشمیر، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر محمد عتیق الرحمٰن نقشبندی مجددی قادری

چیئرمین سپریم کونسل مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان

امیر جمعیت علماء جموں و کشمیر و سجادہ نشین

آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف میرپور آزاد کشمیر



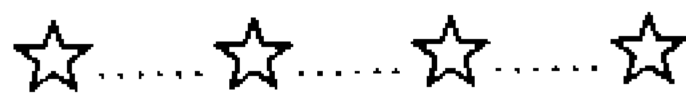
آپ کی یاد......تحفہ

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان جو مجھے آج بھی یاد ہے دنیا کے لیئے ایک تحفے سے کم نہیں، قارئین کے لیئے میں اس نصیحت کو آپؒ کی ایک یاد کے طور پر بیان کردینا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا:

قرآن پاک میں ہے" قیامت کے دن ہر شخص اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا"
ہر ایک کی وہ حالت ہوگی جو دوسروں سے لاپرواہ کردے گی اس حالت کی وجہ سے انسان کے لیئے اس کا ہر دوست اس کا دشمن ثابت ہوگا کیونکہ وہ دوست بھی بتوں کی طرح اسے خدا سے غافل بناتا رہا تھا۔

پس اگر دنیاوی دوست اس دنیا میں ہی تیرے مخالف ہوجائیں تو یہ تیری خوش قسمتی ہے، آخرت میں تجھے جو تکلیف ہونا تھی وہ تو نے دنیا میں ہی بھگت لی۔ دنیاداروں کی دوستی کھوٹا سکہ ہے اگر تو پہلے ہی اس کا تدارک کرلے تو مقام شکر ہے پس دنیا کا کوئی دوست بگڑ جائے تو شکوہ نہ کر بلکہ شکر ادا کر کہ تو اس پھندے سے بچ گیا، اب کسی سچے دوست کی تلاش کر جو کہ آخرت میں بھی تیرا ساتھ دے۔

پیر صاحب آف پگاڑا شریف سندھ

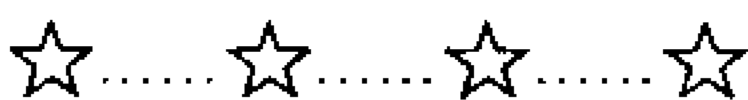


تصوّف کتاب وسنّت سے مستحکم ہوا۔

قطب عالم ابوالفیض حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ ایک پرحکمت بات پر میں قطب عالم کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اسی سبب ایک شرعی مسئلہ بھی زیرِ غور آ جائے گا۔ ایک دفعہ خطبہ جمعۃ المبارک میں آپ نے فرمایا:

''حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ ہماری کتاب قرآن مجید تمام کتابوں کی سردار اور سب سے جامع تر کتاب ہے اور ہماری شریعت تمام شرائع سے صاف اور مطابق فطرتِ انساں ہے اور ہمارا (یعنی اہل تصوف کا) طریقہ کتاب اور سنت سے مستحکم کیا ہوا ہے، جس نے قرآن کو پڑھا نہیں اور حدیث شریف کو یاد نہیں کیا اور دونوں کے معانی ومطالب نہ سمجھے، اس کی اقتدا ہرگز جائز نہیں اگر تم کسی آدمی کو دیکھو کہ ہوا میں کھڑا ہے تب بھی اس کی پیروی نہ کرو جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کے حوالے سے اور شریعت کی کسوٹی پر اس کے اعمال نہ پرکھ لو۔''

مخدوم فیصل صالح حیات
وفاقی وزیر امور کشمیر وشمالی علاقہ جات
حکومت پاکستان

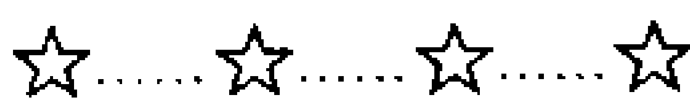


اہل اللہ کی خوشی غم میں تبدیل نہیں ہوتی

دنیادار خواہ کتنا ہی ذہین ہو جب وہ آخرت سے غافل ہے تو مردہ ہے، دنیادار کو جب بھی کبھی ہدایت میسر آتی ہے تو یوں سمجھ لو کہ مردہ زندہ ہو گیا۔ نفس انسان کو دھوکے میں مبتلا کرتا ہے اور یقین دلاتا رہتا ہے کہ عمر دراز ہے آئندہ نیکی کرنے کا موقع ہے فی الحال دنیا کے مزے اڑا لو۔

اسی اندرونی اختلاف کی وجہ سے دنیادار کامل یقین کی منزلِ متین پر نہیں پہنچ پاتا جبکہ قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اہل اللہ میں کبھی باہمی مخالفت نہیں ہوتی وہ ایک دوسرے کا مال یعنی کمالات نہیں چھینتے، ویسے بھی عالم آخرت کی نعمتیں ناقابل زوال ہیں اور اس لئے اہل اللہ کی خوشی کبھی غم میں تبدیل نہیں ہوتی، انہیں اپنے اللہ سے غذا حاصل ہوتی ہے جبکہ ان کا مدمقابل دنیادار خواہ کتنا ہی ذہین ہو، اپنے نفس کا غلام ہوتا ہے اور نفس بے وفا ہوتا ہے اس لئے دنیادار بھی بے وفا ہوتا ہے، جبکہ اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں اور وفاداری ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔

مخدوم امین فہیم
مرکزی رہنما پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
صدر راے آر ڈی پاکستان



بے مثل محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ابوالفیض جبکہ عہدہ قطب عالم ہے، آپ ایک بے مثل محدث، عظیم فقیہ، کہنہ مشق مدرس، بالغ نظر مفتی، بہترین مصنف، بافیض بلکہ ابوالفیض شیخ طریقت، مجاہد ملت، محافظ شریعت، شانِ اہلسنت ہونے کے علاوہ عارف حقانی، عالم ربانی، محقق لاثانی، فنافی الرسول ﷺ، پاسبانِ عصمتِ رسول اور مخدوم و مرشد اہلسنت تھے۔

قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ اگر چاہتے تو دین کی خدمت کے لئے تدریس کی بجائے کوئی اور شعبہ منتخب کر لیتے مگر اس شعبہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قربانی دی کہ خود کو دینی علوم کی تدریس کے لئے ہمہ تن وقف کر دیا۔

آپ کا مقصد صرف عالم تیار کرنا نہیں بلکہ عالم گر تیار کرنا تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس عظیم مقصد میں اعلیٰ درجے پر کامیاب ہوئے ہیں، آپ کی اس کامیابی کی نسبت سے ان کے متوسلین اور میرے جیسے حقیر بھی کامیاب ہوئے ہیں۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی

چوہدری شجاعت حسین
مرکزی صدر پاکستان مسلم لیگ (ق)

☆......☆......☆......☆

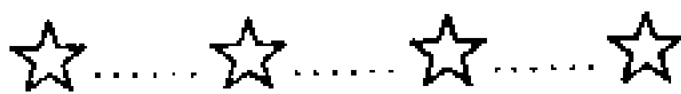
بنجر دھرتی نورِ خدا سے مزین ہو جائے

قلم و قرطاس سے متعلقہ علم دین کے بارے میں میری تو فقط یہی رائے ہے کہ لفظوں کی مثال پیمانہ کی سی ہے اور معنی کی مثال غلے کی، مقصود و محور تو غلہ ہے نہ کہ پیمانہ، یعنی اگر بندہ چاند اور چکور کے افسانہ سے حقیقی مطلب لینا چاہے تو اس صورت میں لے سکتا ہے کہ یہ سوچے چاند سے چکور کا باطنی تعلق کیسا اور کیا ہے، اور اس سے نتیجہ اخذ کر لے۔ یقیناً ٹیڑھی باتیں ٹیڑھوں کو سیدھی نظر آتی ہیں۔

قطب عالم ابوالفیض حضرت علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور مقام و مرتبہ اس لفاظی اور تحریر و ترتیب کا مرہون نہیں بلکہ آپؒ کے ذکر کے بہانہ سے یہ چند الفاظ تحریر کرنے کا میرا مقصد صرف یہی ہے کہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے برگزیدہ بندۂ مومن کے توسط سے کسی بنجر دل کی دھرتی نورِ خدا سے منور و مزین ہو جائے۔

چوہدری پرویز الٰہی

وزیرِ اعلیٰ پنجاب



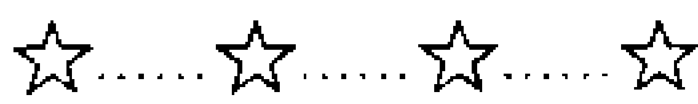
خانقاہِ ڈوگراں کے مردِ کامل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خلیفہ چہارم کے دور میں خلیفۂ وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قمیض میں چار پیوند لگے ہوئے دیکھے جبکہ آپ کے تہبند میں چمڑے کا بھی ایک پیوند لگا ہوا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قحط سالی کے زمانہ میں جب غلہ وغیرہ کی کمی ہوگئی تو آپ نے جو کی روٹی کھانا شروع کر دی جو آپؓ کو موافق نہ آئی تھی، تب آپؓ اپنے شکم پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کرتے تھے کہ ''خدا کی قسم تجھے اس وقت تک اس کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا، جب تک خدا مسلمانوں کو ارزانی نہ عطا فرمائے گا۔''

ایک مرتبہ قریباً پچاس ہزار انصار و مہاجرین کی اتفاق رائے سے قرار پایا کہ حق تعالیٰ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قیصر و کسریٰ کے ممالک اور مشرق و مغرب کی مملکتیں فتح کروادیں، عرب و عجم کے قاصد آپ کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارہ پیوند لگی کملی کو دیکھ کر کیا خیال کرتے ہوں گے اس لئے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جائے کہ وہ عمدہ کپڑے پہنیں اور اپنے دستر خوان کو وسیع بنائیں، حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو بات چیت کرنے کے لئے منتخب کیا گیا، حضرت فاروقِ اعظمؓ ان کا مشورہ سن کر رو پڑے اور فرمایا ''میرے آقائے نامدار حضور سرورِ کائنات ﷺ نے کبھی گیہوں کی روٹی کی صورت نہ دیکھی، کبھی ان کو دونوں وقت کا کھانا میسر نہ ہوا، کبھی پیٹ بھر کھانا نہ کھایا، وہ ہمیشہ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے تھے، ان کا اون کا جبہ ایسا تھا جس کی سختی سے کئی دفعہ جسم مبارک چھل جاتا، کبھی نرم بستر پر نہ سوئے حالانکہ آپ ﷺ سراپا رحمت تھے، مگر اس کے باوجود بھوک، بیداری، رکوع و سجود اور گریہ زاری میں

رات دن گزارتے تھے اس لئے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) عمر بھر نہ اچھا کھائے گا نہ اچھے کپڑے پہنے گا۔ ہر حال میں راضی برضا رہنے اور تصوف کو اسلام کا حقیقی فلسفہ ثابت کرنے کے لئے ہر وقت اور ہر زمانہ نے آپ سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہ کی سنتیں پوری کرنے والے مردانِ حق کو دیکھا ہے چشم خانقاہ ڈوگراں نے بھی ایسے ہی ایک مردِ کامل کو دیکھا جو اپنی ذاتی زندگی میں سادہ اور ایک فوجی جوان کی طرح متحرک تھا لوگ اسے قطب عالم علامہ ابوالفیض مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں اللہ ان کی مرقد پر نور کی بارش کرے۔ (آمین)

ہمایوں اختر خان وفاقی وزیر تجارت
و چیئر مین جنرل اختر عبدالرحمٰن شہید ٹرسٹ



نورِ اللہ کا نقیب

اللہ تعالیٰ کا کامل بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے اور اس دنیا کا مردہ اور خدا کا زندہ ہوتا ہے، اس کا دامن شک وشبہ کے بغیر اگر کوئی جلدی تھام لے تو آخرت کی مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے، قرآن میں کَیفَ مَدَّ الظِّلَّ میں بھی اسی امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اے نبی کیا تم اپنے رب کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس نے کس طرح سایہ کو دراز کیا ہے، سایہ سے مراد اولیاء اللہ کا وجود ہے جو اللہ کے نورِ آفتاب کے رہنما اور نقیب ہیں، نور کی اس وادی میں رہنما کے بغیر قدم ہی نہیں رکھا جا سکتا، اس آفتابِ نور کا سایہ کئی خوش نصیبوں نے حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی سے حاصل کیا۔ میرا یہ ایمان ہے کہ یہ سایہ ابدی حقیقت کا سایہ ہے اور اسی ازلی نور کا سایہ ہی ابدی رحمت کا بہانہ ہوگا۔

راجہ جاوید اقبال سینئر نائب صدر مسلم لیگ (ن) برطانیہ

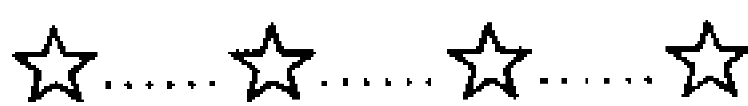
آپ صاحبِ سلسلہ ولی ہیں

کنعان کا رہنے والا بلعم باعور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک بڑا عبادت گزار تھا، اسی نسبت سے اسے یہ طاقت حاصل تھی کہ وہ جو دعا کرتا قبول ہو جاتی، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کنعان پر چڑھائی کی تو لوگوں نے اسے کہا کہ وہ دعا کرے کہ موسیٰ علیہ السلام کی فوج پسپا ہو جائے، وہ اس فعل پر راضی ہو گیا، اس فعل سے نہ صرف اس کا دین وایمان چلا گیا بلکہ وہ خود بھی بہت ذلیل ورسوا ہوا، اور یہ تمام ذلالت اسے موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کی پاداش میں اٹھانا پڑی، پہلے اس کے دم سے بیمار تندرست ہو جایا کرتے تھے، مگر پھر برائی میں مشہور ہو کر دنیا کے لئے باعث عبرت ہو گیا، انسان اگر برائی میں گھر جائے تو شیطان اسے ہلاکت کی اندھیری وادی تک لے کر جاتا ہے اور پھر ساتھ چھوڑ دیتا ہے لیکن اگر انسان حق سے ناطہ جوڑ لے تو رحمت کے فرشتے اور اللہ کی رحمت اس کی ابد تک ساتھی ہو جاتی ہے۔ اور نہ صرف وہ خود بلکہ اس کے متوسلین بھی اس کے وسیلہ سے رحمتِ حق سے بازیاب ہو جاتے ہیں۔

میرے ممدوح حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی نہ صرف قطب عالم بلکہ سالکوں کی رہنمائی کرنے والے صاحب سلسلہ ولی ہیں، ان کے عرس مبارک کے موقع پر آج خانقاہ ڈوگراں کی فضا ماضی جیسی لطافتوں میں ڈوبی نظر آرہی ہے۔

زبیر گل صدر مسلم لیگ (ن)

برطانیہ (لندن)



پیامبر امن ومحبت

جب نامِ احمد ﷺ کسی کا یار ہوتا ہے تو وہ ایک خوبصورت قلعہ بن جاتا ہے، وہ دنیاوی شر سامانیوں اور خواہشاتِ نفس سے محفوظ ہو جاتا ہے، وہ قتل و غارت اور خونریزی سے بچ جاتا ہے، وہ امن، پیار اور محبت کی شمعیں جلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی زندگی خود ایک عالم نور کی بانی ہو جاتی ہے، ایسا نور جس میں بغض وریا اور وہم وگمان کے سب اندھیرے ملیا میٹ ہو جاتے ہیں، یہ نور قبر سے حشر تک اس کا مونس ورہنما بن کر شفاعتِ نبی رحمت ﷺ کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

ابوالفیض قطب عالم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی یقیناً اللہ کے ایسے برگزیدہ بندوں میں شمار ہوتے ہیں کہ جن کی زہد وریاضت نے انہیں فنافی الرسول کے مقام اولیٰ پر مرتب کر دیا تھا، حضور ﷺ کی ذات بابرکات سے والہانہ عشق کی بدولت حضرت مولانا ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ مخلوق خدا میں شفا اور رضا تقسیم کرتے رہے اور انسانیت کو وحدانیت کے فیوض وانوار سے مالا مال کرتے رہے۔

ڈاکٹر محمد لقمان

نائب صدر مسلم لیگ (ن)

انٹرنیشنل افیئرز امریکہ



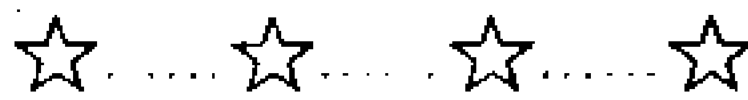
دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات

قطب عالم، علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ وہ ذات ہے کہ جس کے دم قدم سے خانقاہ ڈوگراں میں علم قرآن وحدیث کے پیاسوں کی تسکین، روحانی بالیدگی کے متمنی طالبان کی روحانی نمو، علم حق کے متلاشی مجاہدوں کے چشمۂ علم کو دوام اور علم دنیا کے طالبوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں ان کی زندگیوں کے مسائل کا حل میسر آتا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف درجنوں کتب لکھ کر اپنے عالم بے بدل ہونے کا ثبوت دیا بلکہ لاکھوں قلوب مومناں کو بدل کر نورِ ازلی سے منور کیا تھا، قطب عالم ابوالفیض کا چشمۂ فیض تا قیامت جاری وساری رہے گا اور دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں علم حدیث میں نادرونایاب اساتذہ کی پرورش وپرداخت کرتا رہے گا۔ ان شاءاللہ

دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات

لیاقت حسین راجہ
صدر مسلم لیگ (ن) ڈنمارک



اخلاقِ خداوندی

بچہ جب تک ایک دوسری اچھی چیز نہیں دیکھ لیتا پہلی چیز کو نہیں چھوڑتا، اسی طرح دنیا کے سارے کام عوض اور بدلے کی بنیاد پر چلتے ہیں ہم کسی کو سلام کرتے ہیں تو بدلے میں اس کے سلام کا انتظار ضرور کرتے ہیں، صرف اللہ کی طرف سے جو سلام بھیجا جاتا ہے، وہ غرض سے خالی ہوتا ہے، بے غرض کام اللہ تعالیٰ کی ہی صفت ہے قطب عالم ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اولیاء چونکہ اخلاق مصطفوی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے ان کے کام بھی بے غرض ہوتے ہیں۔

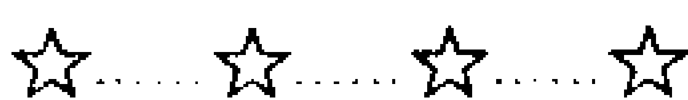
اہل اللہ کا سلام، اللہ کا سلام اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو فنا کر دیا ہے، اور اب وہ فنا فی اللہ اور باقی باللہ ہیں، اسی بنیاد پر ان کی زبانوں پر ہمہ وقت اسرارِ خداوندی ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں، کیونکہ اہل اللہ مجاہدوں اور ریاضتوں سے جسم کو فنا اور روح کو زندہ وقوی کر لیتے ہیں۔

چوہدری سلیم الٰہی گجر

نائب صدر مسلم لیگ (ن) سندھ

مرکزی چیئر مین اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ایسوسی ایشن پاکستان

چیف ایگزیکٹو میلو انٹر پرائزز کراچی



مقام فیض

امام الانبیاء محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فیض اگر دیکھنا ہو تو تاریخ اسلام کی اس حقیقت پر غور کیجئے کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا تھے، اسلام سے قبل بھی اکثر میدانوں میں تلوار زن ہوئے تھے، تب وہ زرّہ پہن کر میدان میں آتے تھے، بعد ازاں جب آپ رضی اللہ عنہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور آپ ﷺ کی افواجِ پاک کے کمانڈر بن گئے، تو پھر آپؓ نے جنگوں میں لڑائی کے لئے میدان میں آتے وقت زرّہ پہننا ترک کر دی، لوگوں نے آپؓ سے اس امر کا سبب دریافت کیا کہ حضرت جب آپؓ جوان تھے تو زرّہ پہن کر میدان جنگ میں آتے تھے، اب جبکہ آپؓ عمر عزیز کے آخری سالوں میں ہیں اور ضعف بھی آ گیا ہے تو آپؓ زرہ نہیں پہنتے، اس پر آپؓ نے جواب دیا، اب میرے ساتھ محمد ﷺ کا فیض میرا محافظ ہوتا ہے اور میں زرہ سے بے نیاز ہو کر افواجِ مصطفےٰ ﷺ کی جانب سے لڑتا ہوا موت کا شکار ہونے کو موت تصور نہیں کرتا بلکہ یہ موت میری ابدی زندگی ہوگی، بلاشبہ صحابہ کرامؓ سے لے کر حضرت مولانا علامہ ابوالفیض قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اولیاء و اقطاب تک حضور ﷺ کا فیض ہی درجہ بدرجہ چل رہا ہے، اور یہی فیض باعث تخلیقِ کائنات اور باعث وجود ارض و سماوات ہے۔

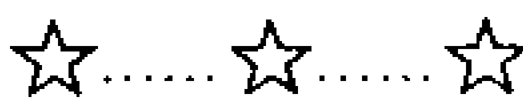
ملک ریاض احمد اعوان

جوائنٹ سیکرٹری مسلم لیگ (ن) سندھ

صدر ٹرانسپورٹ فیڈریشن پاکستان

کوآرڈی نیٹر سپریم کونسل آف آل پاکستان ٹرانسپورٹرز

نائب صدر مرکزی تنظیم اعوان سندھ





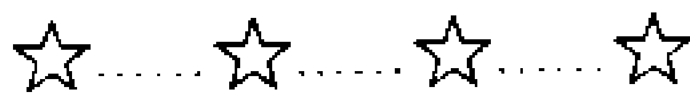
آپ کا ایمان محبت رسول ﷺ سے لبریز تھا۔

حضور امام الانبیاء ختم المرسلین محمد مصطفےٰ ﷺ کی محبت بنیادِ ایمان ہے، ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان بھی محبتِ رسول ﷺ سے لبریز تھا، کیونکہ انسان کو جس ہستی سے بھی زیادہ محبت ہوتی ہے اس ہستی کا ہی زیادہ قرب چاہتا ہے۔

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے سینے میں موجود آتش عشق مصطفےٰ بھی بھڑکتی تھی اور وہ ہادی عالم نبی مکرم کے روضہ کے دیدار کے مشتاق بن کر حج یا عمرہ کے بہانے حاضر ہو کر شوقِ زیارت کے ذریعے ماہِ طیبہ کے نور سے دل کو منور کرتے رہتے تھے۔

مخدوم شاہ نواز

جنرل سیکرٹری مسلم لیگ (ن) سندھ



تیرے پائے ناز پر پوری میری نماز ہو

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام حیاتِ ظاہری عشق مصطفےٰ ﷺ میں بسر کی، حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا رہے وہ جس حیثیت، مرتبے اور رشتے میں نظر آئے، قابل فخر نظر آئے باپ ہیں تو اولاد کے لئے فخر، بیٹے کی حیثیت سے دیکھیں تو والدین سرفخر سے بلند کریں، بھائی اور بہن کے لئے محبت اور شفقت کا حسین امتزاج، شاگرد و مرید کی حیثیت سے جائزہ لیں تو مرشد و استاذِ معظم کے لئے عظیم سرمایہ اور جب استاذ بنے تو استاذ العلماء ٹھہرے۔

آپ ہزاروں علم کے تشنہ لوگوں کے لئے ایک بحر بے کراں کی حیثیت رکھتے ہیں، لاکھوں عقیدت مندوں اور تلامذہ کے لئے باعث عزت وافتخار ہیں، اندرون و بیرون ملک پھیلے ہوئے لاکھوں بندگانِ خدا کو آپ سے عقیدت پر ناز ہے۔

میری جبین شوق سجدوں سے سرفراز ہو
تیرے پائے ناز پر پوری میری نماز ہو

شاہی سید
صدر عوامی نیشنل پارٹی صوبہ سندھ



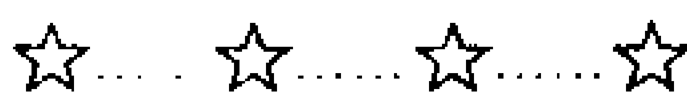
لوگوں کے محبوب

یکم فروری 1930ء اور جمعۃ المبارک کے مقدس یوم کو اس ارض ہست و بود میں تشریف لانے والے حضرت ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جب مؤرخہ چار رمضان المبارک 2002ء کو جمعۃ المبارک کو ہی اس عالم فانی سے پردہ فرما گئے تو چشم چرخ نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دفعہ بھی ملنے والا کوئی بھی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری دیدار کی ایک جھلک پانے کے لئے کھنچا چلا آ رہا ہے۔

اہل خانقاہ ڈوگراں کی حالت تو اس روز دیدنی تھی کہ تمام کاروبار شہر بند ہو گیا تھا اور ہر کوئی آپؒ کے دیدار کی حسرت لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دارالعلوم کی طرف چلا آ رہا تھا، پنجاب کا قدیم ترین تاریخی شہر خانقاہ ڈوگراں اتنے بڑے مجمع جنازہ کی نہ تو سابقہ تاریخ رکھتا ہے اور نہ آئندہ ہی فوری طور پر ایسا سوچا جا سکتا ہے کہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کوئی شخص یہاں کے لوگوں کا محبوب ہوگا۔

حافظ محمد یوسف چشتی

ورجینیا (امریکہ)



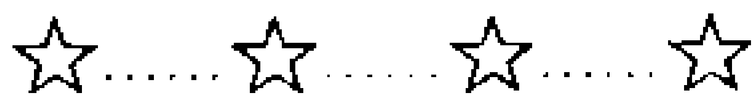
طلب سے بڑھ کر دینے والا

معلمِ کائنات ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے میں رہبریٔ امت کے لئے لازوال سنت وسیرت کی صورت میں عملی مثال چھوڑی ہے، امتِ فاخرہ کو جسمانی وروحانی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے آپ ﷺ کے در سے دعاؤں اور دواؤں کا تحفہ ملا ہے، ہمیں اس بے پایاں رحمت خداوندی سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے اپنا دامن بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے حضور پھیلانا ہوگا، تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی سائل نے جب بھی آپ ﷺ کے در پر صدادی کسی کا دامن خالی ہاتھ نہیں لٹایا گیا بلکہ طلب سے بڑھ کر دیا۔

شمع رسالت کے پروانے قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین بھی اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ مولانا ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی نبی رحمت ﷺ کا صدقہ طلب سے بڑھ کر مئے وحدت سے نوازتے تھے۔

محمد زاہد رفیق بٹ

سیکرٹری اطلاعات مسلم لیگ (ن) سندھ



امتیازِ خیر وشر

"سگِ اصحابِ کہف روزے چند
پۓ نیکاں گرفت و مردم شُد

ترجمہ: (اصحابِ کہفؓ کے کتے نے چندروز نیکوں کی پیروی کی اور آدمی ہوگیا)

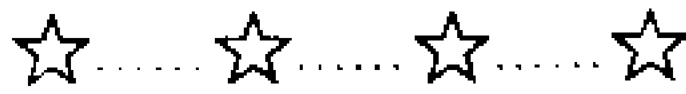
یعنی نیکوں کی پیروی کتے کو آدمی بنا سکتی ہے تو آدمی تو مقامِ اولٰی پر فائز ہوسکتا ہے، نیکوں کی پیروی کوئی بھی کرسکتا ہے اور جو بھی کرے گا، دنیا و مافیہا میں عاقبت پائے گا"

ابوالفیض حضرت علامہ قطب عالم مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ آج بھی مجھے یاد ہیں کہ جن الفاظ میں خیر وشر میں امتیاز کا ایک واضح مبنی برحق اور ازلی ثبوت مہیا ہوتا ہے، بلاشبہ انبیاء وصلحاء کا مقام نیکی پر عمل اور برائی سے اجتناب کی وجہ سے بھی بلند وبرتر ہے۔

چوہدری مشتاق احمد ورک

آف کلہ ورکاں

صدر مسلم لیگ (ن) کسان ونگ ضلع شیخوپورہ



عالمِ اسلام کے حقیقی قائد

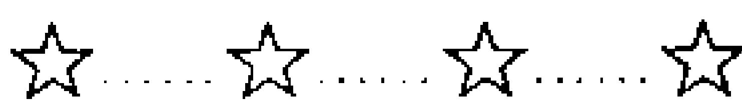
علامہ ابوالفیض قطب عالم مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے لادینیت اور بدعقیدگی کے زبردست پھیلاؤ کے بارے میں ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ملک میں بدعقیدگی کا سیلاب امڈتا چلا آرہا ہے، بیرونی ممالک کے درہم و دینار، ڈالر و ریال کے ذریعے وہابیت کو فروغ دیا جارہا ہے اور بڑے مذموم طریقے سے سادہ لوح پاکستانی مسلمانوں کو باطل اور خلاف اسلام نظریات پر چلا کر اسلام کے خلاف گھناؤنی سازش کی جارہی ہے۔

اور اب ضرورت اس امر کی ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو نجدیت کا نظام دینے والوں کا مقابلہ علم اور اسلام کے آفاقی اصولوں پر مبنی نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ کر کے کیا جائے اور بدعقیدگی کے عفریت کو روکا جائے۔

اس بیان کی رو سے ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے حقیقی قائد نظر آتے ہیں آج ان کی تعلیمات کا احیاء وقت اور اسلام کی ضرورت ہے۔

حاجی امداد حسین

سابق صدر مسلم لیگ، لاہور



ہر صورت قابلِ تقلید

قطب عالم ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ہر صورت میں قابل تقلید اور باعث تکریم ہیں، آپ سے ملنے والا ہر شخص آج آپ کی کسی نہ کسی صفتِ اطہر کا عینی شاہد نظر آتا ہے کوئی آپ کو شفیق استاد، کوئی بلیغ مبلغ، کوئی عظیم خطیب، کوئی مفسر قرآن، کوئی عظیم انسان، کوئی حافظ قرآن، کوئی قادر البیان، کوئی خوش کلام، کوئی پیکر صدق و صفا، کوئی سچا عاشقِ رسول ﷺ، کوئی اہل قلم ادیب، کوئی کتابوں کا مصنف، کوئی عالم دین، کوئی مہربان باپ، کوئی حق آگاہ مردِ قلندر اور کوئی آپ کو ولیٔ کامل کی صورت میں دیکھ لینے کا دعویدار نظر آئے گا۔

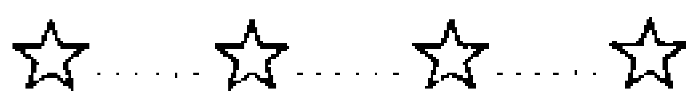
آج آپ کے دوسرے سالانہ عرس شریف کے موقع پر میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تصوف کے دیوانے نور کے ہالہ میں مئے وحدت کے جام لنڈھاتے نظر آرہے ہیں۔

الحاج محمد طارق چوہدری

چیئرمین چوہدری محمد حسین شہید ٹرسٹ

چیف ایگزیکٹو چوہدری محمد حسین شہید ٹرسٹ ہسپتال

چٹی کوٹھی روڈ شیخوپورہ



اتباعِ رسول ﷺ کا نمونہ

حضرت علامہ ابوالفیض قطب عالم مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں حفاظ، قاری اور خطیب تیار کر کے دینِ حق کی لازوال خدمت انجام دینے کا شرف عظیم حاصل کیا ہے۔

تحریک ختم نبوت اور تحریک نفاذ نظامِ مصطفےٰ ﷺ کے لئے نمایاں اور کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے صعوبتیں اور تکالیف برداشت کر کے ابوالفیض نے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس خیال پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

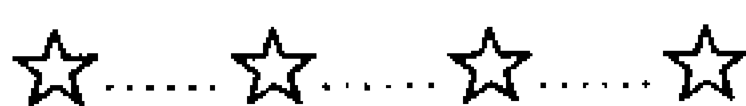
علامہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے کام کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے سیاسی رہنما بھی محمد عربی ﷺ ہیں اور ازلی وابدی نجات دہندہ بھی محمد عربی ﷺ ہیں۔

قطب عالم بلاشبہ اتباعِ رسول کا چلتا پھرتا نمونہ تھے، ان کے مزار پر رحمتوں کی بارش ہو۔ (آمین)

رانا عامر رحمٰن محمود

مرکزی چیئرمین رانا فضل الرحمٰن فاؤنڈیشن پاکستان

رحمٰن آباد، خانقاہ ڈوگراں

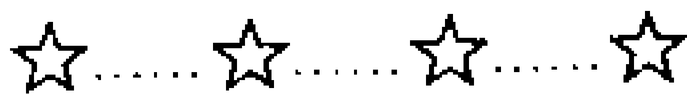


فلسفۂ حیات

''یہ موت خود نعمت کی طرف دعوت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس کو اللہ کی مہربانی سمجھتے ہیں جو لوگ موت کو مصیبت سمجھتے ہیں ان کے لئے یہ بلا ہی ہے، جو موت کو یوسف علیہ السلام کی طرح محبوب خیال کرتا ہو وہ اس پر جان قربان کر دیتا ہے، موت انسان کے ساتھ وہی معاملہ کرتی ہے جس کی وہ موت سے توقع رکھتا ہے جو اسے دوست سمجھتا ہے اس کے ساتھ دوستوں کا سا معاملہ کرتی ہے، جو اس کو دشمن سمجھتے ہیں ان کے ساتھ اس کا سلوک دشمنوں جیسا ہوتا ہے۔''

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا موت کے متعلق اس قدر پُر مغز اور درویشی و فقر پر مبنی قول آج بھی میری یادداشت میں ایک فلسفے کے طور پر نمایاں ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ دنیاوی اور معرفت دونوں حوالوں سے معاملہ کو اس طرح واضح کرتے تھے کہ سائل پر مسئلہ واضح ہو کر اس کے نظریہ کا حصہ بن جاتا تھا۔

میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن۔ ایم پی اے
جنرل سیکرٹری مسلم لیگ (ن) لاہور کارپوریشن



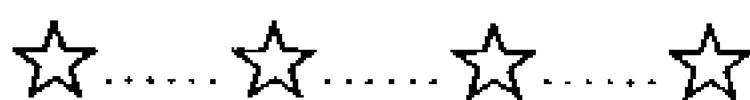
وقفِ وقوعِ روحانیت

انسانی جسم کی تمام چیزیں گوشت پوست، ہڈیاں، نفس سب عارضی وظاہری ہیں، ان تمام کو فنا ہے البتہ انسانی جسم میں واقع روح ہی ایک ایسی بنیادی ازلی اور خدائی اکائی ہے، جس کی بنیاد پر ظاہری وجود شکل اور طاقت پاتا ہے، اس روح کی پاکیزگی و لطافت کا نام ہی روحانیت ہے۔

اولیاء اللہ اسی روحانیت کے پرچار اور وقوع کے لئے اپنی حیات وقف کر دیتے ہیں، اور پھر ان میں سے کوئی خواجہ اجمیر رحمۃ اللہ علیہ بن جاتا ہے اور کوئی گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بن جاتا ہے اور کوئی محدثِ اعظم پاکستان بن جاتا ہے اور کوئی محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بن جاتا ہے۔

روحانیت کے مردِ جلیل قطب عالم کے مرقد پر آج لوگوں کی تمنائیں روح کی اسی لطافت کی وجہ سے شرمندہ تکمیل ہو رہی ہیں کہ اللہ قادر وقدیر کی عطا کردہ طاقت سے ہی اولیاء کو نہ تو کوخوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔

محمد نواز ملک، ایم پی اے
صوبائی رہنماء مسلم لیگ (ن) فیصل آباد

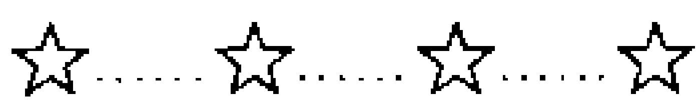


گلشن حدیث نبوی ﷺ کے باغبان

جامع المعقول والمنقول عظیم المرتبت شخصیت قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم باعمل، محسن دین وملت محقق اہل سنت یگانہ روزگار، عدیم المثال رہنما، عشاق نبوی کے سردار، جاں نثارانِ مدینہ کے سرفروش سالار اور روح تفسیر حدیث کے شاہکار تھے، آپ نے عشق مصطفٰے کی شمع کو اپنے سینے میں اس طرح سے روشن کر رکھا تھا کہ عشق مصطفیٰ کے پروانے ہزاروں صحراؤں اور لاکھوں جنگلوں کو پار کر کے اس شمع عشق مصطفیٰ کی لو پر مر مٹنے کے لئے دیوانہ وار آتے تھے، آپ کے مزار پرانوار کی صورت میں یہ مقدس شمع تا قیامت لو دیتی رہے گی۔

ملک ابرار احمد ایم پی اے

صوبائی رہنما مسلم لیگ (ن) راولپنڈی

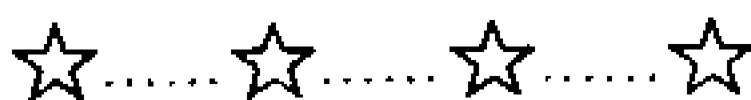


نکہتِ گلِ فیض

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے تمام تر لمحات پنجاب کی تاریخ میں روشن تر مقام کے حامل ہیں، سیاسی، سماجی، مذہبی، تعلیمی و تدریسی، تحریری، تقریری اور سب سے بڑھ کر روحانی میدانوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند خیالی اور اعلیٰ نسبی کا لوہا منوایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کی صورت میں بھی آپ کے متوسلین کو نعمت مترکبہ سے خوب نوازا ہے کہ نکہتِ ابوالفیض سے مالا مال آپ کے صاحبزادگان علامہ محمد نور المصطفیٰ رضوی خطیب اعظم جامع مسجد شاہ کوٹ و پرنسپل جامعہ انوارِ مدینہ سانگلہ ہل، مدیر اعلیٰ ''جانِ رحمت'' ابو ریحان محمد نور المجتبیٰ مہتمم دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں، علامہ مولانا غلام مرتضیٰ شازی ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں اور علامہ فیض اللہ فیضی خطیب خانقاہ ڈوگراں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیکر ہائے فیض کی صورت میں علم و روحانیت کے ابدالوی چراغ کی لو بڑھانے کے لئے آکسیجن کا کام کر رہے ہیں۔

چوہدری محمد ایاز، ایم پی اے
صوبائی رہنما مسلم لیگ (ن) راولپنڈی کینٹ



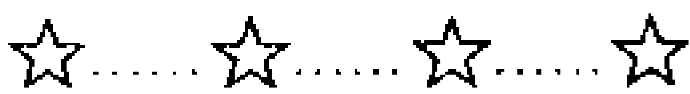
عشقِ رسول ﷺ نمایاں پہلو تھا

حضرت مولانا علامہ ابوالفیض قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ولولہ انگیز خطاب فرمایا کرتے تھے، روانی و تسلسل کا یہ عالم ہوتا کہ الفاظ کی صفیں گویا دست بستہ حاضر ہوتیں، دلائل و براہین کی بارش ہو رہی ہوتی، آواز میں نرمی و حلاوت اور لہجے میں دلپذیری و اثر انگیزی ہوتی، مضامین میں عشق رسول ﷺ کا پہلو نمایاں ہوتا، کیونکہ عشق رسول ﷺ ان کی رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔

راقم نے بچشم خود بارہا مرتبہ اسم پاک مصطفیٰ ﷺ اور نعت حبیب کبریاء ﷺ پر آپ کو عشق و مستی سے جھومتے ہوا دیکھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اسی تڑپ کا نتیجہ تھا کہ آپ کو اکثر عمرہ اور حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنے کے مواقع میسر آئے۔

اللہ کرے قبلہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی تڑپ امت مسلمہ کے ہر دل میں کوندے اور دیارِ عالم عشق مصطفیٰ اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ سے بقعۂ نور بن جائے۔ (آمین)

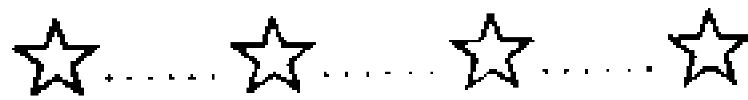
ملک محمد افضل کھوکھر ایم، پی، اے
جنرل سیکرٹری مسلم لیگ (ن) ضلع لاہور



علم وعرفان کے نیر تاباں

ہر کاری گر کا آلہ اس کے لئے مونس و مددگار ہوتا ہے، قلم کاتب کا آلہ ہوتا ہے اور وہ اس کے لئے باعث محبت والفت ہوتا ہے، اللہ بھی ایک یکتا کاری گر ہے، اس کا آلہ اس کے نیک اور برگزیدہ بندے ہیں، اس کے یہ مقبول ومحمود بندے اس کی کاری گری میں اس کے معاون ومونس ہوتے ہیں، کیونکہ قدرت کی کاری گری بھی بحیثیت انسان بڑی کاری گری ہے، اس لئے یہ لوگ بہت کم تعداد میں ہوتے ہیں، یہ اسے بہت پیارے ہوتے ہیں، یہ اس کے لئے باعث التفات ہوتے ہیں، یہ اپنے مطلوبہ حالات وواقعات کا تعین کرنے میں بھی اسی یکتائے روزگار کاری گر جل جلالہٗ کی فیض کردہ قدرت وکرامت کا استعمال کرنے میں آزاد وخود مختار ہوتے ہیں، قطب عالم ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی نیک بندوں میں سے ایک ہیں۔

چوہدری سجاد حسین چھینہ
صوبائی رہنما مسلم لیگ (ن) آف مریدکے



حیاتِ ظاہری جہدِ مسلسل کا نمونہ

شیخ طریقت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیاتِ ظاہری میں جہد مسلسل اور سعی پیہم کا عملی نمونہ تھے، ان کی زندگی میں تھکاوٹ، اکتاہٹ اور سستی جیسی کسی چیز کا کوئی دخل نہ تھا، وہ زندگی کا ہر کام محبت، خلوص اور جاں فشانی سے کرتے، اپنے مقصد کے لئے جان لڑا دینے والے لوگوں میں سے تھے۔

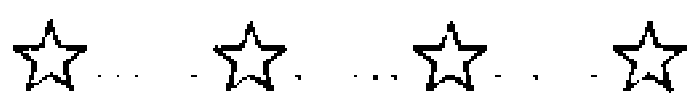
آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو بہت سادہ ہوتی، کبھی کوئی غیر ضروری بات تکلم نہ فرماتے، عیب چینی، عیب گوئی اور عیب بینی کی عادت نہ تھی، بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مقصد تو اعلائے کلمۃ الحق اور ناموسِ رسالت کی حفاظت تھا۔

اپنے اس بڑے مقصد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے خلوص اور للّٰہیت سے کام کیا، آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درجنوں کتابیں ان کے اس عظیم مشن کو آگے بڑھانے کی دعوت عام دے رہی ہیں۔

ملک مشتاق احمد اعوان سابق سینئر وزیر پنجاب

ملک احسان گنجیال، افنان بٹ، زکریا بٹ، حاجی عباس علی چوہان،

سید آفتاب شاہ گیلانی و نعیم صفدر پاشا، مرکزی راہنما پاکستان پیپلز پارٹی

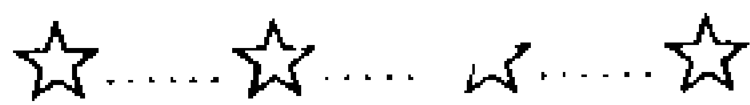


تصنیف وتالیف میں آپ کی خدمات

محدث ابدالوی علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں خطابت و فتاویٰ میں بے مثال کارنامے سرانجام دیئے وہاں روزمرہ مسائل کے حوالے سے عامۃ الناس کی آ گاہی کے لئے لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ بھی جاری وساری رکھا، ان کی کئی کتب مثلاً عصمت ابی البشر، التوحید، دینی تعلیم کی ضرورت، تنویر القبور، فیضِ مرشد، پیغام رجب المرجب، احکامِ قربانی، تذکارِ شہداء، پیغامِ میلاد، اللہ تعالیٰ اور تاجدارِ بطحاء کے بتائے ہوئے سنہری اصول اپنے موضوعات کے حوالہ سے نہ صرف مدلل اور جامع ہیں بلکہ اس امر کے بھی غماز ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی محبوبِ خدا کی امت کے استفادہ کے لئے عملی کوشش کی۔

مرزا اسلم بیگ سابق آرمی چیف و
صدر عوامی قیادت پارٹی پاکستان

عزیز احمد اعوان
جنرل سیکرٹری عوامی قیادت پارٹی پاکستان



ڈھونڈ واس کی طرف وسیلہ

میں مرشد کامل شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہی کہوں گا کہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

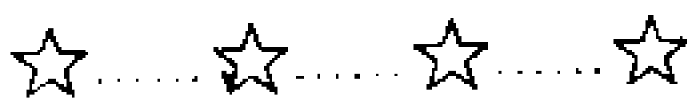
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ o 5,35

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈ واس کی طرف وسیلہ اور کوشش و محنت کرو اس کی راہ میں تاکہ فلاح کو پہنچو۔

اِتَّقُوْا میں جملہ اوامر ونواہی شامل ہیں، وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ سے مراد بیعتِ پیرو مرشد اور جَاھِدُوْا سے ریاضت ومجاہدۂ نفس اور سَبِیْلِہٖ سے مراد راہ معرفتِ الٰہی ہے، یعنی پیر کامل سے بیعت کرے، اس کے ارشاد کے مطابق حصولِ معرفت کے لئے ریاضت ومجاہدہ میں مشغول رہے تاکہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو۔

سردار اظہار الحق ڈوگر

ناظم یونین کونسل شیرو کے خانقاہ ڈوگراں



داعی الی اللہ

حکمت و دانائی کو مومن کی گمشدہ میراث کہا جاتا ہے، اپنی چیز گم کردہ جب گم شدہ چیز کو دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے، اس کو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی یعنی اگر کسی پیاسے سے یہ کہا جائے کہ جا فلاں برتن میں شیریں پانی موجود ہے جا کے پی لے تو اسے فوراً سمجھ آ جائے گی اور وہ جھٹ سے اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس پر آب برتن تک پہنچ جائے گا، اور اس عمل میں کسی قسم کی گڑبڑ یا تساہل کا شکار نہیں ہوگا۔

اسی طرح جن لوگوں کے دلوں میں ذوقِ حق ہوتا ہے وہ شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عارفِ حق کی صورتِ خوب تر دیکھ کر اور آواز سن کر اسے ہی معجزہ گردان لیتے ہیں وہ کسی اور معجزہ کے طالب نہیں ہوتے وہ تو فقط دعوت حق پر سرِ تسلیم خم کر لیتے ہیں۔

جہانگیر بدر

مرکزی رہنما پاکستان پیپلز پارٹی



ہر پہلو جاندار اور شاندار تھا

شیخ الحدیث والتفسیر ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہشت پہلو بلکہ کئی ہشت پہلو تھی، ہر پہلو بہت جاندار اور نہایت شاندار تھا۔

آپ ایک عالم باعمل، متقی و پرہیزگار، تفسیر و حدیث کے ماہر، علم فقہ کے غواص، بہترین استاذ، بلند پایہ مفتی اور دین کی تڑپ سے مالا مال بہت مخلص مسلمان تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اسلامی حمیت کی علامت، جرأت و ہمت کا پیکر، انداز کے سکندر، مزاج کے قلندر، نہایت باکردار، پرجلال، پرشکوہ اور زوردار شخصیت کے مالک تھے، میدانِ عمل کے بادشاہ تھے، سستی و کاہلی کو آپ نے کبھی اپنے قریب نہ آنے دیا۔

آپ کو ہر لمحہ کچھ کر دکھانے کی جستجو رہتی، ایک بجلی سی تھی جو ان کی رگ و پے میں دوڑ رہی تھی، سرسٹھ سال عمر ہونے کے باوجود آپ مکمل فٹ انسان اور اٹھارہ گھنٹے مسلسل روزانہ مصروف کار رہنے کے عادی تھے، الغرض قبلہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کمال درجے کے انسانی اوصاف کے مالک تھے۔

آصف علی زرداری

مرکزی رہنما پاکستان پیپلز پارٹی

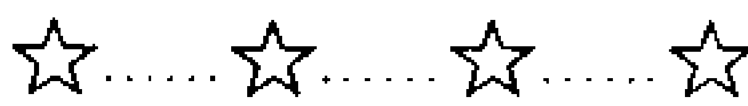


اپنی عقل قربان کر دے

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھنے سے مجھے ہر مرتبہ ایک چشم کشا سِرِ پُر حکمت سے آشنائی ہوتی تھی، ایک دفعہ کسی موضوع کے تحت بات کرتے کرتے جب ذکر عشق چلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''آنحضور ﷺ کی محبت پر اپنی عقل قربان کر دے اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر خدا کے بھروسے پر چل پڑ،'' پھر فرماتے ہیں کہ عشق کی مثال ایک بچے سے لی جا سکتی ہے کہ اسے جب کوئی تنگی یا تکلیف ہوتی ہے وہ اپنی ماں کو بلاتا یا اس کے پاس جاتا اور اسے پکارتا ہے۔ عاشق حقیقی بھی اپنے ہر حال میں اسے ہی بلاتا ہے اور اس سے ہی رجوع کرتا ہے، عاشق کو یہ خبر ہونی چاہیے کہ محبوب کی ہر خواہش عاشق کے لئے عزیز ترین ہوتی ہے چاہے معشوق کی خواہش عاشق کی خواہش کے فطرتاً متضاد ہی کیوں نہ ہو، الامان والحفیظ

افتخار احمد رضوی

شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب

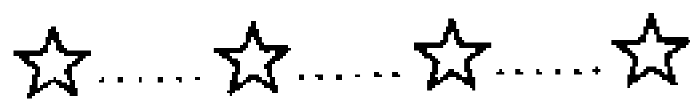


نہجِ عشقِ حقیقی

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ زیرِ بحث معاملہ جات اور موضوعات پر سیر حاصل اور عشق میں گندی ہوئی باتیں کیں اور امت محمدی کو حقیقت و عرفان سے آگہی فراہم کی، آپؒ نے ایک مرتبہ فرمایا۔

''طریقت یعنی تصوف یہ ہے کہ انسان تہہِ قلب میں احکامِ شرعی کی حقانیت و صداقت کا احساس پیدا و بیدار کرلے، یہی نہج عشق حقیقی کی ہے، اربابِ شرع تکالیف شرعی کی غایت وغرض سے آگاہ ہوں یا نہ ہوں، احکام شرعی بجالاتے ہیں، لیکن اہل تصوف وجدان کے ذریعے شرعی احکام کی حقانیت سے باخبر ہوجاتے ہیں اور حقیقی لذت سے سرشار و فیض یاب ہوتے ہیں، چونکہ دل کے سکون کا تعلق قلبی وجدان سے ہے اس لئے عبادات میں لذت کے حصول کے لئے شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت کا ہونا لازمی امر ہے، بلکہ طریقت دراصل شریعت کے احکام کی تکمیل کا ہی نام ہے، اسی مرحلہ کشف اور وجدان کے ذریعے ادراکِ حقیقت کے بعد صوفی صحیح معنوں میں عاشق بنتا ہے اور اس کی یہی رغبت اسے احکامِ خداوندی پر دل و جان سے عمل کراتی ہے۔

علامہ شبیر احمد ہاشمی
مرکزی رہنما جے یو پی (پتوکی)



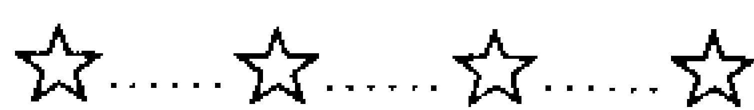
امیدیں غیب وعدم سے وابستہ

شیخ الحدیث، استاذ العلماء ابوالفیض حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ جیسے تمام مجاہدین کی نظریں اور امیدیں غیب اور عدم سے وابستہ ہوتی ہیں اور غیب بھی اس صورت میں کہ ہونے کو نہ ہونا اور نہ ہونے کو ہونا ہوتا ہے، جس طرح کہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ نیستی میں ہستی کیسے چھپی ہوئی ہوسکتی ہے، کیونکہ نیستی اور ہستی دو متضاد چیزیں ہیں، ایک دوسرے میں کیسے چھپی ہوئی ہوسکتی ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسے ممکن ہے جیسے کہ نطفے سے جو کہ غلاظت ہے اور نیستی ہے اس سے زندہ بچہ پیدا ہوتا ہے، کاشتکار جس نے بیج بو کر اپنی کوٹھی خالی کر لی ہے اور اسی پیداوار پر خوش ہے کہ جو ابھی عدم میں ہے اور یہ تصور کرتا ہے کہ وہ عدم سے وجود میں آئے گی۔

اس لئے ہر انسان کو چاہیے کہ جو کچھ اس کے لئے پردۂ غیب میں ہے وہ اس کا منتظر رہے تاکہ وہ سمجھ لے کہ نیکی کرنے سے لامحالہ آرام میسر آئے گا، پردۂ غیب کی چیزوں کو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ورنہ وہ ہر ایک کو آخرت پر متیقن فطرت عطا کر دیتا۔ بہرحال حق تعالیٰ شانہٗ کی کارگاہ عدم ہے جس سے وہ عطایات وعنایات کرتا رہتا ہے۔

مجید نظامی

مدیرِ اعلیٰ روزنامہ نوائے وقت



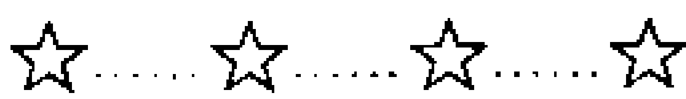
معرفتِ الٰہی

نفس کی حقیقت کو معلوم کرنے کا ذریعہ ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی جیسے مرشد کامل کے ہاں ملتا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کسی پر خصوصی مہربانی فرما دے تو اس کے لئے کیا مشکل ہے، اللہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے دلیل کا کوئی عمل دخل نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ دلیل کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو کیونکہ ایک دلیل تو یہ ہے کہ کسی نے مشاہدہ کیا ہے یا محض مخلوق کے ذریعے خالق کو سمجھا ہے، یہ عالم مصنوع ہے اور ہر مصنوع کا کوئی صانع ضرور ہوتا ہے، برگزیدہ ہستیاں ہر حال میں ہمیشہ اپنی توجہ صانع کی طرف رکھتی ہیں اور اسی مراقبہ میں مشاہدہ کر کے حقیقت خدا تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح ایک فلسفی اثر سے مؤثر کو سمجھتا ہے، یعنی دھوئیں سے آگ تک پہنچتا ہے، مگر وہ ہستیاں جو اعرف باللہ کے مقام تک پہنچنا چاہتی ہیں ان کے لئے قرب اور عشق کی آگ دھوئیں سے نزدیک تر ہے، اس لئے مشاہدہ سے ہٹ کر دلائل سے اس ذات تک پہنچنا غلطی اور معرفت کی زبان میں سیاہ کاری ہے۔

معرفتِ الٰہی سے لبریز شخصیت علامہ ابوالفیض محدثِ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات بھی ایسے ہی خیالات ورجحانات کی مظہر ہیں۔

یوسف خان

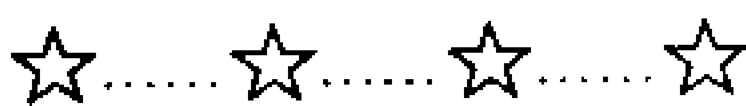
سینئر کالم نگار روزنامہ نوائے وقت، کراچی



صدقِ امام

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دفعہ ایک نوعمر لڑکا آیا اور آ کر کوئی شرعی مسئلہ دریافت کیا، آپؒ نے اسے جواب دیا، اس نے کہا اے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تم نے جواب میں غلطی کی ہے اس مجلس میں ابوالخطاب جرجانی بھی تشریف فرما تھے، ان کو اشتعال آ گیا اور حاضرین کو ملامت کرنے لگے کہ ایک نوعمر لڑکا ایک بڑے عالم کی شان میں گستاخی کر رہا ہے اور تم کو ذرہ برابر بھی جوش نہیں آتا، اس کے جواب میں حاضرین مجلس تو خاموش رہے مگر جواباً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان لوگوں پر کوئی الزام نہیں کہ میں اس جگہ بیٹھا ہوں کہ لوگ آزادانہ میری آراء کی غلطیاں اور سقم ثابت کریں اور میں ان اعتراضات کو تحمل سے سنوں، قطب عالم ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی امتِ رسول کے مسائل بتلاتے وقت انتہائی استقلال اور بردباری سے کام لیتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی تلامذہ کے مطابق آپ سائل کی عزت نفس اور اطمینانِ قلب کا خاص خیال رکھتے اور ہر سائل کے ظرف اور عقل کے مطابق اسے مسئلہ بتاتے اور قرآن وسنّت کے بول بالا کے لئے مستحکم بیان فرماتے، بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جید عالم تھے۔ ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی سائل کو بڑی شفقت اور توجہ سے مسائل کا حل بتایا کرتے تھے۔

ملک محمد بوٹا ڈوگر
چیف کوآرڈینیٹر
ڈسٹرکٹ ناظم شیخوپورہ



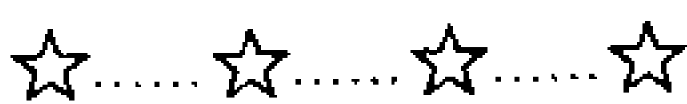
اظہارِ عشق کا سلیقہ نہ تھا مجھے
آنسو ٹپک پڑے تو لاج رہ گئی

رسماً نہیں قلباً جو شخصیات خراجِ تحسین حاصل کرتی ہیں ان میں سے قبلہ عالم قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں ترین صفت اپنے مسلک سے وابستگی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں مومنانہ جرأت تھی لوگوں نے دیکھا کہ کوئی بھی حاکم وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے سامنے حق بات کردی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اعلیٰ وصف استقامت تھی، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ اسلاف کے مشن کے وارث بھی ہیں اور مؤرث بھی، ہر جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام وقار سے لیا جاتا ہے، تمام بڑے بڑے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بڑی والہانہ عقیدت اور اچھے تاثرات و نیک خواہشات رکھتے ہیں۔

سنا ہے آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرنور رمزل نے پاکیزہ ہالہ بنا رکھا ہے، جس میں کہ وصالِ محبوب کا نظارہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

چوہدری صابر حسین بھٹی
ناظم سٹی فاروق آباد



ترک دنیا تمام عبادات کی جڑ ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

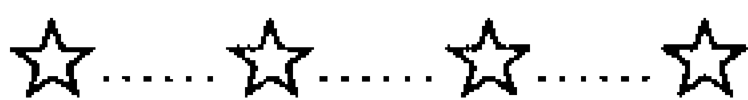
''جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ عاقبت میں بھی اندھا رہے گا''۔

اس اندھے پن سے مراد اگر علوم باطن سے محرومی لی جائے تو یہ ایک عجیب حقیقت سامنے آتی ہے کہ عام لوگ شریعت کا علم علماء سے حاصل کرتے ہیں اور علوم باطنی کے لئے علماء کو بھی فقراء کی غلامی اختیار کرنا پڑتی ہے۔

اسی طرح دنیا کی محبت ایک فقیر اور پیر کامل کی صحبت سے ہی زائل ہوتی ہے، حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ''جس طرح ترک دنیا تمام عبادات کی جڑ ہے اسی طرح حبِ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے''۔

بندۂ مومن ترکِ دنیا کے بعد قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مرشد کامل کا سایہ، اس کی برکات اور بیعت کے ذریعے بندۂ مومن قلعۂ امن میں داخل ہو جاتا ہے، بے شک وسیلہ بڑی چیز ہے۔

ملک حبیب سلطان کھوکھر
ناظم سنٹرل سٹی شیخوپورہ

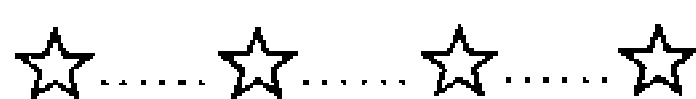


آپ پورے عالمِ اسلام کے بزرگ تھے

کوئی شخص ایک گھر کا ہوتا ہے کوئی شخص ایک خاندان کا ہوتا ہے مگر قطب عالم ابو الفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت و ذات کسی ایک گھر، شہر، صوبہ یا ملک کے لئے نہیں بلکہ آپ پورے عالم اسلام کے بزرگ تھے، انہوں نے ساری زندگی اہل سنت و جماعت کی خدمت میں گزاری، وہ علماء کے استاذ تھے، وہ شیوخ کے مربی تھے، وہ آج ظاہراً ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کا ذکر ہمارے ساتھ ہے، انہوں نے جو پیغام چھوڑا ہے وہ یہ ہے کہ ہم جو بھی کریں قلبی لگاؤ اپنے مسلک سے رکھیں، ہم نے حوصلے نہیں ہارنے بلکہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا اور کھانا پینا مسلک اہلسنت کے لئے تھا، جس مسلک کی حفاظت کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی کوشاں رہے، اس کی مناسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اندر ہیں اور رہیں گے ان شاءاللہ۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب ﷺ
اس برے مذہب پر لعنت کیجئے

قاری محمد یوسف سیالوی
راہنما جمعیت علماء پاکستان ڈسٹرکٹ شیخوپورہ



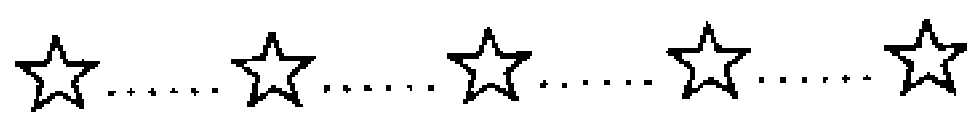
آپ کی روشن کی ہوئی شمعِ وحدت ضوفشاں ہے

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی ریاضت وعبادت، عشق ومستی، تدریس وتالیف، تبلیغ وتحقیق اور محنت وکاوش سے عبارت ہے، آپ نے اہلسنت و جماعت کو بہترین نظم و ضبط اور قابل فخر علمی نظام (دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں) دیا، آپ نے بہت سارے محاذوں پر کام کیا۔

آپ کے پردہ فرما جانے کے بعداب تقویٰ اور پرہیزگاری کو آنکھیں ترستی ہیں، کون سا علمی کارنامہ ہے جس کی طرف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نسل نو کو نہیں لگایا، آپ نے طالب علموں کے اندر علم کا شوق پیدا کر رکھا تھا، رات کے لمحات سمٹ جاتے تھے مگر طالب علموں کے شوق کی پیاس نہیں بجھتی تھی، آپ نے بڑی محنت اور محبت سے قرآن وحدیث کا علم قوم کے بچے بچے کے سینے میں منتقل کیا۔

الغرض آپ نے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کے لئے ہمیشہ اپنے اساتذہ اور اسلاف کے مشن اور طریقہ کو مقدم رکھا، آپ کی روشن کی ہوئی شمع وحدت آج بھی پوری آب وتاب سے ضوفشاں ہے۔

راؤ جہانزیب قوی خاں ایم پی اے
ونائب صدر پاکستان مسلم لیگ پنجاب



وہی بادشاہ ہے

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جو اہل اللہ ہوتے ہیں وہ ہر معاملے میں مسبب الاسباب سے قطع نظر کرتے ہیں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک عرصہ دراز سے نہ کسی انسان کی بات سنی اور نہ کسی غیر اللہ سے گفتگو کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر معاملہ میں صرف و متصرف اللہ ہی کو سمجھتے تھے۔

مالک الملک ست ہر کش سرنہد
بے جہان خاک صد ملکش دہد

(یعنی جو اس خدا کے سامنے سر رکھ دے وہی بادشاہ ہے، خاکی دنیا کے علاوہ وہ سینکڑوں سلطنتیں عطا کر دیتا ہے)

رانا عباس علی خان ناظم شرقپور شریف

☆......☆......☆......☆

ایک نظر سے انقلاب

پیکر خلوص ومحبت، وارثِ علوم شرع، قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن پر اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ قربان کرنے والی برگزیدہ ہستی تھے، مقام شکر ہے کہ ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں بلکہ بالواسطہ طور پر لاکھوں اہل علم پیدا کر کے عالم اسلام کو دیئے ہیں جن کی زبان سے قبلہ قطب عالم کا پیغام امت محمدیہ تک پہنچتا رہے گا، قوی امید ہے کہ عاشقانِ دین مصطفیٰ ﷺ کا یہ قابل صد افتخار ہجوم امت مسلمہ کی تقدیر بدلنے میں مؤثر و منظم کردار ادا کرے گا اور آئندہ آنے والا وقت آپ کی خدمات کا امین ہوگا، ذاتی طور پر مجھے یہ امر کہنے میں کوئی باک نہیں کہ

آپ سے ملاقات سے قبل میں کئی دنیاوی پریشانیوں میں مبتلا تھا مگر آپؒ کی دعا اور نظر التفات سے نہ صرف میری معاشی حالت مضبوط ہوئی ہے بلکہ ذہنی طور پر اطمینان اور سکون حاصل ہو گیا ہے، آپ نے ایک نظر سے میری ذات میں مثبت انقلاب برپا کر دیا ہے۔

چوہدری محمد شہباز ورک، چوہدری محمد ندیم گورایہ، جی پی او شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

آپ کا نقش پا چراغ

ایک جوان ہمیشہ صوفیائے کرام کا انکار کرتا تھا ایک روز وہ ابوالفیض قطب عالم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھا اول فول کہہ رہا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سے ایک انگشتری دی اور فرمایا کہ اسے فلاں نانبائی کے پاس لے جا اور ایک ہزار روپے کے عوض گروی رکھ دے وہ جوان اس انگشتری کو لے گیا، نانبائی نے کہا کہ میں اس انگشتری کو دس روپے سے زیادہ رقم دے کر گروی نہیں رکھوں گا، وہ واپس لے کر پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا اسے صراف کے پاس لے جا اور اس کی قیمت دریافت کر وہ جوان انگشتری صراف کے پاس لے گیا، صراف نے دو ہزار روپے اس انگشتری کی قیمت لگائی وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری روداد سنائی، آپ نے فرمایا: ''تیرا علم صوفیائے کرام کے متعلق نانبائی کے علم کی طرح ہے جو انگشتری کے متعلق تھا'' یہ سن کر اس نے توبہ کی اور تکبر وانکار سے نکل گیا۔

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

حافظ محمد حسین بھٹی (ماہر تعلیم)
نمائندہ خبریں، خانقاہ ڈوگراں

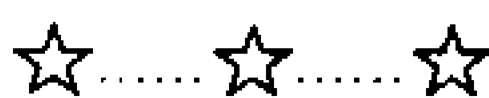
☆......☆......☆......☆

زبان رفیق دل تھی

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہر انسان کی فطرت جدا جدا تخلیق کی ہے، ہر انسان اپنے رجحان، صلاحیت اور رغبت کے مطابق شعبہ چنتا ہے، پاکستان میں ہر شعبہ اور ڈیپارٹمنٹ باصلاحیت لوگوں کا متقاضی ہے، خلوص دل سے کسی بھی شعبے میں کام کرنا گویا دین کی ہی خدمت ہے۔

مذکورہ بالا بات قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک موقع پر کہی تھی جبکہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تھا، آپ نے فرمایا ایک انسان اپنے علم، تجربہ، صلاحیت، ذہانت، مشاہدہ، مطالعہ اور نیت سے خاص نظریات کا خود کو پابند کر لیتا ہے اور پھر اس وعدہ و پابندی کے بعد وہ ان نظریات کے پرچار کے لئے سرگرم ہو جاتا ہے، وہ جتنا ان کی تبلیغ کرتا ہے دل سے اتنا ہی مخلص ہوتا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی ہو بہو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی طرح تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان بھی دل کی رفیق تھی اور دل زبان کا دوست تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تاحیات خلوص اور محنت سے دین حق کی خدمت کر کے نہ صرف اہل علم کے دلوں میں اپنی مقدس جگہ بنالی ہے بلکہ اپنے مقام و مرتبہ کے مطابق آخرت میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ صالحین کی مجلس سے اٹھائے جائیں گے۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرقد انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

سردار محمد اکبر ڈوگر، خانقاہ ڈوگراں

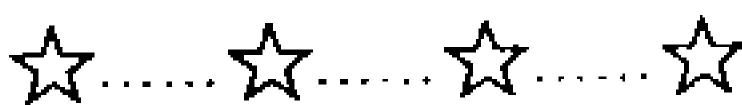


میں ہی مشرفِ محبت ہوں

حضرت مولانا ابوالفیض علامہ قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ہر طرح کی حسن وخوبی کے مالک تھے، ان کی گفتار میں پیار تھا، رفتار میں وقار تھا، کردار عظمتِ رسول ﷺ کا شاہکار تھا اور مزاج حسن ولطافت سے سرشار تھا، گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود لوگوں کے لئے سراپاءِ نور تھا، منکسر المزاج اور متواضع شخصیت کے مالک تھے، جس شخص کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع نصیب ہوتا وہ آپ کے حسن اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا ہر ایک یہی تصور کرتا کہ ابوالفیض نے جو کرم مجھ پر کیا ہے اور مہربانی فرمائی وہ معاملہ کسی اور کے ساتھ نہیں یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ مذکورہ بالا تحریر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر لکھی جانے والی کتاب ''محدثِ ابدالوی'' کے لئے تحریر کر کے گذشتہ رات سو گیا تو خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیدار دے دیا، کیا دیکھتا ہوں کہ چہرۂ مبارک پر ہلکا سا تبسم ہے اور فرما رہے ہیں کہ مومنوں کا آپس میں تعلق اسی طرح ہونا چاہیے کہ دونوں کو ایک دوسرے پر فخر ہو۔

خزاں کو حکم ہے نہ داخل ہو مدینے کی گلیوں میں
اجازت ہے نیم آئے، صبا آئے ، بہار آئے

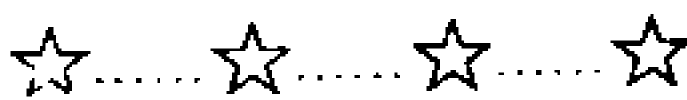
صاحبزادہ میاں محمد سعید شرقپوری
سابق ایم پی اے، مرکزی نائب امیر جماعت اہلسنّت پاکستان
آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف



حق گو عالم

شیخ الحدیث قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے محسن ومربی، بے پناہ شفیق، بے باک رہنما، مدرس عظیم اور بے انتہاء خوبیوں کے مالک، نہایت ہی محبت فرمانے والے، ہر شاگرد کے کام پر نظر رکھنے والے، رضویت کا درد بلکہ پاس رکھنے والے، تدریسی معاملات پر کسی بھی اہم اجلاس یا کام کو ترجیح نہ دینے والے، دارالعلوم کے تمام معاملات کو اپنی نظر میں رکھنے والے حق گو عالم اور پرشوق عامل تھے، آپ جس طرح اپنے دور طالبعلمی میں ایک عظیم شاگرد تھے اسی طرح زمانۂ تدریس میں آپ ایک عظیم استاذ بھی تھے، آپ اپنے استاذِ مکرم سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ جو شاگرد آپ سے زانوئے تلمذ طے کرتا، آپ کا گرویدہ و دیوانہ ہو جاتا اور اس امر پر فخر کرتا، کئی لڑکے ایسے بھی ہیں جو آپ سے اسباق تو نہ پڑھ سکے مگر آپ کے تدریسی انداز سے واقفیت رکھتے تھے ان کی عقیدت بھی آپ کے لئے بے پایاں اور پرخلوص ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

رائے اعجاز احمد خان۔ ایم پی اے
مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ (صفدر آباد)

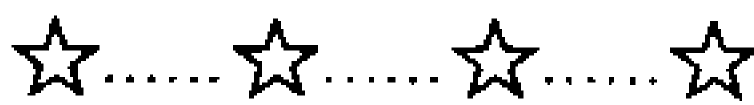


ہر کہ بیند روئے پاکاں صبح شام
آتش دوزخ بود بروئے حرام
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضورِ اولیاء

ترجمہ: جو کوئی پاک لوگوں کے چہروں کی زیارت صبح وشام کرتا ہے، دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جاتی ہے، جو کوئی چاہتا ہے کہ خدا کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرے اسے چاہیے کہ وہ اللہ والوں کی صحبت میں رہے۔

میں نے قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں چند لمحے گزارے ہیں اور کشف کرامات سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ آپؒ جیسے اہل اللہ کی زیارت سے دنیا وآخرت سنور جاتی ہے، مگر یہ سب دیکھنے کے لئے بھی اللہ کی طرف سے عطا کردہ چشم بینا اور اپنے اندر خلوص نیت کا ہونا ضروری ہے کہ دنیاوی مال ودولت کی فقیر کی نظر میں کوئی وقعت نہیں۔

قاضی محمد اسلم کھوکھر
چیئرمین پاکستان بیت المال ڈسٹرکٹ شیخوپورہ



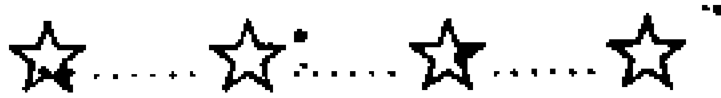
قطب کیا ہے؟

شیرِ جنگل جس طرح شکار کر کے کھاتا ہے اور اس کا بچا ہوا کھا کر دیگر درندے پیٹ بھرتے ہیں، اسی طرح قطبِ زمانہ بھی اسرار و معارفِ الٰہی کا شکار کرتا ہے اور بقیہ اولیاء انہی اسرار کے سبب اپنی روحانی غذا حاصل کرتے ہیں۔

جو شخص اپنے دور کا قطب ہوتا ہے وہ اسرار و معارف کا بلا واسطہ (Direct) کسب کرتا ہے اور دوسرے اولیاء اس کے واسطے سے فیضیاب ہوتے ہیں، ہر ولی کا فرض ہے کہ وہ قطبِ زمانہ کی خوشنودی کا سامان کرے اگر قطب رنجیدہ ہو جائے تو بقیہ لوگ بے سرو سامان رہ جاتے ہیں۔

کیونکہ ایک عالم اس کے پس خوردہ پر گزارا کرتا ہے، گویا قربتِ قطب مہمیز قسمت ہے۔

شہزادالحسن طور
حبیب کالونی، شیخوپورہ



غلبۂ اہلِ ذات

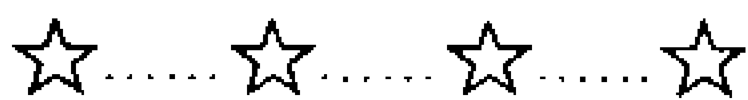
حصول برکت اور ذکر خیر کے لئے میں قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ ایک مسئلہ تصوف کو بیان کرتا ہوں جو مجھے آج سولہ سال بعد حرف بہ حرف یاد ہے۔

''ذکر کے بغیر تصوف بے جان اور بے مقصد ہے، ذکر اسم ذات اور نفی اثبات سے ذاکر ایک نہ ایک روز واصلِ الی اللہ ضرور ہوتا ہے اور اہل ذات میں داخل ہو جاتا ہے یعنی ذکر ذات کرنے سے اہلِ ذات ہو جاتا ہے اور اہلِ ذات اہل درجات پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔

ذاکر اپنی ذات میں ساری بستی کے لئے موجب رحمت ہوتا ہے، سو بلائیں ٹلتی ہیں، سو سزائیں معاف ہوتی ہیں، روحانی باران رحمت سے لوگوں کے دلوں کے میل کچیل دھلتے ہیں، اہل بستی کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی کہ یہ عنایات کہاں سے آ رہی ہیں۔

اور قیامت اس وقت ہو گی جس وقت اللہ کا نام لینے والا ایک بھی ذاکر باقی نہ رہے گا اور جب تک ایک بھی اسم ذات کا ذاکر موجود ہے قیامت برپا نہ ہو گی۔''

چوہدری نوید اقبال کلیار
مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ ن
کلیار ہاؤس کالج روڈ شیخوپورہ

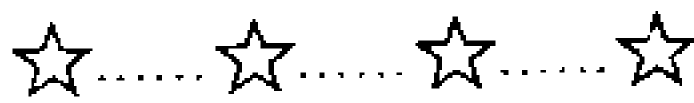


راہِ معرفت

ابوالفیض علامہ مولانا استاذ العلماء قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے لب پر دورانِ خطابت یا تو شانِ مصطفیٰ ﷺ کے قصیدے ہوتے یا غلامانِ مصطفیٰ کے کارنامے ہوتے یا عرفان وتصوف کی گتھیاں سلجھا رہے ہوتے یا فقہ کے نکات کو واضح کر رہے ہوتے یا پھر احادیث نبوی کی تفسیر وتشریح بیان کرر ہے ہوتے۔ آپ کی آواز مقدس کی گونج آج بھی دیوانگان عشق کو راہِ معرفت دکھا رہی ہے۔

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ نور الحق قادری

ایم۔این۔اے

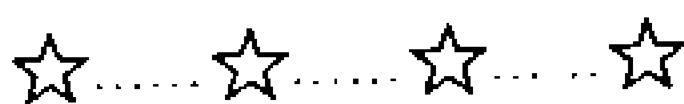


مرشد عالی ذی وقار

مجھے قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ سے قربت کا شرف حاصل رہا، میں نے انہیں نیک، دیانتدار، شرع کے پابند، محنتی، مخلص اور عالی وقار پایا، وہ ہر قسم کے تعصب وریا سے پاک تھے۔ خداوندِ تعالیٰ نے ان کی ذات میں ایسی پوشیدہ صلاحیتیں اور برکتیں عطا کر رکھی تھیں کہ جن کے ظہور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتے تھے۔

محمد عمر ابدالوی خادم قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ،

مڑھ بلوچاں خانقاہ ڈوگراں



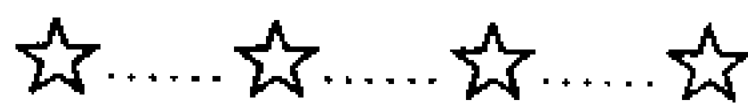
روانگی امر ہے

یہی دستورِ فطرت ہے اور اسی نکتے میں حیاتِ انسانی کا راز پنہاں ہے کہ ہر آنے والا بچہ اپنے ساتھ یہ امید اور پیغام لاتا ہے کہ خدا ابھی اپنی مخلوق سے اور اس کائنات سے مایوس نہیں ہوا۔ لیکن ساتھ ہی اس عالم فانی سے رحلت کر جانے والا ہر شخص اس شہادت پر مہر تصدیق ثبت کر جاتا ہے کہ خدا اپنے اس وعدے سے بھی غافل نہیں جو اس نے روح کو جسد خاکی میں منتقل کرتے وقت کیا تھا کہ تجھے ایک دن میرے پاس لوٹنا ہے۔ بظاہر اس دنیا سے روانگی امر ہے اگر یہ نہ ہوتی تو آقائے نامدار، سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس دنیا سے کبھی بھی نہ جاتے جن کی ولادت باسعادت کے لئے ہی دنیا کی یہ بزم سجائی گئی ہے۔ خوش قسمت اور بامراد ہیں وہ لوگ جو اس حقیقت، اس مقصد، اس نکتے اور اس پیغام کو پا لیتے ہیں، سمجھ لیتے ہیں اور پھر اس پر عمل کر کے دنیا کو بھولا ہوا سبق یاد کرا جاتے ہیں۔ ان حضرات میں سے ایک قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرتبۂ ولایت کے مطابق ہمیشہ پیغمبری کی پاسداری میں کوئی امر مشکوک نہ رکھا اور نصف صدی تک اہل اسلامیان ضلع شیخوپورہ و پنجاب کی تعلیمی و روحانی تشنگی بجھانے کے لئے ابر کرم کی طرح برسے اور ہر صاحب ذوق اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس چشمۂ علم و عرفان سے اپنی پیاس بجھاتا رہا۔

خان نوید اختر خان

ناظم یوسی 72 جوئیاں والا موڑ شیخوپورہ



مصلحِ نظمِ خانقاہ

حضرت ابوالفیض شیخ الحدیث قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میں ایک عجیب طرح کا وسعت گیر تجسس تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ انسانی اور اخلاقی قدروں کے حوالے سے مجسم قابل تقلید شخصیت تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب انسانیت اور عشق مصطفےٰ علیہ وسلم کا مذہب تھا، گویا ان کا رب اور ان کا خالق کائنات، محبت کا خدا تھا، عشق کا خدا تھا جو کہ خطۂ زمین پر رہنے والے تمام عاشقوں کا خدا تھا، جو کہ خطۂ زمین پر رہنے والے تمام عاشقان محبوبِ خدا کا خالق تھا، اور جس نے ان کی تخلیق صرف اور صرف رحمت و عافیت کے لئے کی تھی۔ ان کا گہرا ایمان تھا کہ نفرت کا رویہ ربّ کائنات کا پسندیدہ رویہ نہ تھا، چاہے اس کی بنیاد کچھ بھی ہو، اسی بناء پر آپ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہی نظام میں در آنے والے تنگ نظر رویوں کے سخت مخالف تھے اور تصور کرتے تھے کہ یہ رویے ایک خدا کے پیدا کردہ انسانوں کو ایک دوسرے سے دور لے جاتے ہیں۔

ملک محمد منیر

سابق ایم پی اے و تحصیل ناظم صفدر آباد

☆......☆......☆......☆

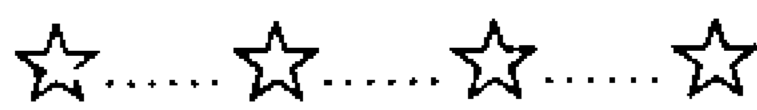
میرا مسئلہ حل ہوگیا

قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ نماز بے حیائی، برائی کے کاموں سے روکتی ہے، اب ایک آدمی پانچ وقت کی نماز بھی باقاعدگی سے پڑھتا ہے اور برائی اور بے حیائی کے دھندے بھی برابر جاری رکھے ہوئے ہے تو اس صورت میں نظریہ اور عمل میں تضاد سامنے آ گیا، یعنی نظریہ تو یہ ہے کہ بے حیائی اور برائی سے بچنے کے لئے نماز پڑھو، نماز پڑھی گئی لیکن دعویٰ کے مطابق فائدہ نہ ہوا، اب یا تو (نعوذ باللہ) قرآن غلط ٹھہرایا عمل۔ یقیناً

عمل ہی غلط ہے کیونکہ یہ عمل ایک ناقص، بیمار، فاسد، ردی اور نامقبول نماز کی ایک بھونڈی نقالی ہے۔ اصل نماز تو پڑھی ہی نہیں گئی، چنانچہ بیمار نماز کی صحت وسلامتی اور توانائی، رونق اور رعنائی کو بحال کرنے کے لئے آخرکس ''سی ایم ایچ'' کی طرف رجوع کیا جائے تاکہ مطلوبہ فوائد وبرکات حاصل ہوسکیں، میرا تو مسئلہ حل ہوگیا وہ اس طرح کہ بیمار اور بھونڈی نماز کی اصلاح کے لئے قطب عالم، شیخ الحدیث ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے چند میٹھے میٹھے بول اور ان کی ظاہری رحلت کے بعد ان کی خانقاہ پر مزارِ اقدس کے قدموں کی جانب واقع چوکھٹ کا ایک پرخشوع اور ندامت کے آنسوؤں میں بھیگا ہوا پر خلوص بوسہ۔ باقی لوگوں کی نمازیں جانیں یا ان کا نمازوں والا۔ واللہ اعلم بالصواب

علامہ مفتی محمد خان قادری

مہتمم جامعہ اسلامیہ، لاہور



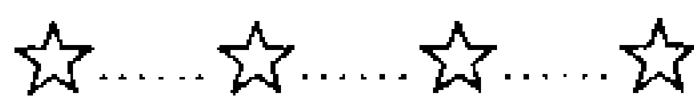
غمگسارِ خانقاہ

کتب اسلام میں بصراحت فرمایا گیا ہے کہ بندہ جب خدا سے کچھ مانگتا ہے تو خدا اس کی عاجزانہ خواہش وطلب کو پورا فرما دیتا ہے، اب آپ روزمرہ کی زندگی میں خود ملاحظہ فرمائیں کہ سارے مسلمان جو دعائیں مانگتے ہیں کیا سب کی سب مستجاب ہوجاتی ہیں یا محض چند ایک؟ یا سب کی سب ردّ ہوجاتی ہیں، یا شاذ و نادر کبھی پوری حیات میں کوئی ایک آدھ دعا قبول ہوگئی اور باقی سب مسترد ہوگئیں بہرحال دیکھنے میں تو یہی آیا ہے کہ بڑی اشد طلب کے باوجود اکثر دعائیں مسترد و نامنظور ہوجاتی ہیں۔ اور پھر مذہب کے موہوم اور مردہ وعدوں کی آڑ میں خود کو جعلی طور پر مطمئن کرلیا جاتا ہے کہ جو دعائیں مستجاب نہیں ہوئیں وہ ہماری عبادت کا حصہ بن گئی ہیں یا فلاں تناسب سے ان کا ثواب واجر بروز آخر مل جائے گا، یعنی عمر بھر کرب وطلب کے جنگلوں میں بحالتِ محرومی و مایوسی پھرنا اور ''رنگ لائے گی

ہماری فاقہ مستی آخرت کو" کہتے کہتے مرجانا یعنی ضرورت یہاں پڑے اور ڈلیوری وہاں کی جائے جبکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ واللہ سریع الحساب اس مقام پر خانقاہ ایک مشفق و ہمدرد مونس وغمگسار کی حیثیت وصورت میں انسان کو حتی المقدور اسی دنیا میں فیض یاب و مطمئن کرنے کا فریضہ انجام دینے کے لئے بڑی شان وشوکت سے استقبال کرنے کو تیار ہوتی ہے۔ مجھے اس امر کا شعور خانقاہ ابدالیہ (مزار اقدس قطب عالم استاذ الاساتذہ ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ) پر جا کر بخوبی ہو گیا ہے۔ اللہ اس بابرکت مرقد پر اپنی رحمتوں کا نزول کرے۔ آمین

حضرت علامہ غلام محمد سیالوی

ناظم شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان



وارثِ رشد وہدایت

رسولِ خدا ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے بعد آپ ﷺ کے مشن یعنی سلسلہ رشد وہدایت کے وارث اور جانشین آپ ﷺ کی امت کے اولیاء اللہ ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں، اسلام کی وسیع تر اشاعت کا سہرا بلاشبہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے معتبر خلفاء کے سر ہے، چشتی سلسلہ میں اولین چار خلفاء یعنی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ نظام الدین اولیاء اتنی جامع الصفات، مجمع البرکات، کثیر الحیثیات، ہشت الجہات اور بے پناہ کمالات کی حامل شخصیات کے مالک تھے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے دور میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کی مرکزی، مقتدر اور اعلیٰ شخصیت اور روح رواں اور جانِ جاں تسلیم ہوتا تھا اور پورا سلسلہ چشتیہ ان ہی کے گرد گھومتا تھا یعنی بالکل وہی صورت جو ملت اسلامیہ میں حرمِ کعبہ کی ہے۔ اس عالی سلسلہ میں ان چاروں کی اور جنوبی ایشیاء میں

اسلام کی ترویج میں کوشاں سلاسل اولیاء میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کی ہے۔ ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ایک برگزیدہ صاحب کشف وکرامت قطب ہیں، اللہ جل جلالہ تیری شان!

میاں ظہور احمد بودلہ ومیاں مسعود احمد بودلہ

ناظم یوسی 51 ملیاں کلاں

☆......☆......☆......☆

سلوک میں پہلے شریعت

حضور قبلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی روحانی تعلیم وتربیت میں شریعت کی اتباع و پیروی پر سب سے زیادہ زور دیتے تھے، مریدوں سے ارشاد فرمایا کرتے تھے، سلوک میں پہلا مرتبہ شریعت ہے، طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے حفظ مراتب کی کوشش کر، جب وہ شریعت کے حقوق مکمل طور پر ادا کرنے لگے گا تو شریعت کے ادائے حقوق کی برکت سے دل میں طریقت کی خواہش خود بخود پیدا ہوگی، اور جب طریقت کے حقوق کو بھی اچھی طرح ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ریت کا حجاب اس کی دل کی آنکھوں سے دور کردے گا اور حقیقت کا مفہوم اس پر منکشف ہوگا۔ جو روح سے متعلق ہے اور طریقت باطن کی طہارت اور مرتبۂ حقیقت کا ادراک ہے، اور حقیقت، مفہوم وجود کو فانی بنانا اور دل کو ماسوی اللہ سے خالی کرنا ہے جو درجۂ قرب تک واصل ہوتی ہے، انسانی نفس دل اور روح کا مجموعہ ہے ان میں سے ہر ایک کی اصلاح مقصود ہے، نفس کی اصلاح شریعت ہے، دل کی اصلاح طریقت ہے اور روح کی اصلاح حقیقت سے ہوتی ہے۔

ڈاکٹر اے ایچ اختر، ایم ڈی الصباء کلینک خالد روڈ شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

خوفِ خدا تسلیم و رضا

قطب عالم ابوالفیض حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خطاب میں ایک مرتبہ فرمایا تھا مجھے اب بھی یاد ہے کہ ''آج بھی قرآن حکیم پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو! اگر خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو پھر خدا سے ڈرنا ہوگا اور خوف خدا یہ ہے کہ اس کے احکامات کی پیروی کی جائے اس کے محبوب رسول سید المرسلین ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور گناہوں کی زندگی سے منہ موڑ کر دل کو یادِ الٰہی میں لگانا ہوگا یہی خوف خدا ہے۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔ ''مرنے سے پہلے مر جاؤ'' یعنی بندہ مرنے سے قبل ہی اپنی تمام تر نفسانی خواہشات، جھوٹی آرزوؤں اور تمناؤں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مار دے پھر ایسے ہی خوش نصیب لوگوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ.

''اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ جن پر راضی ہو جاتا ہے ان خوش قسمت نفوس پر انعامات کی بارش ہوتی ہے اور پھر

بوبکر و عمر عثمان و علی

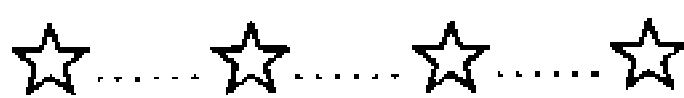
بلال حبشی و اویس قرنی

(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

جیسی ہستیاں سامنے آتی ہیں۔

حضرت علامہ مولانا قاری زوار بہادر

سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان (پنجاب)



اتباع واحیائے سنّت کا مشن

شیخ الحدیث والتفسیر قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی میں کبھی کوئی کام سنت نبوی ﷺ اور شریعت مطہرہ کے خلاف سرانجام نہ دیا، آپ جو کچھ بھی کہتے جو بھی کرتے اور جو کچھ بھی سوچتے، ہر حوالہ سے آپ کے پیش نظر نبی آخرالزمان ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی ہوتا، آپ سے ساری زندگی میں کوئی ایک عمل بھی ایسا سرزد نہ ہوا جو سنّت نبوی کے خلاف ہو (نعوذ باللہ) قول یا فعل میں تضاد نہ ہوتا، آپ جو کچھ بھی کہتے اس پر خود بھی عمل کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے، ہر ایک کی بات بڑے دھیان سے سنتے، کسی سے ناراض ہوتے نہ کسی کو ناراض ہونے دیتے، روزے اور نماز کی خود بھی پابندی کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی پابندی کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ جب بھی کلام فرماتے تو سنجیدگی اور وقار مترشح نظر آتا۔ لباس سادہ زیب تن فرماتے جو کہ سنّت کے مطابق ہوتا، الغرض! سنت نبوی کا احیاء اور اتباع ہی آپ ﷺ کی زندگی کا محور ومرکز ہیں۔

حضرت علامہ حافظ محمد جمشید سعیدی (لندن)

☆......☆......☆......☆

اصلاحِ انسانیت

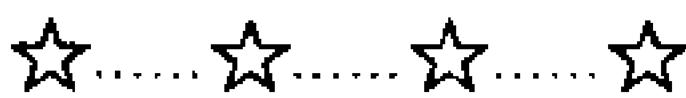
اسلامی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو کثرت کے ساتھ ہمیں انقلابی مفکرین، مجتہدین اور مصلحین کے نام ملیں گے، جنہوں نے عہدِ رسالت مآب ﷺ، خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور آئمہ اہل بیت اطہار کے طرز فکر کو آگے بڑھایا۔ کئی مردانِ ہمت وحق نے سید الشہداء امام حسین کی دین کی حرمت پر کسی مستبد، ظالم اور منافق حکمرانِ وقت سے سمجھوتہ کرنے کی بجائے سروں کی فصل کٹوانے کی جو رسمِ وفا قائم کی تھی اس رسم کو

اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق سروں کے نذرانے پیش کر کے بخوبی نبھایا۔ کئی رہنماؤں نے سیاست و جمہوریت کے میدان میں اعلیٰ کارنامے سرانجام دیئے، کئی لوگوں نے معاشرتی و معاشی حوالوں سے دنیائے ارض کو نادر اصول فراہم کئے اور سب سے محترم اور قابل تقلید ہستیاں کئی ایسی بھی ہوئی ہیں کہ جنہوں نے ارشاداتِ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کر کے اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا اور اللہ کی قربت و خوشنودی کا سامان عالم انسانیت کو فراہم کیا۔ ایسی ہستیاں زبان حال میں اولیاء واصفیاء کے گروہِ صدق وتسلیم کے اعراف سے جانی جاتی ہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ ان ہستیوں کے اکثر برگزیدہ بزرگوں نے برصغیر کے کونے کونے میں اسلام کی حقیقی روح متعارف کروا کے یہاں کے صدیوں سے کفر واستبداد میں جکڑے ہوئے لوگوں کو دین آفاق کے فلاح سے معمور پروگرام سے روشناس ومستفید کیا۔ ان بزرگوں میں سے ایسے بزرگوں کی بھی کمی نہیں جو تصوف کے ساتھ ساتھ منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر روحانی ومذہبی تعلیمات کو بھی فروغ دیتے رہے۔

ان برگزیدہ ہستیوں میں شیخ الحدیث قطب عالم ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ نے خانقاہ ڈوگراں سے اپنی اس مقدس خدمت کا آغاز کیا اور اپنی محنت اور خلوص سے اس درسگاہ سے ایسے ایسے تلامذہ کو علمِ حدیث سے روشناس کرایا کہ جنہوں نے آج دنیا کے کونے کونے میں اس مشن کی ترویج کے مراکز قائم کر رکھے ہیں جہاں اسلام کی اشاعت جاری وساری ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں مزید برکت عطا فرمائے۔

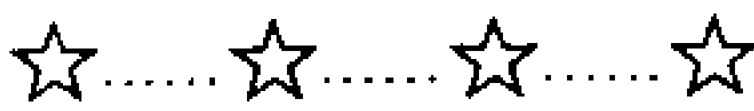
راجہ جاوید اخلاص
ناظم ڈسٹرکٹ راولپنڈی



ترویج اسلام اور ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ

آج کے دور میں امت مسلمہ پر دو بڑے خطرناک حملے ہو رہے ہیں، ایک حملہ مسلمانوں کے اندر سے عقیدہ و ایمان پر جبکہ دوسرا حملہ عالم اسلام کی تہذیب و ثقافت اور نظریات پر ہے، اندرونی حملہ مسلمانوں پر مسلمان کر رہے ہیں اور بیرونی حملہ کافر اور دین دشمن لوگ کر رہے ہیں، مستشرقین نے اپنی قند آمیز تحقیقات میں فکری زہر ملا دینے کا کام مسلسل کیا، بد قسمتی سے بعض مذہبی مفکرین کے ہاتھوں بھی دانستہ یا نادانستہ یہی کام سرانجام پانے لگا، دراصل یہ کوشش ایمان کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے جس کے ذریعے امت مسلمہ کا رشتہ اللہ کے محبوب مکرم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت سے کمزور کرنے اور بالآخر کاٹنے کا مقصد پورا کیا جا رہا ہے۔ اس مذموم سازش کو ناکام بنانے کے لئے حضرت ابو الفیض قطب عالم علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں نے بڑی نمایاں اور قابل قدر خدمات انجام دی ہیں، آپ کی یہ پچاس سالہ خدمات برصغیر میں اسلام کی ترویج کے حوالے سے بڑی مکرم و محترم ہیں۔

حاجی محمد نواز ، سابق ایم پی اے
صدر مسلم لیگ ن، سٹی شیخوپورہ

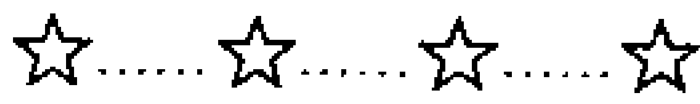


کارہائے نمایاں رہینِ ولایت ہیں

تاریخ عالم انسانیت کے واقعاتی تسلسل کی داستان ہے، اگر ان واقعات کا جائزہ لیا جائے تو بہت ہی کم ایسے واقعات ہمارے سامنے آئیں گے جن کا وقوع پذیر ہونا از خود ممکن تھا، اکثر عظیم تاریخی واقعات جنہوں نے ایک بڑے خطۂ ارضی اور طویل تاریخی عرصے کو متاثر کیا وہ کسی نہ کسی عظیم تاریخی و روحانی شخصیت ہی کے رہین منت تھے وہ تمام واقعات جو تاریخ ساز اور رجحان ساز ثابت ہوئے کسی عظیم تاریخ ساز اور رجحان گر شخصیت کے زیر

اثر وجود میں آئے۔ بیسویں صدی کے نصف آخر اور اکیسویں صدی میں اس تاریخی پیمانے کے تحت جب پنجاب کی تاریخ ساز شخصیات کا ذکر کیا جائے گا تو اسلامی و روحانی دنیا پر گہرے اثرات مرتب کرنے والی شخصیات میں نمایاں ترین مقام بلاشبہ قطب عالم ابو الفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ عظیم الشان دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں اور آپ کی خدمات کے حوالے سے آپ کے تلامیذ رشید کا ذکر بڑی صراحت سے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔

چوہدری عباس ہنجرا
خادم مسلم لیگ (ن) سٹی شیخوپورہ



دانائے راز

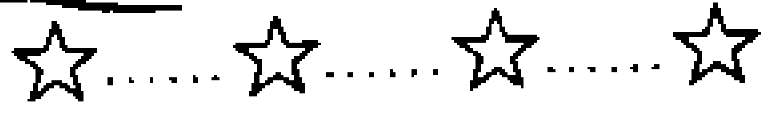
شیخ القرآن والحدیث ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فکر و عمل کے میدان کا بیک وقت احاطہ کرتے ہوئے نہ صرف فکری میدان میں گہرے نقوش مرتب کئے ہیں جو آنے والی نسلوں کے لئے احیائی اور انقلابی جدوجہد کے حوالے سے مینارۂ نور کا کام دیتے رہیں گے بلکہ آپ نے عمل کے میدان میں بھی اپنی اخذ کردہ فکر کے عملی اطلاق کو ممکن بنانے کے لئے بے پناہ سعی کی۔ احیائی ضمانت کی حامل روحانیت جسے قطب عالم نے دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں سے شروع کیا اور اسے ایک دلآویز نصب العین کے تحت ایک تحریک اور مشن کی صورت میں متشکل کر دیا، یہ نصب العین ایک طویل تفکر، تعمق اور جدوجہد کا حاصل ہے۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

اس دانائے راز کے پس منظر میں بھی کئی عوامل کارفرما نظر آتے ہیں اور سب سے

معظم عمل یہ ہے کہ اس عظیم دارالعلوم میں فروغِ علمِ حدیث کے لئے محدثِ اعظم پاکستان کے حکم واجازت سے یہ عظیم کام شروع کیا گیا۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری
آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف

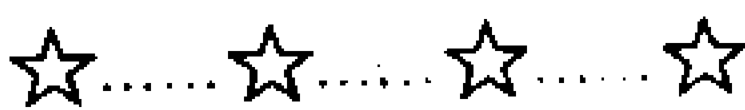


مومن و منکر ...... زمین و آسمان

آسمان اپنی بلندی کی وجہ سے پست زمین سے بڑا ہے۔ آسمان میں اسی بلندی و رفعت کی وجہ سے ہی زمین کی نسبت زیادہ عجائب پوشیدہ ہیں، مومن و منکر میں بھی شاید زمین و آسمان والا ہی امتیاز کارفرما ہے کہ منکر شخص ایک انسان ہوتے ہوئے بھی عین حقیقی اور سچی باتوں کو ماننے سے انکار کرتا رہتا ہے اور ایک انسان کے منصبی و نسبی براہین و دلائل سے مکر کر رفع یدین اور نور و بشر کے فروعی مسائل میں الجھ جاتا ہے اور سامان نفرت پورا کرتا رہتا ہے۔ جبکہ ایک بندۂ مومن آقائے دوجہاں سے منسوب ہر معجزہ اور فضیلت کو بسر وچشم تسلیم کر کے عشق و وارفتگی کے عالم میں قید عقل سے آزاد ہو کر فنافی الرسول جیسی منازل مطہرہ طے اور سر کرنے میں منہمک رہتا ہے۔

اللہ اللہ کیا شان ہے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی اور ان کے عاشقوں کے عاشق قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ مولا جل وعلا آپ کے مزار پر تجلیوں کی بارش کرے۔ (آمین)

الحاج ملک محمد اسلم بلوچ
مرکزی صدر انجمن تاجران ضلع شیخوپورہ

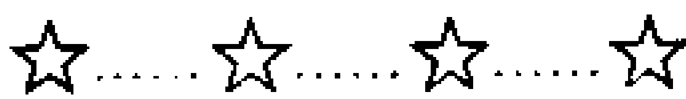


دعوت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر استاذ الاساتذہ، برہان العارفین، قطب عالم، ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پچاس سالہ دورِ تدریس و تبلیغ میں دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کے عوام و خواص کے کئی اہل فیض، اہل دل، اہل ارشاد، اہل نظر، اہل محبت، اہل دانش، اہل فراست، اہل درد، اہل درایت، اہل ادب، اہل جذب، اہل انابت، اہل نور، اہل شعور، اہل شہادت، اہل فقر، اہل فنا، اہل ظرف، اہل ضمیر، اہل ذکاوت، اہل ترک، اہل تمنا، اہل حق، اہل یقین، اہل امانت، اہل صدق، اہل ولا، اہل ولایت، اہل تمکین، اہل سکر، اہل معانی، اہل لفظ، اہل عبادت، اہل سراء، اہل کشف، اہل کرامت، اہل شوق، اہل ذوق، اہل ہمت، اہل اقرار، اہل امر، اہل امامت، اہل ذکر، اہل فکر، اہل فطنت، اہل راز، اہل رموز، اہل ریاضت، اہل سوز، اہل ساز کو دعوت غور و فکر اور اجازتِ کارِ فلاح ابی البشر دی، آپ کی ذات سے جاری کردہ تعلیمات اور روحانی فیوض و برکات کا اثر تا حشر جاری رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

صاحبزادہ سیّد حامد سعید کاظمی

سابق ایم، این اے۔ ملتان شریف



عقل عیار ہے

عقلی دلائل اور اس کے مدعی راہِ حق میں ذلیل اور حقیر گردانے جاتے ہیں، دلائل عقلیہ کی شان و شوکت تو بہت ہے لیکن ان کا مدعی بالکل حقیر و ذلیل ہے، عارف لوگ اس ذلالت کی دلالت میں یہ کہتے ہیں کہ جیسے کوئی اندھا محض اپنے اندھے پن کے ثبوت کے لئے واویلہ کرتا پھرے، عارفوں کا کہنا ہے کہ اگر تیرے پاس عقلی دلائل کے علاوہ کچھ نہیں

ہے، تو طبیب کی طرح قارورے، پیشاب اور گندگی کو دیکھتا پھر ،اسی موضوع پر اقبال نے بقول دنیادار تو یہ کہا ہے کہ:

عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ قاضی نہ ملاں نہ حکیم

جبکہ اسی موضوع پر ایک اور ملامتی فقیرؒ نے اس طرح پنجابی میں عقدہ کشائی کی ہے کہ:

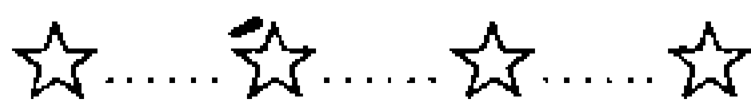
جنہاں کُتیاں پالیاں وچ بُکلاں
منہ چُمنے پئے کتوریاں دے
نج طب دا علم میں یاد کیتا
رنگ ویکھنے پئے قاروریاں دے

(یعنی جن لوگوں نے کتیوں کی اپنے پہلو میں پرورش کی، انہیں کتی کے بچوں کے منہ چومنے پڑے، میں نے بھی (عشق کی بجائے) بدقسمتی سے علم طب حاصل کرلیا، جس کی وجہ سے مجھے قارورں (یعنی مریضوں کے پیشابوں) کے رنگ دیکھنے پڑ رہے ہیں۔)

مطلب یہ ہے کہ اگر مجھے نگاہ باطنی نصیب ہو جاتی تو میں مریض کو گھر بیٹھے ہی تشخیص کر کے تندرست کر دیتا۔

شیخ الحدیث استاذ العلماء قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی محدث رضوی رحمۃ اللہ علیہ بھی مبلغ شریعت ہونے کے باوجود عارفانِ عشق کے اسی قبیلۂ اشراف سے متعلق تھے جو نگاہِ باطن سے علاج آدمیت کا فرض انجام دیتی، وہ بلاشبہ اپنے کسب فیض میں ابوالفیض کے درجہ پر متمکن تھے۔

علامہ بشیر احمد سیالوی، لندن



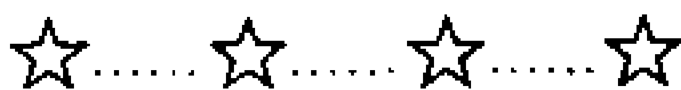
اسلوب مختلف افسانہ ایک ہے

جماعت یا مسلک ایک درخت کی مانند ہوتا ہے، پس اس درخت کی جہاں سے بھی کسی ٹہنی کو قلم بنا کر لگائیں گے وہ پھوٹ پڑے گی اور اسی طرح کا ایک ہم جنس درخت فراہم کرے گی، اسی طرح اس پر بھی پتے پھول پھل اور بیج لگیں گے، پھر جس صحت مند بیج کو بودیں گے اسی طرح کا ایک اور درخت آئے گا، اس میں تخصیص نہیں ہے کہ سب سے اوپر والی ٹہنی کا ہی بیج بونا ہے اور باقی بیج بونے کے قابل ہی نہیں، وہ بھی بالکل اسی طرح کا اسی قد و قامت کا پودا آپ کو اگا کر فراہم کرے گا، جماعت یا مسلک کے افراد بھی بالکل اسی درخت کے پھلوں، پھولوں اور ٹہنیوں، بیجوں کی طرح ہوتے ہیں، بس ان کی نشو ونما اور دیکھ بھال پر توجہ دینے کے لئے ایک باغبان، مالی یا گلچیں کی ضرورت ہوتی ہے، پھر یہ جماعت یا تنظیم اپنے نصب العین کو پالیتی ہے۔

مسلک اہل سنت و جماعت بھی ایک مقدس درخت کی مانند ہے جس کی آبیاری آب زمزم سے ہوتی ہے اور طیبہ کی گلیوں سے جلوۂ محبوب ﷺ سے مس کر کے آنے والی عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی مقدس ہوا اس درخت (یعنی مسلک اہلسنت) کے نظام تنفس کے چلاؤ کا منبع ہے۔ اس درخت (مسلک) کے پھولوں کو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے باوقار، خطباء و مفسرین سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔

بلبل کے چہچہے ہوں کہ شاعر کے زمزمے
اسلوب مختلف سہی ، افسانہ ایک ہے

حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر صاحبزادہ مظہر فرید شاہ
شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ، ساہیوال



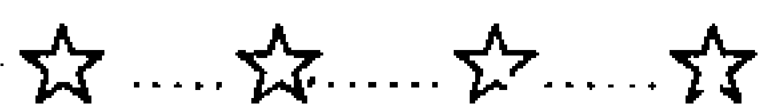
ایک بڑا علمی خلاء

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے علمائے حق کے حلقہ میں معتبر نام تھے، اس کے ساتھ ساتھ آپ سلسلہ قادریہ رضویہ سے وابستہ تھے، آپ کے دور کے تمام علماء آپ کی علمی و روحانی خدمات و کمالات کے مداح اور شاہد ہیں، آپ شیخ الحدیث بھی تھے، آپ کا اندازِ تدریس بہت منفرد تھا، آپ کی علمیت اور شخصیت کا سحر طلباء کو حصار میں لے لیتا تھا، بیان پر آپ کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی اور قوتِ اظہار بڑی شاندار تھی۔

غریب نواز تو تھے ہی ان کی مہمان نوازی بھی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ میں ان کے اسلوب گفتگو کا اتنا قتیل ہوں کہ پوری ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں انہیں سننے کے بعد کوئی ان کے لفظوں کو دہرانے کے قابل بھی نہیں ہو سکتا تھا، ابوالفیض کا اس دنیا سے اٹھ جانا ایک قطب عالم کی رحلت بھی ہے اور ایک بہت بڑا علمی خلاء بھی ہے۔ بہر حال آپ کے صاحبزادگان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پرتو بدرجۂ اتم موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

امجد نذیر بٹ

صدر پریس کلب شیخوپورہ



خدمات مثلِ مینارۂ نور

موت العالِم موتُ العالَم و ان العالم لیستغفرله من فی السموات و من فی الارض حتی الحتان فی جوف ماء. حضرت قبلہ قطب عالم ابوالفیض مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات مسلک اہلسنت اور عوام امت کے

لئے روشنی کے مینار کی مانند ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تا حیات علم و روحانیت کی لاتعداد شمعیں روشن کیں، اللہ رحمت نازل فرمائے آپ کی مرقد پر۔

ملک محمد بوٹا

بانی پریس کلب تاحیات وائس چیئرمین پریس کلب شیخوپورہ

بیورو چیف روزنامہ وفاق، نمائندہ اے این این ڈسٹرکٹ شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

قابل رشک حیات

حضور قبلہ قطب عالم ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ملّی، سیاسی اور روحانی خدمات محتاج بیان نہیں ہیں ان کے اخلاق اور بالخصوص بندۂ ناچیز پر کرم فرمائیوں کا تذکرہ الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر حیات قابل رشک اور لائق پیروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے فقیہ الامت ہیں۔

میاں محمد ایوب صدر پی وائی او پنجاب

☆......☆......☆......☆

چٹانوں کو گلِ رعنا کر دیا

حضور قبلہ قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے سنگلاخ چٹانوں اور صحراؤں کو بھی اپنی طبع کی رعنائی اور دلپذیری سے مثل گلستانِ بہارِ آفریں کر دیا۔اسلام تو آپؒ کا اوڑھنا بچھونا تھا، ملتِ اسلامیہ کے لئے آپ کی خدمات کی مثال موجودہ دور میں ڈھونڈنا ناممکن حد تک مشکل ہے۔

سردار محبوب حسین ڈوگر

سابق مشیر وزیرِ اعلیٰ پنجاب، رئیس ککڑ گل شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

زندہ وجاوید عالم

اس عالم رنگ و بو میں سدا کون رہا ہے مگر کچھ لوگ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی زندہ وجاوید ہوئے، قبلہ ابوالفیض قطب عالم مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی اشاعتِ دینِ مصطفےٰ ﷺ اور فروغِ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کے لئے وقف کر رکھی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے منبر رسول پر اس حد تک ذمہ داری اور لگاؤ سے پیغمبرانہ فرض ادا کیا کہ عقائد اہلسنت کا حق ادا کر دیا، بندۂ ناچیز اس عظیم ہستی کے بارے کیا لکھ سکتا ہے۔

چوہدری محمد سعید ورک

وفاقی پارلیمانی سیکرٹری

رانا اختر رسول (سیکرٹری)

☆......☆......☆......☆

اہلسنّت کے ان تھک مجاہد

ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ موصوف بڑی خوبیوں کے مالک تھے، کام کے ساتھ لگن اور دین کے ساتھ خصوصی تعلق ان کا طرۂ امتیاز تھا، خود بھی کام کے دھنی اور دوسروں سے بھی ایسی ہی توقع رکھتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے ان تھک مجاہد اور اسلافِ دین کے جانشین تھے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اتنا بڑا مرتبہ ہونے کے باوجود انتہائی سادہ طبیعت اور فروتنی عاجزی کا عملی و بے مثال نمونہ تھے۔

مولانا عابد حسین

لاہور کینٹ

☆......☆......☆......☆

بنیادِ قرآنِ کریم رہا

ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے افکار و خطابات کی بنیاد قرآن حکیم کی تعلیمات پر رکھی ہوئی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنی تعلیمات کو نئے اسلوب اور نئے انداز نگارش و خطابت کے ساتھ عالمِ اسلام کے روبرو پیش کیا۔ گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بادۂ کہن کو نئے سانچوں میں ڈھال کر اہل نظر کو اپنے کلام میں جذب کر رکھا تھا۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ ؎

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

حافظ محمد شاہین، دوبئی

☆......☆......☆......☆

عقل ہم آہنگِ عشق

ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا کمال یہ ہے کہ آپ اپنے دور کے دیگر علماء کی طرح عقل کے خلاف مطلق نہ ہیں، بلکہ آپ اس عقل کے مخالف ہیں جو کہ عشق سے بغاوت کرتی ہے، آپ کی کتب و تقاریر کے بغور مشاہدہ سے علم ہوتا ہے کہ آپ دین آمیز عقل کے مداح و معترف ہیں جو کہ ایمان و یقین کی راہ پر ڈالتی ہے۔ آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عشق سے ہم آہنگ عقل کو سراہتے ہیں کیونکہ یہی عقل عرفان وحق آگاہی کی راہنمائی کرتی ہے۔

مولانا محمد اسلام سعیدی

مرکزی صدر مجلس علماء نظامیہ پاکستان

☆......☆......☆......☆

تصوف دراصل خدمت خلق ہے

قطب عالم علامہ ابوالفیض مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت ربّ العالمین کا یہ عالم تھا کہ وہ خدا کی طرف اس محویت کے ساتھ متوجہ رہتے تھے کہ گویا اس کو سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں، آپ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ تصوف کی بنیادی تعلیم خدمت خلق ہے، صوفیائے کرام کی زندگیاں خدمت خلق میں گزری تھیں، آپ کے آئینہ اخلاق میں محبت الٰہی، اتباعِ رسول ﷺ، خدمت خلق اور غرباء پر شفقت کا عکس نمایاں نظر آتا ہے، آپ کی ساری حیات ہمدردی اور مخلوق خدا کی عقلی، علمی، دینی، سیاسی، مذہبی اور روحانی خدمت و رہنمائی میں گزری، آپ اپنے متوسلین کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے بازار میں انسانی دلوں کو راحت پہنچانے سے زیادہ کسی چیز کی قدر نہ ہوگی۔

حاجی عبدالمجید ملک، گلبرگ لاہور
چیئرمین پیراڈائز گروپ آف انڈسٹریز

☆......☆

شرع ...... اوّل

مشتبہات کے سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قطب عالم ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ تھا کہ آپ ان چیزوں سے احتراز کرتے تھے جو شرعی حیثیت سے ذرا بھی مشتبہ ہوتی تھیں۔

آپ عبادات کی ہمہ قسم میں سے کسی بھی قسم میں کمی نہ کرتے تھے، خواہ وہ نماز ہو یا روزہ یا ذکرِ الٰہی یا زہد و تقویٰ ہو یا توکل الی اللہ، آپ نے اوائلِ شباب میں ہی تمام انواعِ عبادت کو انتہا پر پہنچا دیا تھا۔ آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ بے نماز قصاب کے ذبح کیئے ہوئے بکرے کا گوشت تک نہ کھاتے تھے، آپ ہر قسم کے کھانے اور کپڑے کے استعمال میں بھی انتہا درجے کی شرعی احتیاط ملحوظ خاطر رکھتے تھے، ایک دفعہ پکی ہوئی مرغیاں

آپ کے روبرو پیش کی گئیں آپ نے اس میں سے ایک لقمہ اٹھایا پھر وہیں رکھ دیا اور فرمایا کہ انہیں میرے سامنے سے اٹھالو میزبان نے عرض کیا حضور کیوں؟ آپ نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرغیاں سنت طریقے سے ذبح نہیں ہوئیں پھر جب معلوم کیا گیا تو آپ کی بات درست ثابت ہوئی ، اسی طرح اگر آپ کسی بھی مسلمان مرد میں خلافِ شرع کوئی بات دیکھتے تو اس سے بیزاری کا اظہار فرماتے اور اس کی اصلاح فرماتے تھے۔

محمد اکبر چشتی

وارہ ارائیاں سیالکوٹ

☆......☆......☆......☆

پاسبانِ مسلک اہلسنّت

ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلک اہلسنت کی آبیاری، ترویج واشاعت اور حفاظت کے لئے خود کو وقف کیے رکھا۔ اپنے حلقۂ اثر میں باہمی اخوت ومحبت اور رواداری کو فروغ دیا، صبر وتحمل کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا، مگر مسلک اہلسنت پر حملہ کرنے والوں کے سامنے شمشیر بے نیام ہو جایا کرتے، مخالفین کو مؤثر اور مدلل جواب دیتے ، یہی وجہ تھی کہ آپ کی حق وصداقت پر مبنی آواز کے مقابل تمام آوازیں پست ہو جایا کرتیں، بیرونی شہروں سے آنے والے اپنے ہم مسلک مقررین کو ہمیشہ تلقین کرتے کہ "آپ صرف مسلک اہلسنت بیان کیا کریں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف وتوصیف میں مصروف عمل رہنا چاہیے۔"

مسرت ایڈووکیٹ

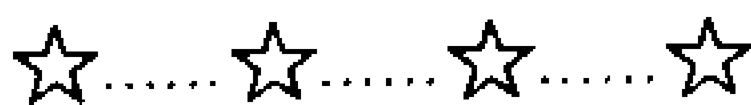
ایڈورڈ روڈ، لاہور

☆......☆......☆......☆

چشمۂ کرامت

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر چیز کا خالق ونگہبان ہے، لوگوں کی مذہبی رہنمائی اور تبلیغ و اصلاح کے لئے اولیائے عظام اور علمائے کرام ہر دور میں سرگرم عمل رہے تاکہ تعلیماتِ قدسی کو فراموش نہ کیا جائے، اہل عالم کی دنیا وآخرت سنوارنے والوں کی فہرستِ پاک میں شیخ الحدیث قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی نام نامی بھی شامل ہے، آپ نے اپنی پوری حیات میں محبت رسول ﷺ کے بارے میں شعور وآگہی کی مہم بسرعت چلائے رکھی اور اپنی نگاہِ فیض سے ان گنت لوگوں کو صاحب فضل وکرم اور صاحب نعمت وعظمت کر دیا اور کئی طالبانِ عرفان کو قدرت وکرامت کے چشمہ سے فیض یاب کیا، کئی مایوس لوگوں کو ربّ تعالیٰ کی رحمت وعطا کا طلب گار بنایا۔ الغرض امت مسلمہ کے افراد کو نیک وصالح کار بنانے کے لئے آپ کی مساعی جمیلہ کو کبھی درخورِ اعتناء نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ رؤف ورحیم آپ کی رحلت سے پیدا ہونے والے خلاء کو پر کرنے کے لئے آپ کے جانشینوں کو قدرت وکمال عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد ضیاء المصطفیٰ، سانگلہ ہل



بے پایاں دینی خدمات

قرآن کریم کا ارشاد پاک ہے:

"مسلمانو! تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو نیکی کی لوگوں کو تلقین کرے اور برائی سے بچنے کی ہدایت دے۔"

ابو الفیض قطب عالم علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حکم خداوندی کی بجا آوری کے لئے خود کو زمانہ شعور میں آتے ہی وقف کر دیا تھا اور اسی شعبہ

عظیم سے منسلک رہ کر ایک عظیم تدریسی تاریخ مرتب کی۔ آپ کے قائم کردہ دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کی شاندار کارکردگی آپ کی بے پایاں خدماتِ دین کا واضح ثبوت ہے۔

محمد اکرم قادری چشتی، کالیکی منڈی

☆......☆......☆......☆

مرکزِ عشاق

میں اکثر نمازِ جمعہ جامعہ چشتیہ رضویہ لاہور روڈ اڈہ خانقاہ ڈوگراں میں ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں ادا کرنے کے لئے حاضر ہوتا اور ان کے روحانی و قلبی فیض سے مستفیض ہوتا۔ ان جیسے مخلص، مہربان، باعمل علم کی دولت سے مالا مال عالم بہت کم نظر آتے ہیں، ان کی جدائی سے افق اہلسنت پر گویا اندھیرا چھا گیا ہے۔

عاشقاں را مدرس حُسن دوست
دفتر و درس و سبق شان روئے اوست

ترجمہ: محبوب کا حسن ہی عاشقوں کا مدرس بن گیا ہے، ان کی کتاب اور درس اور سبق اس کا چہرہ ہوتا ہے۔

ماسٹر محمد عبداللہ، صفدر آباد

☆......☆......☆......☆

مخلص و محترم عالم

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقام و مرتبہ میں اپنے دور کے علماء میں بہت آگے تھے۔ عوام اہلسنت اور خاصانِ شریعت کو آپ جیسا بلند پایہ اور مخلص عالم ملنا مشکل ہے۔ کئی سال تک مسلسل آپ کی اقتداء

میں نماز جمعۃ المبارک پڑھتا آیا ہوں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سب سے پہلے میں آپ سے معانقہ کرتا۔ آپ کی دعاؤں کی برکتوں سے قدرت نے مجھے مالا مال کر دیا ہے۔

حاجی محمد حنیف، مشیر وزیرِ اعلیٰ پنجاب

☆......☆......☆......☆

تصورات میں بسیرا

میرے اپنے کئی عزیز و اقارب اور قریبی لوگ فوت ہوئے، لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد ذہن انہیں بھول گیا، لیکن ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی وہ واحد ہستی ہیں جو کبھی بھی ذہن سے محو نہ ہو سکیں گے، بلکہ آپ ہر وقت تصور میں بسے رہتے ہیں، یہ آپ کی خصوصی کرم نوازی ہے۔

امجد رانا، گولڈ میڈلسٹ فاروق آباد

☆......☆......☆......☆

کمال تاثیر......انتہائی عقیدت

حضور قبلہ قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سادہ سادہ الفاظ اور نہایت عام فہم جملوں میں بھی بلا کی تاثیر ہوتی تھی، ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ دل میں گھر کر جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں کمال تاثیر عطا فرمایا تھا، محفل میلاد پاک میں انتہائی عقیدت اور محبت کے ساتھ شرکت فرمایا کرتے تھے۔ نگاہیں جھکا کر چلنا ان کا ایک منفرد انداز تھا۔

آپ محفل میلاد پاک کے انعقاد اور وردِ درود شریف کو ہر مشکل کی کنجی کہا کرتے تھے، آپ کا انداز خطاب دلپسند اور پراثر ہوتا تھا۔ تقریر میں عشقِ رسول ﷺ پر بہت زور دیتے تھے

آپ کی دلی خواہش تھی کہ اہل سنت و جماعت کی طرح دنیا کا ہر انسان عملی اور فعلی طور پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں کا امین بن جائے۔

حاجی پیر احسان الحق ادریس

جنرل سیکرٹری مسلم لیگ (ن) ساہیوال

☆......☆......☆......☆

صد ورق درنار کن

میں اکثر نماز جمعۃ المبارک ابوالفیض شیخ الحدیث قطب عالم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں پڑھتا تھا۔ درود وسلام کے بعد میں ہمیشہ ان کے پاس چلا جاتا، ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا وہ میرے لئے خصوصی دعا فرماتے، ان کے لہجے کی شفقت آج بھی میں اپنی سماعت اور لمس کی لطافت اپنے ہاتھوں اور ہونٹوں میں محسوس کرتا ہوں۔

صد کتاب و صد ورق در نار کن
روئے دل را جانب دلدار کن

ترجمہ: سو کتابوں اور اوراق کو آگ میں ڈال، اپنے دل کا چہرہ دلدار کی جانب کر دے۔

میجر (ر) طاہر صادق

ناظم ڈسٹرکٹ اٹک

☆......☆......☆......☆

وسیلہ......آداب دربارِ خدا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ رُسُلًا اِلٰی قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ط وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (الروم:۴۷)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر ہم نے مجرموں سے بدلا لیا اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہے کہ اللہ نے مدد کے لئے وسیلہ کئے جانے کو کہا ہے ۔مگر منکرینِ وسیلہ اس امر سے دور بھاگتے ہیں حالانکہ وسیلہ پیش کرنا؛ورحسب مراتب التجا کرنا آداب دربارِ خداوندی ہے۔چودہ سو سال بعد بھی چند سال قبل پردہ فرما جانے والے منبرِ رسول ﷺ کے ذمہ دار وارث قطب عالم ابو الفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے علمائے حق بھی اس سچی اور حقی بات کو لوگوں تک پہنچاتے رہے۔

بہت سے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی مگر چند منکرین ہیں کہ مانتے ہی نہیں اور منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر بھی رسول ﷺ کے مقام و مرتبے کو نعوذ باللہ مختلف غیر حقیقی دلیلوں سے نقص پہنچانے کی مذموم و نا کام کوشش کر رہے ہیں۔

محمد ریاض قادری،خانیوال

☆......☆......☆......☆

عارفِ حق

فوج کا سردار سر کی طرح ہوتا ہے،سر کے بغیر فوج بکریوں کے ایک ریوڑ کی طرح ہوتی ہے،شیخ بھی سردار ہوتا ہے،قطب سرداروں کا سردار ہوتا ہے،انسان کے اعمالِ خیر میں کمی اس لئے ہوتی ہے کہ اس نے کسی شیخ کو اپنا سردار نہیں بنایا ہوتا۔کسی کو شیخ اور پیر ماننے میں بخل،ڈھٹائی اور عمل میں سستی مانع رہتی ہے کیونکہ انسان نفس کا گدھا ہے جب وہ انسان پر غالب ہو تو انسان بے بس ہو جاتا ہے اور حکم گدھے یعنی نفس کا چلتا ہے۔ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کی تشبیہ قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے۔جب عرب گھوڑے کو

پکارتے ہیں تو لفظ "تَعَالْ" بولتے ہیں اس کا مطلب ہے "آجا" اسی طرح اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھی یہی فرمایا کہ ان لوگوں کو "تَعَالَوْا" کہو کیونکہ آپ ﷺ ظالم نفسوں کی اصلاح کے لئے مبعوث کیئے گئے ہو۔

نفس کو ریاضت سے مارنے اور انسان کو نفس پر قابو پانے کیلیے عارفانِ حق کا کردار بڑا نرالا ہے۔ ایسے عارفوں میں قطب عالم ابوالفیض علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی برگزیدہ ہستی کو میرا اسلام، اللہ ان کی مرقد پر انوار کی بارش کرے۔ (آمین)

رانا تنویر حسین

سابق وفاقی پارلیمانی سیکرٹری

☆......☆......☆......☆

کوئی نہیں پہچان سکتا

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قطب وغوث کے احوال کو اپنی غیرت کے سبب عوام اور خواص دونوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس قول کو اس حدیث مبارکہ سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا:

اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ۔

ترجمہ: میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں ان کو میرے علاوہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔

غالب خیال یہ ہے کہ حضور پر نور ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب یا ابدال تھے، کیونکہ اس زمانہ میں قرنی ہی مستور الحال رہتے تھے، ہدایۃ الاعمی میں بھی لکھا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ مرتبہ قطبیت رکھتے تھے اور دنیا و آلائشاتِ دنیا سے کوئی رغبت نہ رکھتے تھے۔ آپ کے بعد ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں قطبیت کے لئے مختلف مردانِ صفا و جذب اپنی اپنی ڈیوٹیاں دیتے رہے، ہمارا یہ غالب خیال ہے کہ دورِ حاضر کے قطب عالم ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی

رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کے تمام پہلو جذب وعشق اور استغراق ومستی میں معطر نظر آتے ہیں۔

سید انوار قمر

ایڈیٹر "سیاسی لوگ" لاہور

☆......☆......☆......☆

فیض تا حشر جاری رہے گا

اپنے استاذ ذی وقار حضور سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے زانوئے تلمذ طے کرنے اور درس حدیث لینے کے بعد انہی کے حکم پر شیخ الحدیث ابوالفیض قطب عالم علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ 1954ء میں خانقاہ ڈوگراں تشریف لائے اور یہاں جامع مسجد میں خطابت کے ساتھ ساتھ آپ نے دارالعلوم چشتیہ رضویہ قائم فرمایا جس سے اب تک ہزاروں طلباء زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو چکے ہیں۔

حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو اجازت وخلافت کا شرف بھی حاصل ہوا، آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ "توحید کیا ہے"۔ "تذکارِ شہداء"۔ "ضربِ مجاہد"۔ "رسائل کریمیہ" آپ کی بے مثال تصانیف ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے فن خطابت میں بھی کمال کے درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کا خطاب شہر اور دیہات، پڑھے لکھے اور ان پڑھ حضرات میں ان کی ذہنی سطح کے مطابق ہوتا تھا۔ یوں ہر شعبۂ زندگی کے افراد آپ کے خطاب سے مستفید ہوتے تھے۔ آپ نے 4 رمضان المبارک 1424ھ کو اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض تا حشر جاری رہے گا۔

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

ڈسٹرکٹ ناظم شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

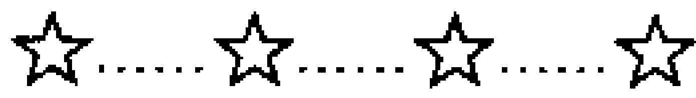
آفتابِ علم وعمل

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل کے آفتاب تھے، زہد وتقویٰ کے ماہتاب تھے، امانت وشجاعت کے خورشید تاباں تھے، تزکیہ وریاضت کے مشاق تھے، جامع الکمال تھے، عالم دین تھے، عامل شریعت تھے، اپنے استاذ مکرم کے ارشد و رشید شاگرد تھے، زہد وتقویٰ میں اپنے مرشد کامل کے صحیح وسالم جانشین تھے، جامع المعقول و المنقول ہر علم میں ہنر وکمال رکھتے تھے، آپ کے وسیع ترین درس میں درس حدیث کو امتیاز خصوصی حاصل تھا۔ الغرض آپ مرجع البحرین تھے۔

مولانا اکرام اللہ بٹ

نائب صدر مجلس علماء نظامیہ پاکستان (پنجاب)

ناظم تعلیمات اسلامک سنٹر، جلال پور جٹاں گجرات



عاملِ عقائدِ حقہ

حضور علیہ السلام کی ''جس نے حدیث پھیلائی، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو پرنور اور جمال افروز بنا دیتا ہے''۔ یہی وجہ ہے کہ ابوالفیض شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ اطہر سے نور برستا تھا۔

جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی یہ چہرہ پر جمال تھا۔ کیونکہ آپ علم وفضل، زہد وتقویٰ اور اتباع شرع میں فرد یگانہ اور ولی کامل تھے۔ علم وہنر کے بادشاہ اور عقائد حقہ کے پابند وعامل تھے۔ اس کے علاوہ آپ مسلک اہلسنت کے مبلغ اعظم اور عقائد شریعت کے عظیم ناشر تھے، ایثار وخلوص کے جو مناظر دعوامل میں نے اپنے ممدوح کے ہاں دیکھے ہیں وہ دوسری جگہ کم ہی نظر آئے۔

آپ نے ہمیشہ مجھے بہت زیادہ عزت وتکریم دی حالانکہ میں اس معاملہ میں اکثر ندامت محسوس کرتا کہ میں اس قابل نہ تھا مگر آپ کی طبیعت میں کریمی کی انتہا تھی، ایسا شاید اس وجہ سے تھا کہ آپ کا نام نامی عبدالکریم تھا۔ قدرت نے اپنے صفاتی نام کے صدقے آپ کو بھی کریمی کے اس درجہ پر فائز کر دیا تھا کہ اس عبدالکریم کو دیکھ کر لوگ اُس کریم جل جلالہ کو یاد کریں۔

ملک محبوب الرسول قادری

انٹرنیشنل غوثیہ فورم، انوارِ رضا لائبریری 198/4 جوہر آباد

☆......☆......☆......☆

آنکھوں کی مستی خبر دیتی ہے

شراب چھپ کر نہیں پی جا سکتی، اس کا اظہار ہر حال میں ہو جاتا ہے، شرابی اگر منہ کی بو چھپا بھی لے تو آنکھوں کی مستی کیسے چھپا سکتا ہے، شرابِ معرفت کی مستی تو لاکھوں پردوں میں بھی نہیں چھپ سکتی، اس شراب کی خوشبو سے جنگل اور صحرا تو بھرا ہوا ہے ہی، اس کی خوشبو تو آسمانوں سے بھی گزر گئی ہے۔ اس شراب کے مٹکے کے منہ کو مٹی سے بند نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت علامہ ابوالفیض مولانا قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی باطنی توجہ کا بھی یہی عالم تھا۔ آپ نے معرفت کا جواز حاصل کیا تھا، اس سرِ نہاں کو پا لینے کے بعد سکون واطمینان اور جذب ومستی کا جو روپ ہوتا ہے وہ آپ کے رخِ انور سے عیاں تھا۔

کرامت چونکہ دربارِ لم یزل جل جلالہ میں ایک مردِ کامل کی مقبولیت ومعقولیت کی دلیل ہوتی ہے، سو کرامت کا ظاہر ہونا بعض اوقات ولی کے علم میں بھی نہیں ہوتا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب مریم علیہا السلام حکم ایزدی سے ایک نبی علیہ السلام کو جننے کے لئے حاملہ

ہوئیں تو پریشان ہوگئیں کہ میں تو کسی مرد کے قریب تک نہیں گئی، پھر یہ کیونکر ہوا؟

حاجی قیصر امین بٹ

ایم پی اے و مشیر وزیرِ اعلیٰ پنجاب

☆......☆......☆......☆

صوفیائے کامل......سرآمدِ روزگار

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے روحانی تجربات اور خلوت نشینی سے روحانی علوم و فیوض کے ثمرات سے متمتع ہونے کا شرف حاصل کیا ہوا تھا۔ آپ نے ایمان کامل کی منزل حاصل کرنے کا نسخہ یوں بیان فرمایا ہے کہ غیبی اور ماورائی حقائق کو اپنے وجدان صادق یا قلبی یا باطن کے آئینہ میں عکسِ نظر کرنے کے لئے تقویٰ لازمی شرط ہے اور حصول تقویٰ کے لئے خواہشاتِ نفسانی کا کچلنا ضروری عمل ہے۔ نفسانی خواہشات پر جتنا قابو پالیا جائے گا اتنا ہی تقویٰ میں مقام بلندتر ہو جائے گا اور تقویٰ میں جتنا درجہ بلند ہوتا جائے گا اتنا ہی ایمان کامل و اکمل ہوتا جائے گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیائے کرام کے طریقہ درویشی کو سراہتے ہوئے اپنے عہد و زمان کے دوسرے تمام طریقوں پر مسلک صوفیاء کو واضح ترجیح دی ہے اور صوفیائے کامل کو قائدِ اسلام اور سرآمدِ روزگار قرار دیا ہے۔

زمانۂ قریب میں اپنے مجاہدہ اور ریاضت سے مقام قطبیت حاصل کرنے والے قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حلقۂ صوفیاء میں خوبصورت اضافہ کیا ہے۔ آپ کی خدمات اور طہارت و تقویٰ سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے۔ آپ کو موجودہ دور کا قطب کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔

مولانا کرامت علی نقشبندی مجددی

خطیب اعظم شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

شجرِ خانقاہ کی آبیاری

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر خیر کے حوالے سے میں اہل خانقاہ کو ایک امر سے بصد عجز و نیاز آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ خانقاہوں والے جتنی زیادہ کوشش شریعت کی پابندی اور اتباعِ رسول ﷺ کرنے میں کریں گے خانقاہ کی جڑیں اتنی ہی مضبوط ہوں گی اور خدمت دین کا نصب العین بڑی پاکیزگی اور نفاست سے حاصل کیا جا سکے گا۔ بصورت دیگر جتنی بے عملی اور غفلت امر کے قیام میں برتی جائے گی، خانقاہ کی جڑیں اتنی ہی کھوکھلی ہو جائیں گی، اہل خانقاہ میں اگر کوئی کرامت نہیں نہ سہی لیکن اگر تمہیں اتباعِ رسول میں بالاستقلال سعادت حاصل ہے تو اس عمل سے بڑی کسی کرامت کی ضرورت نہیں۔

میرے ممدوح قطب عالم ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان تھا کہ ہزار خوبیوں سے بڑھ کر اور کئی عیبوں کو ختم کر دینے والا صرف ایک ہی وصف ہے اور اس وصف کا نام ہے اتباعِ شریعت یعنی آنحضرت ﷺ کی سنت مطہرہ کی پیروی لہٰذا نہ صرف اہلِ خانقاہ بلکہ عوام الامت کو بھی اتباع رسول ﷺ میں بصد خلوص کوشش و اہتمام کرنا چاہیے۔

محمد عارف کمبوہ

چیف ایڈیٹر روزنامہ اخبارِ لاہور

چیف ایگزیکٹو اکبر ہسپتال گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

مرجعِ خاص و عام

انسانی آنکھ کی چربی سات ماشہ سے زیادہ نہیں ہے لیکن اس کا نور آسمان تک جاتا

ہے۔ یہ اس سات ماشہ چربی کا کمال نہیں بلکہ کمال اس نور کا ہے جس کو نورِ خدا سے ادھار لے کر حیاتِ عارضی کے لئے مختص کر دیا جاتا ہے گویا نور چشم کا محتاج نہیں بلکہ آنکھ کا ڈیلا اس نور کا محتاج ہوتا ہے۔ قدرت نے اپنے ہونے کا ایک ثبوت تو یہ دیا کہ حیوانی آنکھ بھی آسمان تک دیکھ سکتی ہے۔ لیکن اگر بات انسانی آنکھ کی ہو تو وہ تو حیوانی آنکھ سے بھی کئی درجہ بہتر، موثر اور واضح دیکھ سکتی ہے۔ انسان اگر اس چشم کے ذریعہ بحثِ نظر سے بھی آگے گزر کر نورِ روح تک پہنچنے کی سعادت و صلاحیت حاصل کر لے تو پھر کوئی پیر کرم شاہ الازہری بن جاتا ہے تو کوئی شیخ الحدیث بن جاتا ہے اور کوئی قطب عالم ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ خدائی نور سے پیکرِ ضیاء بن جاتے ہیں، یہ اپنی ظاہری حیات میں بھی مرجع خاص و عام ہوتے ہیں اور حیاتِ باطنی میں بھی اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے
ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

ڈاکٹر نعمت علی جاوید
ڈسٹرکٹ ناظم نارووال

☆......☆......☆......☆

بے مثل قاری...... باوقار عامل

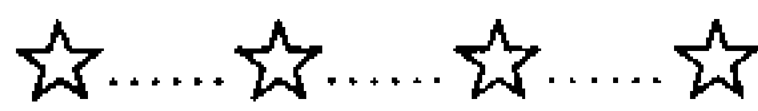
شخصیات کا اندازہ ان کی باقیات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، ایک استاد کی باقیات اس کی شاگرد اور ایک باپ کی باقیات اس کی اولاد ہوتی ہے، حضرت علامہ ابوالفیض قطب عالم مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ اس حوالہ سے آپ کے عظیم دروس کے بے مثل قاری و حافظ نظر آتے ہیں کہ آپ کے فیضانِ نظر کی بدولت آپ کے تلامذہ میں عشق مصطفےٰ ﷺ کے مقدس و محترم جذبات و خیالات بیدار ہوئے۔ اس امر سے ان کی فکری واعتقادی زندگی میں اجتماعیت، روحانیت، عزم صمیم، یقیں محکم اور عمل پیہم

جیسے پہلو نمایاں ہوئے۔آپ کے تلامذہ کی یہ خصوصیت بھی لائق ذکر اور قابل غور ہے کہ آپ کے شاگردانِ محترم مقام دین وملت کے درد سے مالا مال ہیں اور مسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت کے لئے ہردم مستعد و متحرک رہتے ہیں۔

علمِ مسلکِ اہلسنت کا ایک واضح حصہ آپ کے تلامیذ کی محنتوں کا نتیجہ اور محبتوں کا ثبوت ہے،اس کے علاوہ ماشاء اللہ آپ کے شش عدد پسران آپ کے عظیم مشن کو ہی آگے بڑھا رہے ہیں اور نمایاں دینی وروحانی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

سید اسد گیلانی

ناظم ڈسٹرکٹ اوکاڑہ



جید عالم دین

حضرت مولانا ابوالفیض قطب عالم محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے جیّد وممتاز عالم دین تھے،علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کے لئے آپ نے گرانقدر خدمات انجام دیں،مسند تدریس پر فائز ہو کر ہزاروں تشنگان علوم حقہ کو سیراب کرتے رہے،دارالعلوم جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کی فعالیت وترقی کے لئے آپ نے تو زندگی وقف کر رکھی تھی،حضرت محدثِ اعظم پاکستان محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے منظورِ نظر شاگردوں میں سے تھے،ملی تحریکوں میں بھی آپ نے بے پناہ اور نمایاں کارہائے افتخار سرانجام دیئے۔مدارس اسلام کے تعلیمی معیار اور نظم ونسق کو بہتر بنانے کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں سے بھر پور استفادہ کرتے رہے۔

آپ نے اسلامک لٹریچر کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے تحقیق وتصنیف کا باقاعدہ شعبہ قائم کر رکھا تھا،جس کے تحت علماء کو قرطاس وقلم کے ذریعے اسلام کی آفاقی تعلیمات، اسلاف امت کے افکار ونظریات اور اسلام کے تاریخی حقائق پر مبنی کتب پھیلانے کے لئے

تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ کیا۔ جس کے نتائج اہل اسلام اور عوام پاکستان آج بھی محسوس کر رہے ہیں۔ خدا ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشن اور فیض کو تادیر جاری وساری رکھے۔ آمین

رائے نواز حسن

ناظم ڈسٹرکٹ ساہیوال

☆......☆......☆......☆

حقیقت ہزار پرتوں میں بھی واضح

الحمد للہ! ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے بے پناہ شفقت ومحبت فرماتے تھے اور اکثر فرماتے تھے کہ اہل عرب تبلیغی جماعت کو جماعۃ التبلیغ اور اہلسنت کو صوفیاء سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ وہاں بھی نجدیوں کا زور ہے مگر حقیقت اور اصل روح ہزار پرتوں میں بھی ہو تو نظر آ جاتی ہے اور اسے باطل نظریات رکھنے والے لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

محمد عارف بیگ

صدر راجالا پبلک ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

اللہ ہمت دے

اللہ ربّ العزت جل جلالہ ابوالفیض قطب عالم علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے جاری کردہ مشن کو زیادہ تیزی، سرعت اور معقولیت کے ساتھ جاری وساری رکھے اور ان کے جانشینوں کو آپ کے مقاصد اور نصب العین کو پایۂ مقصود تک پہنچانے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔

ممتاز علی شاہ

ناظم ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب

☆......☆......☆......☆

دعائے نمو

قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ حقیقتاً مسلک اعلیٰ حضرت کے پاسبان وراہ دان تھے، ہمارا ادارہ

دعا گو ہے کہ قبلہ قطب عالم کے لگائے ہوئے دینیت وروحانیت کے اس مقدس پودے کو روز افزوں نمو عطا فرمائے۔

فیصل مختار
ناظم ضلع ملتان

☆......☆......☆......☆

پاسبان محراب ومنبر

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ بیان اور خطاب میں جادو کی سی اثر انگیزی ہے، سحر انگیز اور ولولہ خیز خطیب اور مقرر اپنی خطابت کے ذریعے معاشرے پر انمٹ اثرات مرتب کرتے ہیں۔

جس سچائی، حق اور محبت رسول ﷺ کو قطب عالم ابوالفیض علامہ مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ نے پایا، ان کی ایک بڑی خواہش تھی کہ دوسرے لوگ بھی اس کے خوگر بن جائیں اور عامۃ الناس کی اصلاح کے کام کو مزید آگے بڑھایا جائے۔ ان اوصاف کی بناء پر آپ اپنے دور کے حقیقی پاسبان محراب ومنبر ہیں۔ انتہائی مایوس کن اور بگڑے ہوئے حالاتِ معاشرہ میں بھی آپ نے لوگوں کی صحیح اسلامی وفکری راہنمائی کا فریضہ باعدل سرانجام دیا۔ آپ ایک سماجی ورکر کی طرح ہر معاشرتی بگاڑ کی نہ صرف نشاندہی کرتے بلکہ سنتِ رسول ﷺ کے مطابق اس کے حل کے لئے سعی کرنے میں تاخیر وغفلت کے ارتکاب پر اہلِ علاقہ کی سرزنش بھی کرتے، غصہ، نفرت، انتقام، خوف اور

حرص نام کی چیزیں ان کی طبیعت میں دیکھنے کو نہ ملتی تھیں، آپ نے کبھی بھی تنگ دلی و تنگ نظری کا مظاہرہ نہ کیا بلکہ خانقاہ ڈوگراں میں مذہبی و معاشرتی امن کی ضمانت بن کر زندہ رہے اور علم وعرفان کی کرامت بن کر پردہ فرما گئے۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

چوہدری طارق بشیر چیمہ
ناظم ڈسٹرکٹ بہاولپور

صاحبِ دل ☆......☆......☆......☆

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالفیض مجمع البحرین محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار پاکستان کے ان اصحاب علم وحکمت اور ارباب فکر و دانش میں ہوتا ہے جنہوں نے دین اسلام کے احیاء اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اپنے فعال کردار کے ذریعہ علم کے چراغ جلا کر جہالت و گمراہی کے اندھیرے دور کئے اور اس غرض کے لئے میدان تعلیم و تدریس کو منتخب کیا۔ علامہ موصوف سلسلہ ارادت و بیعت تو آستانہ عالیہ امیر السالکین بھیرہ شریف کے حضرت غازی اسلام حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے جبکہ سلسلہ تعلیم و تربیت محدثِ اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے۔ گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجمع البحرین تھے۔ تحریر و تصنیف کا بھی خوب ملکہ رکھتے تھے۔ علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

علامہ موصوف نے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی سطح پر اصلاح احوال کی غرض سے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔ جن کا ایک زمانہ معترف ہے، آپ کے اپنے ہاتھ سے لگایا ہوا چمن علم ''دارالعلوم چشتیہ رضویہ'' آپ کی مدبرانہ جدوجہد اور مخلصانہ ہمت کا نتیجہ ہے جس سے قلوب شاداب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ جامع شخصیت کے مالک تھے، تبحرانہ علوم میں کمال اور روحانیت میں عارفانہ مقام رکھتے تھے۔ گویا علومِ ظاہری میں فاضل اور علوم باطنی میں کامل تھے۔ وقار و تمکنت اور فہم و تدبر اوصاف شخصیت، پابندی شریعت، عبادت و تقویٰ، استقامت و استقلال وظائف حیات اور عشق رسول ﷺ اور دردِ اخلاص سامان بقا اور اصلاح امت اور تبلیغ دین نصب العین تھا۔ سو آپ کی ذات منبع جود و کرم بھی تھی اور موجب خیر و برکت بھی۔

آپ جیسے عالم باعمل، استاذ کامل، شیخ باصفا اور مرد صالح کی وفات حسرت آیات ناقابل تلافی نقصان ہے طبقہ علماء کے لئے بھی حلقہ صوفیاء کے لئے بھی۔ ایک عالم دین کی موت ایک جہاں کی موت کا درجہ رکھتی ہے۔

صرف خانقاہ ڈوگراں کی سرزمین نے آپ کے فیوض و برکات کو نہیں کھویا بلکہ پورا پاکستان ایک جید عالم ربانی اور صوفی بزرگ کے سایہ الفت سے محروم ہو گیا ہے۔

بلاشبہ آپ کا سانحۂ ارتحال آپ کی اولاد، شاگردوں اور وابستگان کے لئے بالخصوص اور اہل پاکستان کے لئے بالعموم باعث حزن و ملال ہے۔

ایسی باکمال ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ صدیوں بعد ان کا خلا پر ہوتا ہے۔

بقول شاعر ؎

قرنہا باید کہ تا صاحب دل پیدا شد
بایزید اندر خراسان ، اویس اندر قرن

اللہ تعالیٰ علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو مقام علیین میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر بلند درجات کا ذریعہ بنائے اور اولاد و وابستگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یہ کون اٹھا کہ دیر کعبہ شکستہ دل ، خستہ گام پہنچے
جھکا کے اپنے دلوں کو پہنچے ، خواص پہنچے عوام پہنچے

تیری لحد پر خدا کی رحمت ، تری لحد کو سلام پہنچے

غلام مصطفیٰ القادری

مدرّس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ لاہور

☆......☆......☆......☆

اہلسنّت کا نقصان

حضرت قبلہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال یقیناً ہمارے لئے جہاں صدمہ کا باعث ہے وہاں اہلسنّت کے لئے ایسا علمی نقصان ہے جو ناقابل تلافی ہے۔ آپ کا وجود مسعود اہلسنّت کے لئے ایک ایسا نگہبان تھا جس کی موجودگی میں اہلسنّت کی طرف کوئی میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکا۔

اللہ ربّ العزت کے حضور دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور صاحبزادگان اور عوام اہلسنّت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

پیر سید محمد ناصر عثمان گیلانی

آستانہ عالیہ قادریہ چک سادہ شریف گجرات

☆......☆......☆......☆

تاج العلماء

موت اصل میں انتقال مکانی ہے۔ کسی کے انتقال سے ایک گھر کے افراد کا نقصان ہوتا ہے اور ایک گھر کے افراد کو صدمہ ہوتا ہے۔ جبکہ علماء کے وصال سے پوری دنیا کا نقصان اور قدر شناسوں کو صدمہ ہوتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ تاج العلماء تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند و بالا فرمائے اور تمام اہل سنّت و

جماعت کو اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تمام پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر و اجر عطا فرمائے۔ بے مثال جنازہ اور ختم شریف کے اجتماع سے حضرت کی مقبولیت معلوم ہوتی ہے۔ اور جس سے مسلمان خوش ہوں کہ دلیل ہے وہ بارگاہِ ربّ کریم اور رسولِ اکرم ﷺ میں مقبول ہے۔

حضرت علامہ مولانا محمد سعید قمر

شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

☆......☆......☆......☆

جلیل القدر عالم دین

حضرت علامہ پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال پر ملال اہل سنّت کے لئے عظیم نقصان ہے، آپ ایک جلیل القدر عالم دین، باعمل شخصیت تھے۔ آپ پیر طریقت تھے، شیخ الحدیث، مدرس اور مفسر بھی تھے۔ علوم دینیہ خصوصاً فقہ میں کامل نظر رکھتے تھے، حضرت محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے نہ صرف شرفِ درس حدیث حاصل تھا بلکہ ایک روحانی قلبی تعلق رکھتے تھے، سلسلہ چشتیہ میں مرفوع الاجازات بھی تھے۔ حدیث شریف میں خاص اور عمیق نظر رکھتے تھے۔

آپ نے اپنی اولاد کو علم دین سے مزین کیا اس طرح علمی مشن اور سلسلہ طریقت جاری و ساری ہے۔ میں حضرت مولانا علامہ نور المصطفیٰ رضوی اور آپ کے برادران کے غم میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر سایۂ رحمت فرمائے۔ آمین۔

مولانا غلام فرید اطہر القادری

ناظم تعلیمات مدرسہ سلطانیہ بنات الاسلام فیصل آباد

☆......☆......☆......☆

مثل انبیائے کرام بنی اسرائیل

حضرت مولانا ابو الفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان ہے اور حضرت کا شمار اکابرین میں ہوتا ہے۔علم اور عمل کے اعتبار سے اپنے اکابر کا نمونہ تھے،حضرت والا حضرت محدثِ اعظم پاکستان کے منظور نظر شاگردوں میں سے تھے اور حضرت کا ان لوگوں میں شمار کیا جاتا تھا جن کے متعلق فرمان رسول اللہ ﷺ ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔جس طرح وہ نبی لوگوں کو ایماندار بنانے کیلئے آئے،دوزخ سے بچانے کے لئے،اسی طرح حضرت مولانا محمد عبدالکریم نے بھی اس علاقہ میں لوگوں کو گمراہی اور منافقت سے بچایا اور دورِ مصطفیٰ ﷺ کا غلام بنا کر گمراہی اور بے دینی سے بچایا اور صحیح العقیدہ بنا کر جہنم سے بچایا۔ایسے لوگ اللہ کی طرف سے عوام پر مہربانی اور عنایت ہوتے ہیں اس لئے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال بہت بڑا سانحہ ہے۔

سید شبیر حسین شاہ نقوی حسینی حافظ آبادی

وقفِ تبلیغ

☆......☆......☆......☆

علم میرے اُمّی صاحب علم لدنی ﷺ کی میراث ہے اور علماء حقہ اس کے وارث ہیں اور حضرت ابو الفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ انہی علماء کرام میں سے ہیں جو ساری زندگی علم کے پیاسوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ کے جام پلاتے رہے۔

حضرت کا تعلق ارادت میرے دادا جان حضرت غازی اسلام پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔آستانہ عالیہ پر جب بھی آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ کو اخلاق حمیدہ کا مرقع پایا۔الحمد للہ آپ کے صاحبزادگان میں بھی آپ کا پورا رنگ نمایاں ہے اللہ انکو

اپنے والدِ گرامی کے مشن سے والہانہ شغف عطا فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین

پیرزادہ الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ

بھیرہ شریف

☆......☆......☆......☆

علوم باطنی سے مالا مال

حضرت مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم چشتی رضوی ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم وفنون کے ساتھ ساتھ باطنی علوم سے بھی مالا مال تھے اگرچہ آپ عالمانہ اوصاف و کمالات کے بھی مرقع تھے لیکن دو وصف میرے خیال کے مطابق ان تمام پر حاوی اور فوقیت رکھتے ہیں۔ایک وہ حق بات کہنے میں شجاعت اور بہادری کا پیکر تھے اور اخلاق حسنہ کا مرقع تھے۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

مولانا حافظ محمد خان نوری ابدالوی

شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

☆......☆......☆......☆

نعلین رسول ﷺ کے صدقے

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملّی خدمات قیامت تک یاد رکھی جائیں گی۔ان کا فیض ہمیشہ جاری رہے گا۔آپ نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی

خدمت، ترویج واشاعت میں گزاری، جس کا منہ بولتا ثبوت پاکستان کے طول و عرض میں آپ کے شاگردوں کا موجود ہونا ہے، آپ کی مقبولیت اور ہردلعزیزی کا اندازی آپ کے جنازہ اور ختم قل کی تقریب سے کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی خدمات کو جتنا بھی خراجِ تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ مرے نہیں بلکہ آپ زندہ ہیں۔

آپ نے صرف کل نفس ذائقة الموت کا قانونِ خداوندی پورا کیا ہے۔ وگرنہ آپ اپنے فیض، اپنے کردار، اپنی خدمات، اپنے شاگردوں، اپنے اداروں، اپنے صاحبزادگان کی صورت میں زندہ ہیں اور تا قیامت زندہ رہیں گے۔

خداوند ذوالجلال اپنے محبوب کریم ﷺ کے نعلین مقدس کے تصدق سے آپ کے فیض کو جاری فرمائے۔

حضرت علامہ محمد طاہر تبسم قادری
مرکزی ناظمِ اعلیٰ مجلس علماء نظامیہ پاکستان
سابق ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

☆......☆......☆......☆

طیب وطاہر گیا

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پہ ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ ابوالفیض مفتی محمد عبدالکریم صاحب چشتی ابدالوی نور اللہ مرقدہٗ ایک عظیم انسان تھے، ان کا شمار ان محبوبانِ خدا میں ہوتا ہے جن کے جانے پر پورا عالم اندھیروں میں ڈوبتا ہے۔

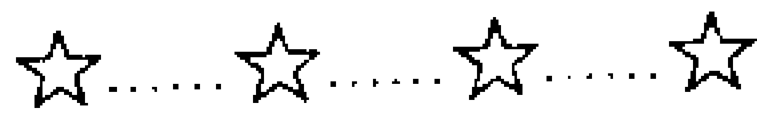
حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی نبی اکرم ﷺ کی حدیثوں کا درس دیا ہے۔ انہوں نے صفہ یونیورسٹی کی تاریخ کو دہراتے ہوئے ایک عظیم ادارہ قائم فرمایا اور

ہزاروں علم کے پیاسوں کو محبت رسول کے جام بھر بھر کر پلائے اوران کی ساری زندگی عشق رسول سے عبارت ہے۔ حضرت موصوف علوم وفنون کے ماہر تھے۔ حضرت کے اٹھ جانے سے اہلسنّت ایک عظیم محدث سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

مولانا محمد نواز بشیر جلالی

ناظم اعلیٰ مجلس علماء نظامیہ پاکستان (صوبہ پنجاب)

ایڈیٹر ماہنامہ مجلّہ ''النظامیہ'' جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور



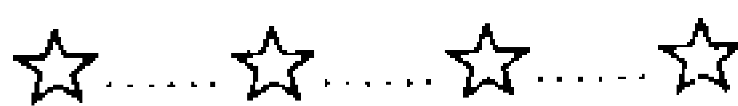
محسنِ اہلسنّت

شیخ القرآن پیر طریقت ابوالفیض حضرت علامہ محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنّت کے وہ عظیم محسن ہیں، جنہوں نے اس پرفتن دور میں اسلام اور بالخصوص اہل سنّت کی وہ خدمات سرانجام دیں جن کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ وہ اہلسنّت کے لئے روشنی کا مینار تھے، آپ کی علمی کوششوں سے صرف خانقاہ ڈوگراں ہی نہیں پورے ملک میں علم کی وہ شمعیں روشن ہوئیں جن کی روشنی سے وطن عزیز قیامت تک فیض یاب ہوتا رہے گا۔ آپ کی دیگر خصوصیتوں میں ایک خصوصیت یہ تھی کہ جہاں اہلسنّت کا نام آیا، خواہ کوئی سوسائٹی ہو، انجمن ہو یا تنظیم ہو اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ دیتے، اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین یارب العالمین

حضرت علامہ سیّد غلام مصطفیٰ ریاض البخاری

مرکزی فنانس سیکرٹری مجلس علماء نظامیہ پاکستان

خطیب بلال مسجد ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ



جید علماء میں ممتاز مقام

شیخ القرآن، بحر العلوم، محقق دوراں، فقیہ العصر، یادگارِ اسلاف، نابغۂ روزگار، صدر المدرسین، فخر الاماثل الحاج پیر طریقت حضرت علامہ ابوالفیض پیر محمد عبدالکریم ابدالوی قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے صفِ اوّل کے جید علماء میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ دین متین کی مخلصانہ خدمت آپ کی فطرت مبارکہ میں داخل تھی الغرض آپ مجمع اخلاق و اخلاص کے پیکر تھے، جس کی دور حاضر میں مثال ملنا مشکل ہے آپ کے فیض سے ہزاروں علماء علمی تشنگی بجھا کر فیض یاب ہوئے، عوام اہلسنّت آپ سے بے حد محبت وعقیدت کا اظہار کرتے اور آپ بھی ان پر دست شفقت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور آپ کے فیوض و برکات سے تمام اہلسنّت کو مستفیض فرمائے۔ بقول اقبال ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

صوفی محمد ریاض قادری، خانیوال

☆......☆......☆......☆

تربیت نسواں......آپ کی آرزو

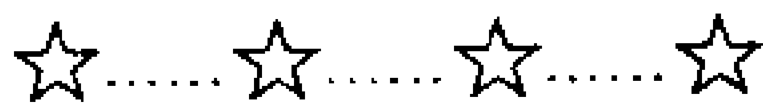
من کہ عاجز ناقص اپنے دیرینہ ساتھی زنداں کی جدائی سے انتہائی غم و اندوہ کی تحریر کر رہا ہوں ہم نے خانقاہ ڈوگراں و ملحقہ علاقہ کو ظلمت میں ڈوبی ہوئی جگہ کی روشنی کا مینار قائم رکھنے کے لئے ان کے پیر خانہ حضرت پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی درخواست کے ساتھ اجازت لے کر قائم رکھا۔ آپ کی دینی و روحانی خدمت کے فیض سے علاقہ منور ہوا۔ میں محترم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مشکل وقت (تحریک

نظام مصطفیٰ 1977ء) میں اجنیانوالہ اور ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں محبوس رہا

آخری ملاقات میں آپ کی دین محمدی اور طلباء کے ساتھ ساتھ طالبات کی تربیت کی بھی آرزو تھی، میں آپ کے فیض عام کے لئے، ان کے صاحبزادگان سے دلی ہمدردی اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی، اتفاق واتحاد باہمی سے گامزن رہنے کی دعا کرتا ہوں اور ان کے مراتب اور عشق محمدی میں اعلیٰ مراتب کے لئے دعا گو ہوں۔ آمین

سردار ظہور احمد ڈوگر (مثالی کاشتکار)

ظہور فارم شیروکی، خانقاہ ڈوگراں

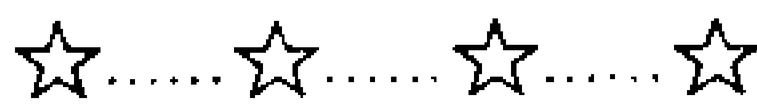


اس کا ازالہ کوئی نہیں

حضرت پیر ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے وصال فرمانے پر دل انتہائی رنجیدہ ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم نقصان ہے جس کا کوئی ازالہ نہیں ہے اور یہ خلاء مدتوں پورا نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ سے ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

محمد ریاض شاہد

خوشبوئے مدینہ میوزیم فاروق آباد ضلع شیخوپورہ



مجاہد اہلسنّت

مجاہد اہلسنّت شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی لازوال خدمات اہلسنّت وجماعت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ مسلک حقہ کی خدمت جس انداز سے آپ نے کی ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ایسی قابل قدر ہستیاں صدیوں بعد

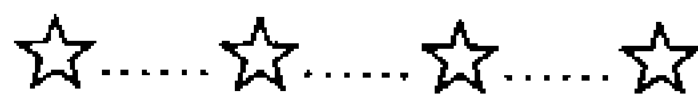
پیدا ہوتی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت کا عشق صادق اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے لئے انتھک کوششیں موجودہ دور کے علماء کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ آمین

ابوالوفا غلام سرور نورانی

خطیب جامع مسجد نور، چوک چادہ جہلم



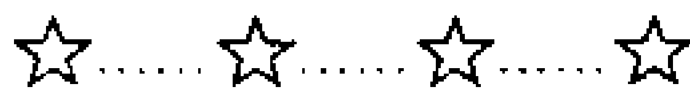
بلند پایہ محدث

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم صاحب ابدالوی چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین، بلند پایہ محدث، باوقار فقیہ اور عظیم روحانی شخصیت تھے۔ آپ نے نصف صدی تک مسند تدریس کو زینت بخشی اور تشنگان علوم دینیہ کو سیراب کرتے رہے۔ آپ سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے، عاجزی، انکساری، سادگی، مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔

حافظ محمد مشتاق

فاضل دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں

محمد حبیب اللہ، بارسلونا اسپین



دیدہ ور چلا گیا

ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ کے سچے عاشق رسول تھے اور اپنے دور کے جید عالم دین

اور بلند مرتبہ روحانی پیشوا تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال پر ملال صرف ایک خاندان کے لئے ہی نہیں بلکہ علمی، فکری اور روحانی حلقوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ جیسی شخصیات مدتوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

مسلم قادری، مہر عبدالستار، حیدر قادری، عقیل بھٹی

(ورجینا امریکہ)

☆......☆......☆......☆

جامع الصفات

علامہ عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ جامع الصفات شخصیت، علم وفضل، رشد وہدایت اور بصیرت وفراست کا حسین شاہکار تھے۔ سوز وگداز، حق گوئی، بے باکی، درس وتدریس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اپنے وقت کے رفیع الشان مفسر، عظیم المرتبۃ مفکر اسلام تھے، عرفان الٰہی کی سرشاریوں اور عشق حبیب کبریاء ﷺ کی سرمستیوں نے ان کی سیرت وکردار میں سورج کی کرنوں سی تابناکی اور نگاہوں میں جلال خداوندی کی سی جھلک پیدا کر دی تھی۔ آپ نے مسلک حق اہل سنّت کی پاسبانی کی اور درس وتدریس اور نشر واشاعت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

آپ کا انتقال فقط ایک شخصیت کا ہی انتقال نہیں بلکہ ''موت العالم موت العالَم''

بقول شاعر:

یہ کون اُٹھ کے بزم جہاں سے نکل گیا
انوارِ محدثِ اعظم کا نشیمن بدل گیا

گوہر کی انجمن ہے الم سے دھواں دھواں
یارب مدد! کہ غم سے کلیجہ پگھل گیا

اس نے مسائل قرآن و سنت کے حل کیے
سنت کی آبرو کا سفینہ سنبھل گیا

رضوی و چشتی و غلام مرتضیٰ کی نہ پوچھ
ان کے چمن کا موسمِ گل رنگ بدل گیا

رخصت کچھ اس طرح ہوا وہ ''جانِ انجمن''
انداز انجمن کا سراسر بدل گیا

حضرت علامہ مولانا ابوثاقب محمد بشیر احمد قادری نوری

خطیب و ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ رضویہ انوارِ مدینہ مڑھ بلوچاں

☆......☆......☆......☆

صدقۂ جاریہ

حضرت قبلہ ایک زبردست عالم دین تھے، راسخ العقیدہ سنی تھے، آپ نے اپنی زندگی میں دین کے لئے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ ساری عمر اللہ کی رضا اور محبت مصطفیٰ میں گزار دی، آپ کے شاگردوں کا حلقہ سارے ملک میں دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ خصوصاً آپ نے اپنی اولاد کی جس انداز سے تربیت کی ہے وہ ایک مثال ہے۔ یہ ان کے لئے ''صدقۂ جاریہ'' ہے آپ جیسے قابل بیٹے جب تک دین کی راہوں پر چلتے رہیں گے انہیں حصہ ملتا رہے گا۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆......☆......☆......☆

فاضل جلیل علامہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

عالم جلیل، فاضل نبیل حضرت شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت، مولانا ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کا فقیر کو شدید صدمہ ہوا۔ علالت کے باوجود خانقاہ ڈوگراں حاضر ہوا اور نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنّت الفردوس میں بلند و بالا جگہ عطا فرمائے۔ ان کی دینی خدمات کو شرف پذیرائی عطا فرمائے۔

وہ محدث تھے، مفسر تھے، مفتی تھے، مناظر تھے، مدرس تھے، مصنف تھے، پیر طریقت تھے۔ غرض یہ کہ ایک شخص میں جتنے اوصاف جمع ہو سکتے ہیں آپ ان کے جامع تھے اور نصف صدی تک دین و مسلک اور عوام و خواص کی بے مثال خدمات سرانجام دے کر اپنے اصحاب علم وفضیلت صاحبزادوں کو جانشین بنا کر دنیا سے تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبرِ انور پر رحمت و نور کی بارش برسائے اور ان کا فیض جاری و ساری رکھے۔ آمین

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ، لاہور

☆......☆......☆......☆

سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے

ضرورت جتنی بڑھ رہی ہے صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

استاذ العلماء مولانا علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال سے علمی و سنّی حلقوں میں بڑا خلا واقع ہوگیا ہے۔ مولانا مرحوم نے ساری عمر دینی، تدریسی خدمات سرانجام دے کر بہت عمدہ مثال قائم فرمائی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ کی علمی و دینی خدمات قبول فرمائے۔ پسماندگان و

متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے صاحبزادگان کو جو کہ سب کے سب صاحبزادگان ہیں، ان میں صاحبزادی کوئی نہیں، آپ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے علمی و دینی مشن کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

موت اس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس
یوں تو سبھی آتے ہیں دنیا میں مرنے کے لئے

حضرت علامہ مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق رضوی قادری

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ

☆......☆......☆......☆

یادگارِ اسلاف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ یادگارِ اسلاف تھے، علم وعمل کا حسین پیکر، مسلک اہلسنت کے عظیم سپاہی اور مجاہد تھے۔ انہوں نے زندگی کا ایک ایک لمحہ، دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور فروغ میں صرف کیا، نہ صرف یہ کہ بے شمار علماء کرام کی صورت میں روحانی اولاد اپنے مشن کی تکمیل کے لئے چھوڑی ہے۔ اپنے صاحبزادگان کو بھی دین اسلام کے لئے وقف کیا اور صاحبزادگان ان کی زندگی میں دین متین کی خدمات انجام دے کر ان کی آنکھ کو ٹھنڈک پہنچاتے رہے اور مستقبل میں آپ کے مشن کے لئے ان شاء اللہ بھرپور خدمات انجام دیں گے۔

حضرت علامہ ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف بہت کم ہوا لیکن جب بھی حاضری ہوئی آپ کے اخلاق کریمانہ نے بہت متاثر کیا۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

صاحبزادہ محمد بدرالزمان قادری رضوی

جامعہ ہجویریہ، داتا دربار، لاہور

پاکیزہ سیرت اولاد

ختمی مرتبت محبوب پاک علیہ ﷺ کے بعد دینی خدمات اور رشد و ہدایات کا سلسلہ اولیاء کاملین اور علماء کرام کے سپرد ہوا۔ اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور دنیا میں اسلام کی ترقی انہی مشائخ عظام، علماء کرام کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اب اکابر بزرگانِ دین کی روحانی علمی کاوشوں کو جمع کیا جائے اور صورت کا روپ دھار دیا جائے۔ تو بالیقین مولانا محمد عبدالکریم شیخ المحد ثین کی ذات بنتی ہے۔

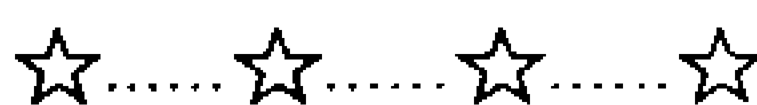
آپ نے جس استقامت سے مشکلات کا مقابلہ کر کے دینی علمی سلسلۂ تبلیغ و تعلیم جاری رکھا، اس کی اس صدی میں مثال نہی ملتی، آپ کی جبلت میں جھکنا بکنا نہ تھا اور یوں سمجھیں:

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

آپ نے کسی دنیادار کے سامنے جھکنا سیکھا نہ تھا، آپ نے پورے پاکستان اور بیرون پاکستان اپنے شاگردانِ رشید کو بھیج کر تبلیغ دین اور عشقِ رسول کی جو تحریک جاری کر رکھی تھی اور وہ ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔

آپ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو پاکیزہ سیرت، دینی تعلیم اور علم و عمل کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ اللہ کریم آپ کے صدقے ہماری خطائیں معاف فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

حضرت صاحبزادہ قبلہ پیر کبیر علی شاہ
آستانہ عالیہ چورہ شریف



نازِ اہلسنّت

حضرت شیخ الحدیث استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت وجماعت کی مایہ ناز شخصیت تھے، وہ اسلاف کی نشانی تھے، ان کی خدمات اہلسنّت و جماعت کے لئے مشعل راہ ہیں، ان کی ساری زندگی نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں گزری۔ آپ اہلسنّت کے عظیم محدث بھی تھے مفسر قرآن بھی تھے، روحانیت میں امام بھی تھے اور عاشق رسول بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ درجات عنایت فرمائے۔

اہلسنّت و جماعت اور آپ کے صاحبزادگان کو آپ کے انوار و تجلیات سے نوازے۔ آمین۔

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی

امیر دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

☆......☆......☆......☆

اہلیان شاہ کوٹ کو ابوالفیض کا تحفہ

حضرت جناب ابوالفیض مولانا محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے ولی کامل تھے، اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، آپ علاقے اور دور دراز میں اپنی کرامات کی وجہ سے مقبول تھے، سب سے بڑی بات کہ آپ نے اہلیانِ شاہ کوٹ والوں کو ایک انمول تحفہ عنایت فرمایا جس نے پورے پنجاب میں اپنی صفات کی وجہ سے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ یہ آپ کی شاہ کوٹ والوں پر بڑی عنایت اور کرم ہے۔

حاجی حبیب الرحمٰن لودھی

صدر مسجد کمیٹی جامع مسجد شاہ کوٹ، ضلع ننکانہ صاحب

☆......☆......☆......☆

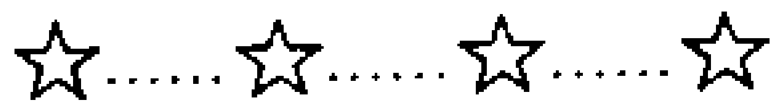
درویش کامل

حضور قبلہ شیخ الحدیث والقرآن محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہمیدان تدریس اور میدان تقریر میں بیک وقت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے تھے، میں نے آپ کو پانچ سالہ عرصہ میں کبھی بھی بے وضو نہیں دیکھا، علم، عمل وفضل کے اعتبار سے آپ یکتائے روزگار تھے، یگانہ وقت تھے، آپ ایک عظیم مبلغ، مفتی، مدرّس، شیخ التفسیر والحدیث تھے۔ آپ بے پناہ سیاسی تدبر اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے آپ اپنے زمانہ کے درویش کامل اور ولی باکمال بھی تھے۔

منصب علی

صدر مدرّس دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ شرقپور شریف



اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

کوئی بھی شخص جب اس دنیا فانی سے رخصت ہوتا ہے تو کسی ایک فرد، ایک برادری یا ایک علاقے کو صدمہ پہنچتا ہے لیکن حضرت صاحب کی وفات سے کسی ایک شخص یا ایک قوم کو صدمہ نہیں پہنچا بلکہ ہر برادری اور ہر طبقے سے تعلق رکھنے والا فرد اس صدمہ پر آنسو بکھیر رہا ہے۔ حضرت صاحب نے اپنی ساری زندگی کسی کو بھی تکلیف نہیں دی۔ آپ ہر وقت لوگوں کی خوشیوں کا خیال رکھتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی کا دل نہیں دکھایا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دنیا دے وچ رکھ توں بندیا انج دا بین کھلون
کول ہونویں تے سارے ہسن ٹر جاویں تے رون

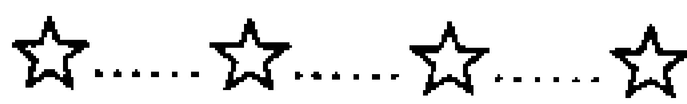
آپ کی کمی کبھی بھی پوری نہیں ہوگی، خانقاہ ڈوگراں کی زمین پر چمکتا ہوا یہ ستارہ اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ اس فانی دنیا سے غروب ہوگیا۔لیکن آپ کا نام اور فیض رہتی دنیا تک قائم رہے گا (ان شاءاللہ)

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

حضرت علامہ مولانا محمد اکرم چشتی رضوی

خلیفہ مجاز قطب عالم ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ

منڈی کالیکی ضلع حافظ آباد



منقبات

بحضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبدالکریم چشتی ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ تھے ابنِ حافظؒ و حافظ قرآں
علم و فضل و عشق کے بحر بے کراں

یکم فروری سن انیس سو تیس کو
ابدال میں پیدا ہوا یہ دینی مہرباں

والد کا نام حافظ سراج الدین تھا
میاں عبدالقادر عالم تھے دادا جاں

محمد شاہ بھیروی غازیؒ اسلام
مرشدِ ابدالوی تھے پکّے مسلماں

مولانا سردار احمد کے شاگرد کو
ولیؒ کامل جانتا ہے آج یہ جہاں

دارالعلوم رضویہ چشتیہ عظیم
ان کی فیض گہ ہے خانقاہ ڈوگراں

ڈرتے تھے اُن سے بہت گستاخانِ رسول ﷺ
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے تھے وہ پاسباں

مصنف کئی کتب کا اور عاشقِ رسول
عَلَم علمِ دین کو لہرا گیا یہاں

تا قیامت مہکتا رہے گا یہی پھول
بنی ہے جس کی زندگی پیارا گلستاں

شاگرد نیکو کار علامہ کے بہت
دے رہے ہیں روشنی مانندِ کہکشاں

ہوتے ہیں صدقہ جاریہ ایسے عظیم لوگ
جاتے ہیں چھوڑ اللہ ، نبی ﷺ کا کارواں

عبدالکریم ابدالوی کے شرعی عمل کو
بھول نہیں سکتا ، کوئی بھی یہاں

ایسے محدث شخص کی مدح کے لئے
کہتے ہیں شاعر خوشی سے کلامِ عارفاں

جانشیں ہے صاجزادہ نور المصطفےٰ
رکھی ہے جس نے درسگاہ پوری رواں دواں

کاوش علامہ عاصم بھی ہے عظیم
چھوتا ہے اس کتاب کو یہ نیلا آسماں

اکیس دس بیس سو تین ، جمعہ کو
رمضان میں رحلت کر گیا تقوے کا یہ نشاں

آؤ مل کے رحمۃ اللہ علیہ کہیں
شبیر اس کی خوبیاں کیسے کرے بیاں

نتیجۂ فکر: راناشبیراحمدشبیر (شیخوپورہ)

منقبت

ابوالفیض قطب عالم علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی

اے فقیر یگانہ ابو الفیض قطبِ عالم
اے محبوب زمانہ ابو الفیض قطبِ عالم

کرنا نظر تم مجھ پہ آیا ہوں تیرے در پہ
اے عاشقوں کے رہبر ابو الفیض قطبِ عالم

تم گنجِ ازہری ہو ، مقبول فیضِ جلّی ہو
محبوبِ مصطفوی ہو ابوالفیض قطبِ عالم

جو رمز ہے تمہاری آقا ﷺ کو ہے پیاری
یہ جانے ولایت ساری ابوالفیض قطبِ عالم

تیرا تزکیہ نرالا، تیرا درس بول بالا
تیرا ہے کملی والا ابوالفیض قطبِ عالم

☆......☆......☆......☆......☆

حسرتا!! استاذ العلماء

"زاہد لاجواب مولانا محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی"

"حسرتا! استاذ العلماء"

۱۴۲۴ھ

2003ء

ہوا رہ گرا ایک مردِ عظیم
مفکر مجاہد مدبر فہیم

خجستہ لقا حافظ عبدالکریم
فدائے جمال رسول کریم ﷺ

امیر جہانِ خلوص و وفا
امین علوم جدید و قدیم

سراپا ضیاء فخر اہل صفا
تھا کان ولایت کا دُرِّ یتیم

جہاں سے اٹھا ماہِ رمضان میں
ہوا اس پہ وا بابِ خلد نعیم

کرے اس کی مرقد پہ دائم نزول
سحاب کرم لطف رب رحیم

کہو سال رحلت یوں فیض الامین
"حبیب اللہ حافظ عبدالکریم"

۱۴۲۴ھ

از قلم: صاحبزادہ فیض الامین فاروقی ایم اے

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ ابوالفیض

محمد عبدالکریم چشتی ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ

بندے ربدے چھڈ جہان جاندے، بھلدے نہیں اوہ سنگی پیار والے
یار یاراں توں جد جدا ہوون، سہیں لے جاندے نال بہار والے
اُچے علم خلوص تے پیار پاروں، اوہ زندہ نیں سدا بہار والے
انج جاپے جویں آزاد اوہ نے، ٹرے آ رہے ایس گلزار والے
محدث عبدالکریم ابدالوی جی بڑے مخلص تے نیک اطوار ہے سن
دریا علم دا آکھاں تے سچ آکھاں دلوں علم تے آپ نثار ہے سن
من موہنی حلیمی سی طبع اندر، ویکھن لئی وی آپ پُر وقار ہے سن
شفقت وڈی اولادنوں خوش کیتا، جانی جان آزاد غم خوار ہے سن

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہربان، شفیق تے چاہتاں دی، حضرت جی دی آئے گی یاد سانوں
ملنسار طبیعت سی شہد مٹھی، کردی رہی جو سدا ذی شان سانوں
ہویا کیہ ہے ظاہر اوہ نہیں ایتھے، فروی دے رہے نیں غیبی امداد سانوں
حضرت جی دی سنت تے عمل ہووے، مولا رکھے گا غموں آزاد سانوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت جی تیئں لائق تحسین سوہنے، اساں تکیاں جنہاں دی جوڑ کوئی نہیں
صبر تقویٰ جنہاں نوں رب دتا، اوہناں وچ ذرا وی تھوڑ کوئی نہیں
علم وڈیا سورج دے وانگ کھلا، رکھی جگ دی لالچی لوڑ کوئی نہیں
لکھاں جھلے سی جھکڑ صعوبتاں دے، رب سکیا آزاد نموڑ کوئی نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آنحضور ﷺ پر نور دے عشق اندر، تار دل دی سدا ای کھڑکدی رہی
اُنج جُسے دے لاغر نحیف ہے سن، نبض زور ایمان دی دھڑکدی رہی
جدوں جسم اندر الفت زور کردی، نیر ہون جاری اکھ پھڑکدی رہی
کئی واری آزاد جی، ویکھیا اے، اپنے مسلک تے طبع کڑکدی رہی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گنتی وچ شاگرد نہ مول آون، نظر مہر تھیں کر استاد دتے
اہلسنّت دے سارے ای عشق جذبے، وانگ پربتاں کر فولاد دتے
کوئی گستاخ بےادب نہ مونہہ کھولے، ایسے قوم نوں جوہری نقاد دتے
نبی سوہنے دی آزاد رضا خاطر، نکرے دین دے لا جلاد دتے

کرامت

جاندے جاندے پیر ابدالوی جی، نواں جلوہ کرامت وکھا گئے نیں
عقل سمجھ توں باہر ایہہ کم ہویا، وچ حیرتاں دے سانوں پا گئے نیں
غسل دے رہے پت مرید مل کے، جنہاں تائیں اوہ کجھ سمجھا گئے نیں
اکھ کھول آزاد نوید دتی، کھانا خوف نہ، ہمت ودھا گئے نیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دعا

حضرت جی تے رب کریم قادر، اپنا کرم تے فضل رحمان رکھے
ولی اللہ دی محنتوں خوش ہو کے، رحمت والڑا وچ امان رکھے
لجپال محبوب سرکار صدقے، شفقت وچ سوہنا مہربان رکھے
آپ واسطے جنت دے وچ مولا، ہیرے جڑے آزاد مکان رکھے

(اولیاءاللہ دا بردا ایم۔اے آزاد کھوکھر، سانگلہ ہل)

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء پیر طریقت حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

آقا کریم ﷺ کا پیارا ہے عبدالکریم
ہے عاشق خیر الوریٰ آہ جاتا رہا

استاذ العلماء رأس الفقہاء بھی
جامع معقول و منقول آہ جاتا رہا

فیضان محدثِ اعظم سے خوب ہی مزین
شیخ الحدیث و التفسیر آہ جاتا رہا

داغ مفارقت دے گیا وہ آفتاب سنیت
پیر طریقت امیر شریعت آہ جاتا رہا

علم کا بحر بے کراں استقامت کا کوہِ گراں
مسلک رضا کا پاسباں آہ جاتا رہا

میرے شیخ طریقت میاں شوکت رضا کا
پیارا پیارا واللہ آہ جاتا رہا

سنیت غم زدہ ہے نڈھال ہے شاہد رضا
شیخ الحدیث والتفسیر آہ جاتا رہا

بحر العلوم بدرالمشائخ کہوں شاہد رضا
کیا کیا کہوں آہ جاتا رہا

(نتیجہ فکر: مولانا صاحبزادہ ابوالصبیح محمد شاہد رضوی خادم بزمِ نوری رضوی سرگودھا)

قطعہ تاریخ وصال

''آہ وصل شیخ القرآن'' ۱۴۲۴ھ

''پسندیدہ عالم مولانا علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی''

2003ء

قضا کا وقت معین ہے ، ہر کوئی جانے
نہیں ہے اس میں تفاوت گدا و شاہ کے ساتھ
قدم قدم پہ میسر ہے رہبر و فرقت
ہر ایک راہ عبادت ہے غم کی راہ کے ساتھ
اٹھا ہے دار فنا سے بزرگ عالم دیں
زمانہ روئے گا برسوں میری نگاہ کے ساتھ
رہے گا فیض ابو الفیض کا سدا جاری
ملے گی راہ ہدیٰ ہم کو عزّ و جاہ کے ساتھ
رہے گا نور فشاں نور مصطفیٰ یارو
رہا جو رشتہ مضبوط سربراہ کے ساتھ
نیاز مند ہیں ہم لوگ اللہ والوں کے
ہمیں گوارا نہیں اُنس کج کلاہ کے ساتھ
سن وصال یوں مہجور ہو گا مستخرج
''وفات پیر طریقت'' کہو جو'' آہ'' کے ساتھ

۱۴۲۴ھ

(از اثر خامہ سید عارف محمود مہجور رضوی، گجرات)



شجرۂ مبارکہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ

پیر طریقت، شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، سند المدرسین
حضرت علامہ پیر ابوالفیض **محمد عبدالکریم** ابدالوی چشتی
قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ، بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ رجسٹرڈ،
خانقاہ ڈوگراں ضلع ننکانہ صاحب (پاکستان)

ضروری تاکید

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل احباب کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ شجرہ مبارکہ میں درج تمام اوراد، وظائف اور دعائیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھیں اور اس نیت سے پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور اپنے محبوبِ کریم ﷺ کا عشق عطا فرمائے، اعمالِ صالحہ کی توفیق نصیب ہو اور خاتمہ بالایمان ہو۔

طالبِ دعا

محمد نور المصطفیٰ رضوی

خانقاہ ڈوگراں، ضلع ننکانہ صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شَجَرَۃٌ طَیِّبَۃٌ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ

ھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ مَّشَائِخِیْ فِی الطَّرِیْقَۃِ الْعَالِیَۃِ

الْقَادِرِیَّۃِ الطَّیِّبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ مَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ٥

شجرہ مبارکہ

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰے ﷺ کے واسطے

یا رسول اللہ ﷺ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے

کر بلائیں ردّ شہید کربلا کے واسطے

سیّد سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے

علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدّق صادق الاسلام کر

بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دی بیخود سری
جندِ حق میں گِن جنید با صفا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا!
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے
بوالفرح کا صدقہ کرغم کو فرح دے حسن و سعد
بو الحسن اور بو سعید سعدزا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا!
قدرِ عبدالقادر قُدرت نما کے واسطے
اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے
نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دین محیِ جانفزا کے واسطے
طورِ عرفان و علو و حمد و حسنٰی و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
دے محمد ﷺ کے لئے روزی کر احمد ﷺ کے لئے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین ودنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے
حبِ اہل بیت دے آلِ محمد ﷺ کے لئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دِل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پرنور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول کر
حضرتِ آلِ رسول مقتدا کے واسطے!

نور جان و نورِ ایماں نور قبر و حشر دے
ابوالحسین احمدِ نوری (۱) ضیاء کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل مجھے
میرے مولا حضرتِ احمد رضا کے واسطے

حامد و محمود اور حمّاد و نوری کر مجھے
میرے آقا حضرتِ حامد رضا(۲) کے واسطے

بہر امجد کر عطا مجھ کو رضائے مصطفیٰ
اور شریعت کی بہاریں مصطفیٰ کے واسطے

یا الٰہی سر درِ احمد (۳) پہ ہو وقتِ اجل
مرشدی سردار احمد با رضا کے واسطے

فیضِ مرشد سے الٰہی قلب روشن کر میرا
مرشدی ابو الفیض باصفا کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو و عرفاں، عافیت ہر اک گدا کے واسطے

یا الٰہی بحرمت ایں مشائخ عاقبت ...... خود...... بخیر گراں

(۱) حضرت سیّدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرّہ سیدنا امام اہلسنت اعلیٰ حضرت کے پیر و مرشد نہیں ہیں، بلکہ امام اہلسنت کے مرشد برحق سیّدنا شاہ آل رسول صاحب ہیں اور شاہ ابوالحسین احمد نوری حضرت آل رسول کے خلیفہ ہیں، تو شاہ ابوالحسین احمد نوری اور

امام اہلسنت آپس میں پیر بھائی ہیں۔

(۲) حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرّہ اور حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ یہ دونوں حضرات امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرّہ کے صاحبزادگان اور خلیفہ ہیں اور حضرت استاذ العلماء سیّدی صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب قدس سرّہ بھی اعلیٰ حضرت عظیم البرکتؒ کے خلیفۂ اعظم ہیں۔

نوٹ: حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ میں حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت ہیں۔حضرت مفتی اعظم اور حضرت صدر الشریعہ کے اسمائے گرامی بطورِ برکت شجرۂ مبارکہ میں شامل ہیں۔

(۳) یعنی اے اللہ تعالیٰ میرے انتقال کے وقت میرا سر تیرے حبیب مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے درِ پاک پر ہو۔

(حضرت مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ کو ہوا۔آپ کا مزار مبارک بریلی شریف میں ہے۔)

حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ کو ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

ترکیب فاتحہ

یہ شجرہ مبارکہ ہر روز نمازِ فجر کے بعد ایک بار پڑھا کریں اس کے بعد

درودِ غوثیہ	سات بار
سورۂ فاتحہ	ایک بار
آیۃ الکرسی	ایک بار
سورۂ اخلاص	سات بار

پھر درودِ غوثیہ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں نذر کر کے تمام صحابۂ کرام، اہلبیت اطہار اور تمام مشائخ کرام کی ارواحِ طیبہ کی نذر کریں۔ جن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہوں تو ان کے لئے عافیت وسلامتی کی دعا کریں ورنہ ان کا نام بھی فاتحہ سلسلہ میں شامل کر لیا کریں۔

درود شریف غوثیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

پنج گنج قادریہ

يَاعَزِيْزُ يَا اَللّٰه	نمازِ فجر کے بعد
يَا كَرِيْمُ يَا اَللّٰه	نمازِ ظہر کے بعد
يَا جَبَّارُ يَا اَللّٰه	نمازِ عصر کے بعد

یَا سَتَّارُ یَا اَللّٰہ　　نمازِ مغرب کے بعد

یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰہ　　نمازِ عشاء کے بعد

سب سو سو (۱۰۰) بار اوّل و آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں، اسے ہمیشہ پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوں گی۔ ان شاء المولیٰ تعالیٰ

جائز حاجات و کامیابی اور دشمنوں کی مغلوبی کے لئے

(۱)　اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

(اللہ تعالیٰ میرا ربّ ہے اس کا کوئی شریک نہیں)

آٹھ سو پچھتر بار اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف

مراد پوری ہونے تک روزانہ باوضو قبلہ رخ دوزانو بیٹھ کر پڑھیں، جو وقت فرصت کا ہے مقرر کر کے پڑھیں۔

(۲)　حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

ساڑھے چار سو بار اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف مراد پوری ہونے تک روزانہ پڑھیں، اسے بھی جب فرصت ہو وقت مقرر کر کے پڑھیں۔

(۳)　نمازِ عشاء کے بعد "طفیل حضرت دستگیر دشمن ہووے زیر"

ایک سو گیارہ بار، اوّل و آخر درود شریف گیارہ بار

مراد پوری ہونے تک روزانہ پڑھیں۔

اوپر لکھے گئے تینوں عمل نہایت مجرّب اور آسان ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے، جب کوئی حاجت پیش آئے تو یہ تینوں عمل اسی ترتیب اور تعداد کے مطابق پڑھیں جب کوئی خاص حاجت درپیش نہ ہو تو پہلے دوسرے عمل کو سو سو بار روزانہ پڑھ لیا کریں، اوّل و آخر تین تین بار درود شریف۔

جمعۃ المبارک کے دن سو مرتبہ درود پاک " صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ

اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ''پڑھیں۔
اس کی بے شمار برکتیں ہیں اور نماز جمعۃ المبارک کے بعد اگر مسلمان مل کر یہ درود پاک پڑھیں تو اس میں مزید برکت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

ضروری ہدایات

(۱) مذہب اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھیں، اپنے دین وایمان کی دولت کو محفوظ رکھیں اس لئے کہ دین وایمان کی حفاظت سب سے زیادہ عزیز ہے۔

(۲) نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے خواہ مسافر ہو یا مقیم، جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہوں وہ سب نمازیں پڑھیں۔

(۳) ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھنا بھی فرض ہے، اگر کسی وجہ سے ماہ رمضان المبارک کے روزے کل یا بعض قضا ہو گئے ہوں تو ان کو قضا کرنا لازم ہے۔

(۴) جو مسلمان مال دار، صاحبِ نصاب ہے، سال گزرنے پر، اس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کریں گے تو بھی ادا ہو جائے گی اور جتنے سال کی زکوٰۃ ادا کرنا باقی ہے حساب کر کے ادا کریں۔

(۵) جو مسلمان صاحبِ استطاعت ہو، مال دار، اس پر حج کرنا بھی فرض ہے، ایسا شخص جو صاحب استطاعت ہو اور حج نہ کرے، اس کے لئے احادیث میں وعید آئی ہے۔

(۶) شریعت مطہرہ کی پابندی کریں، شریعت کے مطابق چلیں اور شریعت کی مخالفت سے بچیں۔

(۷) شجرۂ مبارکہ پڑھنے کی ان تمام دینی بھائیوں اور بہنوں کو اجازت ہے جو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہیں۔

(۸) شجرۂ مبارکہ میں لکھے گئے تمام اوراد و وظائف کا پڑھنا ضروری نہیں ہے، اگر تمام وظائف و اوراد پڑھ لیا کریں تو دین و دنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(۹) اپنے لئے اتنے ہی وظائف و اوراد منتخب کریں جن کی آپ پابندی کر سکیں اور نبھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا عرفان نصیب فرمائے۔

اللہ کریم ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے، برے کاموں سے محفوظ فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دستخط .... تاریخ .... ماہ ۱۴ھ

صبح و شام پڑھنے کے اوراد

آدھی رات ڈھلنے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ''صبح'' ہے۔ اس دوران جو کچھ پڑھا جائے وہ صبح کا پڑھنا ہوگا اور دوپہر ڈھلے، (ظہر کے وقت کے آغاز) سے لے کر غروبِ آفتاب تک ''شام'' ہے۔ اس دوران جو کچھ پڑھا جائے وہ شام کا پڑھنا ہوگا۔ صبح و شام دونوں وقت یہ اوراد پڑھیں۔

(۱) قرآن مجید کے آخری تینوں قل (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) تین تین بار صبح پڑھے تو شام تک شام کو پڑھے تو صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہے۔

(۲) بِسۡمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوقُ الْخَيرَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. تین تین بار۔اس کا فائدہ ساتھ چیزوں سے پناہ ہے۔

(۱) جلنا (۲) ڈوبنا (۳) چوری (۴) سانپ (۵) بچھو (۶) شیطان

(۷) سلطان صبح سے شام اور شام سے صبح تک

(۳) اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

تین تین بار، سانپ بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ ہو۔

(۴) بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. تین تین بار زہر، ضرر سے امان رہے۔

(۵) رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِسَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَبِيًّا وَّ رَسُوْلًا ۔تین تین بار

اللہ عزّ وجل کے کرم پر حق ہے کہ روز قیامت اسے راضی کرے۔

(۶) حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ج

دس دس بار، ہر بلا و مکر سے محفوظ رہے۔

(۷) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ ۔

تین تین بار، خاتمہ ایمان پر ہو

(۸) بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِیْ بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ

تین تین بار۔دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ رہیں۔

(۹) بِسۡمِ اللّٰهِ جَلِيْلِ الشَّانِ ج عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ ج مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .

ایک ایک بار، شیطان اور اس کے لشکروں سے محفوظ رہے۔

(۱۰) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ . ط

سوسو بار۔ دنیا میں فاقہ نہ رہے، قبر میں وحشت نہ ہو، حشر میں گھبراہٹ نہ ہو۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِالدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ۔ایک ایک بار

غم والم سے بچے، ادائے قرض کے لئے گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ دعا پڑھتا رہتا ہے اگر ریت کے ذرّوں کے برابر اس پر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دیتا ہے۔

سیّد الاستغفار:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ط اَبُوْلَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْلَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

ایک ایک بار یا تین تین بار

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ایک مرتبہ صبح یا شام کو یقین کامل کے ساتھ پڑھ لے گا اگر وہ اس دن یا رات میں وفات پائے گا تو وہ ضرور جنتی ہوگا۔ حدیث شریف میں اس استغفار کو سید الاستغفار (سب سے بڑے استغفار) کے نام سے ذکر فرمایا گیا ہے۔

پانچوں نمازوں کے بعد

(۱) آیۃ الکرسی ایک ایک بار، مرتے ہی جنت میں داخل ہو

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔

تین تین بار۔ گناہ معاف ہوں اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳) تسبیح حضرت سیدتنا زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سُبْحٰنَ اللّٰهِ تینتیس (۳۳) بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس (۳۳) بار

اَللّٰهُ اَکْبَرُ چونتیس (۳۴) بار

آخر میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ایک ایک بار

(۴) ماتھے پر داہنا ہاتھ رکھ کر

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ . اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَ الْحُزْنَ ط

ایک بار ۔ ہر غم و پریشانی سے محفوظ رہے۔

ذکر نفی و اثبات

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۳۰۰ بار اَللّٰهُ اَللّٰهُ ۶۰۰ بار اِلَّا اللّٰهُ ۴۰۰ بار

اوّل و آخر درود شریف تین تین بار

نماز فجر و عصر کے بعد

(۱) اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۔ سات سات بار

دوزخ دعا کرے، الٰہی اسے مجھ سے بچا۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ ۔ سات سات بار

ختمِ قرآنِ مجید

اولیاء کاملین کا ارشاد پاک ہے کہ بلاشبہ قرآن مجید کی تلاوت اجر و ثواب کے

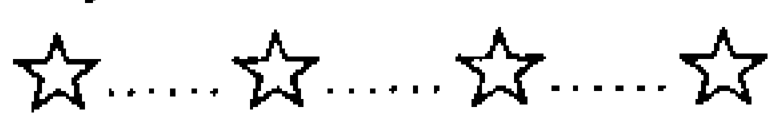
ساتھ ساتھ حاجتوں کے برآنے کے لئے مجرب ہے۔ جتنا بھی ہو سکے روزانہ ادب کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں اگر حسب ذیل طریقہ کے مطابق پڑھیں تو بہت بہتر ہے۔اس طرح پڑھنے سے جلد ہی کامیابی ہو۔ان شاءاللہ تعالیٰ

قرآن مجید کی تلاوت جمعۃ المبارک کے دن سے شروع کریں اور جمعرات کو ختم کریں۔

جمعۃ المبارک کے دن	سورۂ فاتحہ سے سورۂ مائدہ کے آخر تک
ہفتہ کے دن	سورۂ انعام سے سورۂ توبہ کے آخر تک
اتوار کے دن	سورۂ یونس سے سورۂ مریم کے آخر تک
پیر کے دن	سورۂ طٰہٰ سے سورۂ قصص کے آخر تک
منگل کے دن	سورۂ عنکبوۃ سے سورۂ ص کے آخر تک
بدھ کے دن	سورۂ زمر سے سورۂ رحمٰن کے آخر تک
جمعرات کے دن	سورۂ واقعہ سے سورۂ ناس کے آخر تک

جمعرات کے دن سورۂ واقعہ سے سورۂ ناس کے آخر تک تنہائی میں تلاوت کریں، دورانِ تلاوت بات نہ کریں، ہرمہم اور جائز کام کے لئے مسلسل بارہ مرتبہ ختم قرآن مجید کو اکسیرِ اعظم یقین کریں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم ، فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیُّنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِا الصَّالِحِیْنَ ۔



اسمائے گرامی مشائخ عظام سلسلہ قادریہ رضویہ

(رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ)

اسمائے گرامی	تاریخ وصال	مزار مبارک
حضور پرنور سیّد عالم حضرت محمد ﷺ	۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ	مدینہ منورہ
حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ	نجف اشرف
حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ	کربلا معلّٰی
حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ	مدینہ منورہ
حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	۷/ذی الحجہ ۱۱۴ھ	مدینہ منورہ
حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۱۵/رجب ۱۴۸ھ	مدینہ منورہ
حضرت سیّدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ	۲۱/رمضان ۲۰۳ھ	مشہد مبارک
حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	۲/محرم الحرام ۲۰۰ھ	بغداد شریف
حضرت امام سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳/رمضان ۲۵۳ھ	بغداد شریف
حضرت امام جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷/رجب ۲۹۸ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷/ذی الحجہ ۳۳۴ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ	۲۶/جمادی الثانی ۴۲۵ھ	بغداد شریف
حضرت امام ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ	۳/شعبان ۴۴۷ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ	۷/شعبان ۵۱۳ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷، ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۲ھ	بغداد شریف

حضرت سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	۶ رشوال ۶۲۳ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ ابو صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ رجب ۶۳۳ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ ربیع الاوّل ۶۵۶ھ	بغداد شریف
حضرت سیّد علی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ رشوال ۶۷۳ھ	بغداد شریف
حضرت سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ رجب ۷۶۳ھ	بغداد شریف
حضرت سیّد حسن رحمۃ اللہ علیہ	۲۶ رصفر ۷۸۱ھ	بغداد شریف
حضرت سیّد احمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ محرم الحرام ۸۵۲ھ	بغداد شریف
حضرت شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ رذی الحجہ ۹۲۱ھ	دولت آباد (دکن)
حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ	۵ ربیع الثانی ۹۵۳ھ	درگاہِ محبوب الٰہی
حضرت شیخ محمد بھکاری رحمۃ اللہ علیہ	۹ رذیقعد ۹۸۱ھ	کاکوری شریف
حضرت شیخ قاضی ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ	۲۲ رجب ۹۸۹ھ	لکھنؤ
حضرت شیخ جمال الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	یکم شوال المکرم ۱۰۴۷ھ	ضلع فتحپوری
حضرت سیّد محمد کالپوری رحمۃ اللہ علیہ	۶ رشعبان المعظم ۱۰۷۱ھ	کالپی شریف
حضرت سیّد احمد کالپوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ رصفر المظفر ۱۰۸۴ھ	کالپی شریف
حضرت سیّد فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ رذی القعد ۱۱۱۱ھ	کالپی شریف
حضرت سیّد شاہ آل برکات رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ	مارہرہ شریف
حضرت سیّد شاہ آلِ محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۶ ررمضان ۱۱۶۴ھ	مارہرہ شریف
حضرت سیّد شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ررمضان ۱۱۹۸ھ	مارہرہ شریف
حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے میاں علیہ الرحمۃ	۱۷ ربیع الاوّل ۱۲۳۵ھ	مارہرہ شریف
حضرت سید شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ	۱۸ رذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	مارہرہ شریف
حضرت شاہ ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ	مارہرہ شریف
حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	۲۵ رصفر المظفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف

حضرت شاہ حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ	۵ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ	بریلی شریف
حضرت ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ	یکم شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ	فیصل آباد
حضرت محدث ابدلوی ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ	۴ر رمضان ۱۴۲۳ھ	خانقاہ ڈوگراں

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل تو شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں میں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورتیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں ، شور داردگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و سخا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سیّد بے سایہ کے ظلِّ ادا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندہَ بیجا رلائے
چشمِ گریاں شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غم زُدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضؔا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشق مصطفٰے کا ساتھ ہو

احباب توجہ فرمائیں

دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں کی نئی کشادہ عمارت، لاہور روڈ پر برلب سڑک زیر تعمیر ہے، شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ الاساتذہ، سند المدرسین، قطب عالم، برہان العارفین، زبدۃ الاتقیاء، شیخ طریقت حضرت علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی قادری قدس سرہ العزیز نے اپنے وصال مبارک سے ایک ہفتہ قبل دارالعلوم کے لئے حاصل کئے گئے قطعہ اراضی پر تشریف لے جا کر خصوصی دعا فرمائی۔

یکم ربیع الاول 1425ھ کو جگر گوشہ محدث اعظم صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب رکن قومی اسمبلی مہتمم جامعہ رضویہ فیصل آباد اور سجادہ نشین درگاہِ حضرت علامہ ابوالفیض علیہ الرحمۃ مفکرِ اسلام علامہ محمد نورالمصطفےٰ رضوی نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ الحمد للہ مختصر عرصے میں ابتدائی طور پر ہاسٹل کے 14 کمرے اور جامع مسجد تعمیر کے آخری مرحلے میں ہیں۔

اس وقت چار سو سے زائد طلباء و طالبات دارالعلوم میں شعبہ درس نظامی شعبہ دورہ حدیث شریف، شعبہ تجوید قراٗت، شعبہ تحفیظ القرآن، شعبہ علوم جدیدہ اور شعبہ کمپیوٹر میں زیر تعلیم ہیں۔

گیارہ مدرسین اور پانچ معلمات تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کے تعلیمی اخراجات، رہائش، قیام و طعام، کتب اور علاج معالجہ کا دارالعلوم کفیل ہے۔ علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت میں بھرپور مالی معاونت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جملہ متعلقین و احباب سے پر زور اپیل ہے کہ دارالعلوم کی تعمیر میں دل کھول کر تعاون فرمائیں۔ ترسیل زر اور معلومات کے لئے اس پتے پر رابطہ فرمائیں۔

حضرت علامہ ابوریحان محمد نورالمجتبیٰ چشتی

مہتمم شیخ الحدیث و مفتی، دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ 056-3726170

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شاذی (ناظم اعلیٰ) دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں

یا اللہ جل جلالہ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ القرآن والحدیث
استاذ الاساتذہ سند المدرسین
قطب جہاں برہان العارفین

حضرت علامہ الحاج ابوالفیض

رحمۃ اللہ علیہ

ابدالوی قادری چشتی رضوی

محدث ابدالوی

عرس مبارک

دار العلوم چشتیہ رضویہ
خانقاہ ڈوگراں

ہر سال

انشاء اللہ العزیز

15.16

شوال المکرم

بمقام

مرکزی رضوی جامع مسجد خانقاہ ڈوگراں

اسلامی تاریخ کے مطابق

ملک بھر سے مشائخ عظام علماء کرام تشریف لا رہے ہیں

15 شوال المکرم

بعد نماز فجر ______ قرآن خوانی
بعد از نماز عصر ______ چادر پوشی مزار شریف
بعد نماز عشاء ______ تلاوت، نعت خوانی، تقاریر، فاتحہ، دعا

16 شوال المکرم

بعد نماز فجر ______ قرآن خوانی

صبح 9 بجے سے نماز ظہر تک

تلاوت و نعت، خطاب تقاریر، فاتحہ سلسلہ قادریہ، صلوۃ وسلام، دعا

خدام درگاہ شیخ الحدیث حضرت ابوالفیض رحمۃ اللہ علیہ
محدث ابدالوی

خانقاہ ڈوگراں پنجاب پاکستان